For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سزائے عشق

اریبہ_سحر

صبح کا سورج اپنی آب و تاب سے چمک رہا ہے۔۔ سفید حویلیی میں ۔۔زور و شور سے نکاح کی تیاریاں ہو رہی ہیں باورچی مختلف اقسام کے پکوان پکار ہے ہیں جبکہ دادا اور ابا حویلی کے باغ میں مہمانوں کے بیٹھنے کا انتظام کر رہے ہیں ان کے چہرے فرض کی ادائیگی کے اطمینان سے پر سکون تھے۔۔ یہ پر سکونی دیکھ کر آنے والا وقت مسکرا دیا

زرمین اور زارا کو تیار کرنے کے لئے شہر سے بیوٹیشن آگئی

فرزانہ پتہ نہیں کیا ہوا زمین کل سے چپ چپ ہے شبانہ بیگم فکریہ لہجے میں بولی

آپی آپ پریشان نہ ہو لڑکیاں اپنی شادی کو لے کر تھوڑی فکر مند ہو جاتی ہیں میں سمجھاؤں گی یہ کہہ کر کمرے میں داخل ہوئیں اور بولیں پہلے کونسی دلہن تیار ہو رہی ہے۔۔۔۔۔۔ آنی چاچی مجھے تیار نہیں ہونا۔۔۔

کیوں نہیں ہونا تیار مانا کہ آپ سادگی میں بھی اچھی لگتی ہیں مگر آج آپ کا اہم دن ہے فکر نہ کرو رخصتی تمہاری مرضی سے کریں گے چلو شاباش جلدی سے بے ڈریس اپ ہو تم بے فکر اور لاپرواہی سے اچھی لگتی ہو زمین کا گال تھپکتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی

زرمین مرے مرے قدموں سے ڈریس چینج کر کر بیوٹیشن کے پاس آکر بیٹھ گئی اور آنکھیں موندلی ذہن پر سوچ ہو گیا ابھی چند دن پہلے میں کتنی خوش تھی اپنے کالج کی فیرویل پارٹی میں جانے کے لیے"

آپی۔۔ آپی کہاں ہیں آپ

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

آرام سے زرمین کتنی بار بولا ہے لڑکیوں کو آہستہ بولنا چاہیے۔۔

اوہو دادی آپ بھی نہ بس مجھے ڈانتے رہتی ہیں اچھا بتائیں آپی ہے کہاں۔۔

وہ سو رہی ہے

اچھا جی دن میں سو رہی ہے آپ نے مجھے کہا تھا لڑکیوں کو دن میں نہیں سونا چاہیے تو آپی لڑکی نہیں ہے یا دن نہیں ہے بولے بولیے کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر لڑاکا انداز میں بولی۔۔

چپ بالکل چپ دادی سے سوال جواب کرتی ہے آنے دو اپنے ابا اور دادا کو شکایت لگاتی ہوں ں

زرمین بولی کیوں کیوں میں نے کیا کیا ہے صرف پوچھا ہی تو ہے

دادی کے بجائے شبانہ بیگم بولی زارا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے اس لیے سو رہی ہے۔۔۔زرمیں مسکہ لگاتے ہوئے اچھا اچھا میری پیاری دادی مجھے معاف کر دیں یہ کہتے وہ لال حویلی کی طرف چل دی

کلفٹن کی مصروف شاہراہ پر بیلو اسٹائلش عمارت دور سے ہی دیکھنے والوں کو اپنی طرف متوجہ کر لیتی ہے یہ عمارت فرقان شاہ کی ذاتی ملکیت ہے۔۔۔

آفس میں افراتفری کا عالم ہے سب ورکرز اپنے حصے کا کام تیزی سے مکمل کر رہے ہیں کیونکہ ایک ہفتے بعد حسنین شاہ لندن سے ایک بڑی بزنس میٹنگ اور ٹینڈر حاصل کر کے کل رات ہی واپس پاکستان آیا ہے۔۔۔

براؤن گیٹ کے سامنے بلیک ہونڈا سوک آکرر کی گارڈ نے گاڑی کا دروازہ کھولا فارمل گرے ڈریس میں حسنین فرقان گاڑی سے نکل آیا۔۔6 فٹ کا قد۔۔۔۔گندمی رنگت۔۔۔کالے بال۔۔۔جم میں روز ورزش کرنے کے سبب سکس ایپس۔۔بھاری لہجہ۔۔۔جس جگہ جاے صنف نازک کی توجہ کھینچ لیتا۔۔مکھیوں کی طرح اپنے گرد گھومنے والی لڑکیوں سے حسنین سخت الرجک ہے

علیزہ دس منٹ بعد کافی اور میرے جانے کے بعد جتنی بھی ڈیلز اور آفرز آئی ہیں سب کی فائل لے کر آفس میں آؤں اور کل کی کوئی میٹنگ نہیں رکھنا۔۔۔۔میں آج گاؤں جاؤنگا

علیزہ فوراً بولی یس

ماہرہ ماہرہ کہاں ہو یار

میں کچن میں ہوں آجاو

واو تم کچن میں۔۔۔آج سورج لگتا ہے مغرب سے نکل آیا ہے زرمین ہنستے ہوئے بولی۔۔۔

نہیں یار علی کے لئے چائے بنا رہی ہوں اس کے ساتھ شاپنگ پر جانا ہے اس نے شرط رکھی ہے اب کیسے بناؤ یار آتی نہیں ہے۔۔گوگل سے بھی مدد نہیں لے سکتے۔۔مجھے چیلنج دیا ہے۔۔

کوئی مسئلہ ہی نہیں میں ہوں نہ

او میں تو بھول ہی گئی تھی کہ آپ توشیف راحت کی شاگرد ہیں

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اوہو میرا مطلب ہے کہ مل کے بناتے ہیں مائ سب سے پہلے چولہا جلاتے ہیں۔۔

ماہرہ غصے سے مجھے مائ کیوں بولا مائ لفظ سے مانگنے والے کا تصور آجاتا ہے خبردار اب مائ بولا تو زر کی بچی۔۔

بچی کہاں ہے بچی۔۔۔اور بچی کو کچن میں آنے کا کس نے کہا۔۔۔بچوں کے لئے کچن خطرناک جگہ ہے اور تمہارے پاس 15 منٹ ہے چائے بنا کے لے آو ورنہ دوست کے گھر چلا جاؤں گا۔۔۔۔علی نون سٹاپ کہہ کر یہ جاوہ جا۔۔

ماہرہ بوکھلا کر یار بعد میں لڑتے ہیں ابھی چائے بناتے ہیں مجھے آتا ہے چولھا جلانا ماہرہ نے جوش سے کہا۔۔

بول تو ایسے رہی ہو جیسے غوری مزائل چلانا آتا ہے

دیکھو اب تم پھر شروع ہو رہی ہو

اچھا اچھا۔سوری زرمین کان پکڑ کر بولی۔۔۔

پتیلی میں ایک گلاس پانی ڈالو۔۔۔۔چائے میٹھی ہوتی ہے تو اس میں ایک کپ چینی ڈالتے ہیں۔۔ماہرہ نے ماہر شیف کی طرح کہا۔

زرمین نے ہاں میں سر ہلاتے ہوئے کہا ایک بار بابا نے کہا تھا میری چائے میں کم دودھ ڈالنا تو اس میں دودھ بھی شامل ہوتا ہے تو ایک گلاس دودھ بھی ڈالتے ہیں جیسے دھواں نکلے گا چولہا بند کر دیں گے۔۔

تھوڑی دیر بعد فکری انداز میں ماہرہ بولی سن زرمین چائے تو yellow سی ہوتی ہے اس کا تو رنگ ہیں نہیں بدلا۔۔۔

ہاں یہ تو ہے سامنے کیبنیٹ کا جائزہ لیتی زرمین کی نظر دو جار پر پڑی ایک پر ہلدی دوسرے پر زردے کا رنگ لکھا تھا۔۔۔۔۔مل گئی چائے کو رنگ دینے والی چیز زرمین نے جوش سے کہا۔۔

ماہرہ نے کہا دونوں میں سے کیا ڈالیں

زرمین سوچتے ہوئے بولی میرے خیال سے ہلدی ڈالتے ہیں یاد کرو اردو کی مِس غزالہ نے وہ سانولی ٹیچر سے کہہ رہی تھی ہلدی سے رنگ گورا ہوتا ہے اور اور چچی بھی ارحم سے کہہ رہی تھیں چائے پینے سے رنگ نہیں جلتا تو اس کا مطلب ہے کہ ہلدی اچھی چیز ہے۔۔۔

ابھی رنگ دینے کا مسئلہ چل ہی رہا تھا کہ حسنین نے کچن میں آکر کہا کہ ایک کپ چائے میرے روم میں بھی دے جاؤں یہ دیکھے بغیر کہ کچن میں کون ہے کہ کر چلا گیا۔۔۔

یار جلدی کرو وقت کم ہے ایک چمچ ہلدی ڈال دیتے ہیں۔۔۔تھوڑی دیر بعد دھواں نکلنے پر دونوں خوش ہوئی بن گئی چائے اب جلدی سے چائے نکالو حسنین بھائی کو چائے دینے میں جاؤں گی جو ہر وقت کہتے رہتے ہیں مجھے کچھ نہیں آتا انہیں پتہ ہونا چاہیئے کہ مجھے آتا ہے زرمین فخریہ انداز میں بولی اور چائے لے کر حسنین کے روم کے جانب بڑھی۔۔۔۔

دستک دی آواز نا آنے پر سوچا مصروف ہوں گے میں اندر ایسی ہی چلی جاتی ہوں۔۔۔۔۔واو کتنا زبردست روم ہے یہ میرا دل کرتا ہے اس روم پر قبضہ کر لو'خیر میں کوئی انڈیا ہو جو دوسروں کی چیزوں پر قبضہ کر لو میں پاکستانی ہوں فخر سے سوچا۔۔۔دادا سے ضد کر کے ایسا روم بنوا ہی لونگی اور یہ بھی میرا ہی ہے'اف کتنا بڑا بیڈ ہے یہ کتنے پیارے واز اور ڈیکوریشن پیس رکھے ہیں اور یہ پینٹنگ تو غضب کی ہے۔۔۔خود سے بات کرتے ہوئے زرمین بولی ویسے ہے تو کافی سڑو مگر روم زبردست ہے۔۔۔ابھی مزید گلفشانی جاری تھی کہ

باتھ روم کا دروازہ کھولا حسنین بنا شرٹ 'تولیا سے سر پونھچتا باہر آیا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرمین کے حلق سے زوردار چیخ برآمد ہوئی اس نے فورا آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔دستک کیوں نہیں دی۔۔حسنین نے جلدی صوفے سے شرٹ اٹھا کر پہنتے ہوے غصے سے کہا

دی تھی دستک۔۔کوی جواب نہیں آیا تو میں آگی آپ نے شرٹ باتھ روم میں، کیوں نہیں پہنی 'باتھ روم کس لئے ہوتا ہے بندے کو چاہیے۔۔

شٹ اپ ذیادہ تقریر کرنے کی ضرورت نہیں جس کام سے آی ہو وہ بتاو حسنین نے زرمین کی بات کاٹ کر کہا

زرمین نے اترا کر کہا آپ کے لئے چائے لائی ہوں میں نے خود بنائی ہے

سیریسلی۔۔آبرو اچکا کر کہا۔۔

جی ہاں منہ بنا کر کہا

ھاتھ سے چاے لے کر ایک سپ لیا اور فورا سے باہر آیا۔یہ کیا عجیب چیز بنای ہے۔۔حسنین غصے سے دھاڑا

زرین سہم گی لیکن زبان قابو میں نہ رہی فورا بولی ایک تو محنت کر کے چائے بنائی اور آپ کے نخرے ختم نہیں ہو رہے ہیں

شٹ اپ اینڈ گیٹ آؤٹ اس سے پہلے میں آپے سے باہر ہو جاؤ تم باہر جاؤ..

زرمین نے باہر کی طرف دوڑ لگائی مگر قسمت وہ حسنین کا نقصان کئے بغیر جا سکتی تھی باہر۔۔چھناکے کی آواز سے ٹیبیل پر رکھا ایک خوبصورت آواز زمین بوس ہو گیا۔۔زرمین کے قدم رک گئے۔۔اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور نین کی طرف مڑی۔۔اس سے پہلے حسنین غصہ کرتا اس نے جھٹ سے معافی مانگی پلیز دادی سے شکایت مت کیجئے گا آج جو سزا دیں گے مجھے منظور ہے

حسنین نے غصے سے مٹھیاں بھینچی اور گہرا سانس لے کر غصہ قابو کیا

اتنے میں ماہرہ اندر آئی.... چلو جلدی چلیں فیرویل کی شاپنگ کے لیے

اف ماہرہ کو بھی ابھی آنا تھا میری لائیو بے عزتی دیکھے گی زرمین نے کلس کر سوچا..

حسنین نے ماہرہ سے کہا تم جاؤ زرمین بھی آتی ہے...ماہرہ کے جانے کے بعد زرمین سے بولا تم چاہتی ہو دادی کو شکایت نہیں لگاؤ تو یہ سزا ہے تمہاری کل فیرویل پارٹی میں نہیں جاؤں گی اور جا کر سردارا کو صفائی کے لئے بھیجو.

لیکن زرمین ٹس سے مس نہیں ہوئی..

کیا ہوا کھڑے سو گئ

یہ تو بڑی سخت سزا ہے..میں آپ کی روم کی صفائی کر دیتی ہوں آپ کے کپڑے دھو دیتی ہوں..

چلو دادی کے پاس چلتے ہیں

نہیں نہیں حسنین بھائی میں تو مذاق کر رہی تھی میں نہیں جاؤں گی کل...زرمین افسردہ سی باہر آگئ..

کیا ہوا کافی بیستی ہو گی..ماہرا مسکرائی.

تم چپ رہو سب کیا دھرا تمہارا ہے

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے کس نے کہا تھا علی کی شرط مانو

تم سے کس نے کہا تھا بھائی کے پاس لے جاؤ اب بحث ختم کرتے ہیں اور جلدی سے شاپنگ پر چلیں

نہیں میں نہیں جا رہی ہوں تم چلی جاؤ مجھے سمجھ میں آ گیا آ بیل مجھے مار کی تشریح

یہ سن کر ماہرہ اور علی ہنسنے لگے اور وہ باہر جانے لگی پھر اچانک یاد آیا علی تم کو چائے کیسی لگی

یو نو میں بڑا اعقلمند ہو میں نے ماہرہ سے چائے بنانے کی ترکیب پوچھ لی اور کپ لے جا کر واش روم میں پھینک دیا چونکہ تم دونوں نے محنت کی ہے اور میں محنت کرنے والوں کا قدر دان ہوں اس لئے تم دونوں کو شاپنگ پر لے جا رہا ہوں علی نے احسان جتایا

تھینکس میں نہیں جا رہی ہوں تم دونوں جاؤ اداس اداس گھر کی طرف آ گئی----

--------.....-..----.......---

ماشاءاللہ بہت پیاری لگ رہی ہیں آپ بیوٹیشن بولی

زرمین نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں ماضی کی بھول بھلیوں میں وہ ایسی کھوئی کے وہ بھول ہی گئی آج اس کا نکاح ہے

آپ آ جائے زارا میں آپ کو تیار کروں گی

زارا مسکراتی ہوئی آ کر بیٹھ گئی اتنے میں بیوٹیشن کے موبائل پر کال آئی وہ بات کرنے لگی اپنی دوست سے یار تم ہمت نہ ہارو ایک بار پھر کوشش کرو یقینا تمہارے والد مان جائیں گے ہم ضرور ساتھ پکنک پر جائیں گے

بیوٹیشن کی بات سن کر زرمین کو لگا مجھے بھی کوشش کرنی چاہیے کیا پتا مسلا حل ہو جائے ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ شبانہ بیگم روم میں داخل ہوئی اور کہا نکاح عصر کے بجائے اب مغرب ہو گا سر پنچ صاحب کو ایمرجنسی دوسرے گاؤں میں جانا پڑ گیا وہ مغرب تک لوٹیں گے زرمین بیٹا آپ اپنے روم میں جا کے تھوڑی دیر آرام کر لیں

یہ سنتے ہی زرمین نے فوراً حامی بھری اور اپنے روم کی طرف چل دی روم کے ڈور کو جلدی بند کر کے لوک لگایا'

سائٹ ٹیبل کی دراز سے ایک بلیک چھوٹی بوتل نکالی جس پر کا کروچ مار زہر لکھا تھا اس نے سوچا تھا نکاح ہونے سے تھوڑی دیر پہلے 2 چمچ پی لے گی جس پر اسے کوئی الٹی ہو جائے گی طبیعت خراب سی ہو جائے گی تو شاید نکاح رک جائے اس نے وہ بہت تنگ تمہارا میسج کر رہا ہوں اس نے وہ بوتل اپنے پرس میں رکھ لی۔۔۔بیوٹیشن کی بات سے اسے لگا کہ ایک کوشش کرنی چاہیے اس اس نے لرزتے ہاتھوں سے کال ملای کی دل میں دعا کرنے لگی کہ اللہ کرے جلدی کال اٹھا لیں تین چار بار ملانے کے بعد بالآخر کال اٹھا لی گئی

اسپیکر میں سے بھاری آواز آئی ہیلو

کہاں تھے آپ میں کل سے آپ کو کال کر رہی ہو دادا نے اچانک فیصلہ لیا کہ زارا آپی کے ساتھ ہی میرا نکاح ارحم سے کر دیگے۔۔زرمین جلدی سے بولی کہیں وہ بے درد فون نہ بند کر دے

ایک پل تو وہ حیران ہوا پھر انتہائی غصے بھری آواز میں بولا۔۔۔میں کہاں تھا تم کو بتانے کی ضرورت نہیں اور کیا تم نکاح ہونے دوں گی سوال اٹھایا

میں میں کیا کر سکتی ہوں بے چارگی سے بولی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہم تم نہیں کر سکتی لیکن میں تو کر سکتا ہوں نہ کل جب تمہارا بھائی ہوسٹل جائے گا تو راستے میں اس کا ایکسیڈنٹ ہو جاے اور وہ بے چارہ مر جاے تو۔
۔سفاکی سے کہا

یہ سن کر زرمین کو لگا اس کا دل بند ہو جاے گا نہیں نہیں آپ ایسا نہیں کر سکتے سنا آپ نے آپ یہ ظلم نہیں کر سکتے وہ ہچکیوں سے رونے لگی

اوکے اوکے میں جو کہوں گا وہ تم کرو گی۔۔ نکاح کرنے سے سب کے سامنے منع کرنا ہو گا تمہیں اور مجھ سے محبت کا اعتراف کرنا ہو گا سب کے سامنے مجھ سے شادی کرنے کی بھیک مانگنی ہو گی۔۔۔ یہ کہہ کر فون بند کر دیا

زرمین کو لگا اس کی سماعت میں کسی نے صور پھونک دیا وہ سن ہو گی اسے بے پنہا تکلیف ہوئی دل میں تراشہ کسی کا خاکا چور چور ہوا تکلیف اتنی تھی کہ آنکھوں سے آنسو نکلنا بند ہو گئے سن زہن کے ساتھ بیڈ سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئ

دستک کی آواز سن کر زرمین کے حواس تھوڑے بحال ہوئے لرزتے قدموں سے اٹھ کر اس نے دروازہ کھولا۔۔ دروازے پر شنو تھی۔۔ کیا بی بی کتنی دیر سے دروازہ کھٹکھٹا رہی ہوں لگ رہا ہے آپ بے ہوش ہو گئی وہ جی فیصل صاحب اور پھوپھو بارات لے کر آ گئی.. آپ بھی نیچے آ کر مل لیں

نہیں تم جاؤ میں ابھی تھوڑا اور آرام کرو گی اور دروازہ بند کر دیا... کپکپاتے ہاتھوں سے ایک بار پھر نمبر ملایا لیکن نمبر بند جا رہا تھا اسے سمجھ نہ آیا وہ اپنوں پر بے عزتی کا ظلم کیسے ڈھائے وہ اپنے جنہوں نے بے پناہ محبت دی وہ بے آواز رونے لگی اور بد دعا کرنے لگیں اللہ اللہ مجھے موت دے دے۔

اس کا ذہن اس قدر بے حواس تھا کہ وہ سوچ ہی نہ سکی کہ وہ مانگ کیا رہی ہے موت کے بجائے بہتری کی دعا کیوں نہیں مانگ رہی......اور بہتر ہونی کی دعا مانگتی تو وہ رب جو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اپنے بندوں کی دل سے مانگی دعا کو قبول کرتا ہے.. وہ مانگتی یقینا اسے راہ ملتی، مگر اس نے مانگی بھی تو موت کی...

زرمیں جلدی سے نیچے آئی اور زاویار کے برابر میں بیٹھتے گھورتے ہوے ارحم سے بولی ارحم درہم برہم بریانی کی ڈش دینا

دادی تنبیہ لہجے میں بولی ایسے بولتے ہیں نام بگاڑنا گناہ ہوتا ہے نا

کیا دادی آپ مجھے بولتی رہتی ہیں یہ جو ارحم کہہ رہا تھا اس کو تو کچھ نہیں کہا بس مجھے ہی ٹوکتی رہتی ہیں بریانی کا چمچ منہ میں ڈالتے ہوئے کہا میں ارحم کو بھی ڈانٹوں گی

منہ بسور کر بولی دیکھیے دادا جی مجھے ابھی ڈانٹا اور ارحم کو بعد میں ڈانٹیں گی مجھے اپنا نام بالکل پسند نہیں حرف تہجی میں اسے ے اتنے الفاظ ہیں اماں کو صرف یہی لفظ زملا اس کی ٹرین چلا دیں زارا زرمین زاویار

سب زرمین کی یہ بات سن کر مسکرا دیئے

زاویار نے جھٹ سے مشورہ دیا آپ اپنے بچوں کے نام رکھ لینا

زاویار کی بات سن کر زرمین نے فورا زاویار کی بلائیں لیں بہن صدقے کتنا پیارا مشورہ دیا ہے تم نے بلکل میں بارہ بچے پیدا کرونگی

دستر خوان پر بیٹھے نفوس حیران ہو گئے حسنین کا منہ میں جاتا ہوں بریانی کا چمچ ہوا میں معلق ہو گیا' پانی پیتے ارحم کو پھندا لگیا اور دادی تو ہکا بکا ہو گی فرزانہ اور شبانہ بیگم غصے سے گھورنے لگی بڑے دادا چھوٹے دادا بابا چچا مسکرانے لگے علی اور ماہرہ نے تالیاں بجا کر حوصلہ افزائی کی اور سائرہ سب کے نام تمہیں رکھوں گی

مسکراتے ہوئے پوچھا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہاں نا چھے بیٹے اور چھ بیٹیاں ہو گئیں بیٹیوں کا نام حیا بہارے گل زمر آیت نور نشرح اور ولید فارس سالار جہاں عالیان اور زاویار نے نون سٹاپ بولتی زرمین کی بات کاٹی آپو کیا میں نہیں رکھوں گا زرمین بولی تم تو ماموں ہو میرے پیارے بچوں کے ایک کا رکھ لینا ٹھیک ہے نہ دادا جی۔ہاں یہ تمہارا چچا ہے اس کو تو نام رکھنے دو گی احمر بولا

دادا نے دادی کو کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا ہاں زاویار کا حق ہے

دادا جی کی تائید سے دادی تلملا گی رہا کیا زمانا آ گیا اتنی بے شرم لڑکی روک ابھی تجھے بتاتی ہوں دادی نے چمچہ مارنے کے لیے اٹھایا ہی سائرن بجنے کی آواز آی

زرمین نے بھی جلدی سے پانی پیا اور کہنے لگی میں نے تو کچھ کھایا ہی نہیں اب سارا دن کیسے گزرے گا فضول باتیں کھائیں تو ہیں اماں نے خفگی سے کہا چھوٹے دادا نے کہا روزہ رکھنے کی دعا پڑھ لیں اور سب نماز کے لیے اٹھ گئے

افطاری میں سب کے من پسند پکوان پکائے گئے افطار کے بعد پر لطف ڈنر بھی ہوا ڈنر کے دوران پھو پھو نے بتایا 22ویں روزے کی رات میں علی کے سسرال والے آئینگے حویلی دیکھنے آپ سب بھی ڈنر ہمارے ساتھ ہی کریے گا

ہاں پھپو ضرور آئیں گے زرمیین نے جواب دینا ضروری سمجھا اور ایک دن کا اختتام ہوا

22ویں روزے کو علی کے سسرال والے تحائف اور مٹھائی کے ساتھ آئے حنا کے والدین اور بھائی بھاوج اور بچے ساتھ بچے بھی ساتھ تھے

کمال شان نے آپس میں انٹروڈکشن کرایا یہ میرے بڑے بھائی جلال شاہ اور یہ بھابھی سعیدہ ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی ہیں بیٹی ماشاء اللہ بیاہ کر لاہور گئی ہیں اور اس کے بھی تین بچے ہیں ان سے ملئیے یہ بڑے بیٹے حسن شاہ ہیں اور ان کی اہلیہ شبانہ ہے اور ان کی تین پیاری پیاری بیٹیاں ہیں دوسرے بیٹے ظفر اور ان کی بیگم فرزانا ان کا ایک ہی اکلوتا بیٹا ہے۔۔میرے بچوں سے تو مل ہی چکے ہیں۔۔۔جی جی سب سے مل کر خوشی ہوی حنا کے والد بولے کھانے کے بعد ایک بار پھر باتوں کا دور چلا باتوں باتوں میں ہی نہ کے والد نے پوچھا آپ کی بہو اور داماد کی ڈیتھ کیسے ہوئی لاؤنج میں ایکدم سے خاموشی چھا گئی انہوں نے بوکھلا اکر معذرت کی۔۔ارے کوئی بات نہیں آپ اب تو ہم رشتہ دار بننے جا رہے ہیں پوچھنا آپ کا حق بنتا ہے میں نے وٹا سٹا میں شادی کی تھی میرے سمدھی کا تعلق حیدرآباد شہر سے تھا بہو کے والد کی طبیعت خراب تھی وہ انہیں دیکھنے گئی ہوئی تھیں احمر کو گھر ہی چھوڑ گئی تھی زرمین بیٹے کا عقیقہ تھا پھر وہ اپنے میکے میں ہی رک گئی کے بھائی کے ساتھ عقیقہ میں شرکت کے لیے آ جائیں گی جس دن آنا تھا اسی دن راستے میں روڈ ایکسیڈنٹ سے انتقال ہو گیا اور میری بیٹی معذور ہو گی۔۔جو اللہ کی مرضی کمال شاہ افسردہ لہجے ماشاللہ میرے پوتے حسنین نے سب کو سنبھالا

کمال شاہ کی یہ بات سن کر زرمین بولی صدمے کی وجہ سے حسنین شاہ ایسے سنجیدہ سے ہیں

حسنین شاہ نے فوراً گھور کر دیکھا زرمین میں گھبرا کر دونوں کان پکڑ کر سوری کہا اور باہر کی طرف بھاگ گئی۔

رمضان کا رحمتوں بھرا مہینہ ختم ہوا اور عید کا خوشیوں بھرا دن آیا

پورے گاؤں میں خوب چہل پہل تھی اور عید کا سماں رنگ بکھیر رہا تھا عید کی نماز کے بعد حسنین گاؤں کے مردوں سے عید ملی اور پھر حویلی واپس آیا

عید مبارک دادی جان عید مبارک پھوپھو حسینن نے آگے بڑھ کر گلے ملا دونوں سے۔۔۔سائرہ اور ماہرہ کہاں ہے پھوپھو

ابھی تک تیاری مکمل نہیں ہوئی دونوں کی پھپو بولی

دادی جان میں تھوڑی دیر آرام کر لوں صبح آیا تھا تھکن سی ہو رہی ہے بڑی دادی سے شام میں جا کے ملوں گا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

دادی محبت سے بولی کام بھی تو اتنا کرتے ہو جاؤ جا کر آرام کر لو اور یہ تمہارا باپ کب آئے گا موے وزٹ سے

حسنین نے جاتے ہوئے پلٹ کر کہا انشاء اللہ کل

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی روم میں آئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی لندن پروجیکٹ مینیجر کی کال آگئی بات بات کرتے کرتے حسنین کھڑکی کی طرف آگیا کال بند کر کے باغ میں دیکھنے لگا اسے علم ہوتا کے باغ میں دیکھنے پر اس کا دل بدل جائے گا تو وہ کبھی نا دیکھتا۔۔وہ اسے بلکل حور کی طرح لگی سفید لباس میں گورا رنگ باہر کی روشنی میں دمک رہا لگا شہد رنگ لمبے ہوا میں لہراتے ہوئے قوس قزح جیسے 'مناسب میک اپ' اور کانوں میں پڑے جھمکے نے روپ کو دو آتشا کر دیا اوپر سے ادائیں دے کر سیلفی لیتی زرمین نے حسنیین کو مسمر از کر دیا زرمین مسکراتی ہوئی حویلی کے اندر چلی گئی اس کے منظر سے ہٹتے ہی حسنین کو ہوش آیا اف یہ مجھے کیا ہوا میں کیسے زرمین کو دیکھ ہاتھ تھا اس نے اپنے آپ کو ڈپٹا لیکن بار بار منظر آنکھوں کے سامنے آرہا تھا مجھ سے عمر میں کیتنی چھوٹی حسنین بہول سب۔۔لیکن دل سمجھا رہا ہے چھوٹی ہے تو کیا ہوا محبت میں چھوٹا بڑا کچھ نہیں ہوتا میں حسنین نے دل کو جھٹلایا۔۔سوچا باہر جا چلا جاتا ہوں یہاں رہا تو خیال آتے رہیں گے

لاونج میں سارے ہی بیٹھے تھے دادی بیٹا اتنی جلدی آگ ئے تھوڑی دیر تو سو جاتے

نیند ہی نہیں آئی تو میں نے سوچا آپ سب کے ساتھ وقت گزار لو

اچھا کیا بیٹا اب رات میں ایک بار ڈھنگ سے سونا اور ابھی کچھ کھا لو پھوپھو نے یہ کہہ کر سر داراں کو آواز لگای کے ڈائننگ ٹیبل لگاؤں

کھائیں گے پیئے گے بعد میں پہلے آپ سب میری عیدی نکالیں۔۔علی بھائی پانچ ہزار دے جلدی سے۔زرمیں نے علی کے آگے ہاتھ پھیلاے

حسنین کی نگاہ زرمین کی ہتیلی پر بنے چاند پر پڑی جو گوری ہتیلی پر

خوب بچ رہا ہے حسنین کی نظر ایک بار پھر زرمین پر کھو گی

کیوں بھئ ہزار کس خوشی میں 'میں صرف ایک عام سا ڈاکٹر ہوں تھوڑی سی تنخواہ ہے بس ہزار دوں گا بزنس مین تو یہ بیٹھے ہیں ان سے لو حسنین کی طرف اشارہ کر کے علی بولا

ہاں ہاں حسنین بھائی سے دس ہزار روپے لو نگی لائے آپ بھی دیں اپنی ہتھیلی کا رخ حسنین کے جانب کیا

حسنین نے سب کو مسکرا عیدی دی احمر کو دینے لگا لیکن احمر نے ہاتھ آگے نہیں بڑھایا

حسنین نے احمر سے پوچھا کیا چاہیے میرے بچے کو

مجھے اپنے فرینڈز کو آپ کے کراچی ہاوس میں پارٹی دینی ہے

بس اتنی سی بات۔۔جب تم کہو تب ارینج کر لیں گے

چلو چلو جلدی ڈائننگ ٹیبل ک طرف مجھے دادی کے ہاتھ کا شیر خورمہ کھانا ہے ماہرہ نے کہا سب ڈائننگ ٹیبل کے جانب چل دیئے

سارا دن مصروف گزرنے کہ بعد حسنین سونے لیٹا تو آنکھیں بند کرتے ہی زرمین کا پیکر نظروں میں پھر آگیا حسنین کے اندر ایک ہاں نا کی جنگ چھڑ گئ بلاخر جیت دل کی ہوئ دل کی فتح ہوتے ہی حسنین کو پر سکون نیند آگئ

صبح دوسری عید کا دن بھی بہت مصروفیت بھرا ہے عید کے تیسری عید کو علی کی علی کی مہندی ہونے کے سبب کل کے فنکشن کی آج ہی سے تیاری شروع کرنی تھی فون پر شادی ارجمینٹ کے مینجر کو ہدایتیں دی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سرور سرور حسنین

جی سائیں ادب سے

رات میں شہر سے مہمان آجائیں حویلی کے پچھلی طرف

ان کے رہنے کا انتظام کرو اور شادی میں شرکت کے کرنے والے مہمان کا آگے والے مہمان خانے میں انتظام کرو سب بہت اچھے سے ہونا چاہیے کسی کو کسی بھی قسم کی کوئی شکایت نہ ہو حکمیہ لہجہ بنایا

جی سائیں سب اچھے سے ہو گا

دادا جی کارڈ تو سارے بانٹ دیے ہوں گے

ہاں بیٹا اور لاہور بھی بھجوا دیئے اللہ کرے خیر خیریت سے شادی نمٹ جائے

آمین انشاءاللہ یہ کہہ کر سیڑھیوں کی طرف رخ کیا حسنین نے

بیٹا اوپر سے ماہرہ کو بھیجنا دونوں سہیلیاں اکھٹا ہو جاتی ہیں تو بس پھر ہوش نہیں رہتا اپھو پھونے کہا

جی پھوپھو حسنین دل میں زرمین سے ملاقات کا سوچ کر خوش ہوا اور ماہر کے کمرے کی جانب سے سرشار سا بڑھا ماہرہ کے روم کا دروازہ تھوڑا کھلا ہوا تھا حسنین کھولنے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا اندر سے زرمین کی آواز آئی

یار مجھے سعدی یوسف سے محبت ہو گئی ہے

یہ سن کر حسنین کے دل کو شاک پہنچا وہ دل جس نے ابھی نیا انداز لیا تھا محبت کی نئی کونپل کھلی تھی وہ مرجھا سی گئی حسنین خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے واپس اپنے کمرے میں چلا گیا

ایسا کیوں ہوا میرے ساتھ زرمین کیسے کسی اور کے ساتھ محبت کر سکتی ہے وہ صرف میری ہے

اسے سخت غصہ آرہا تھا غصے کی حالت میں اس نے کسی کے سامنے نہ آنا مناسب سمجھا کیا کروں کیا کروں اچانک ذہن میں ایک خیال آیا اور اس پر عمل کرنے کا فوری فیصلہ کیا متھل ڈیرے پر آؤ حسنین نے اپنے وفادار ملازم کو کال کی

مجھے دو گھنٹے کے اندر اندر سعدی یوسف کی معلومات دو

جی سائیں

دو گھنٹے حسنین نے بڑی مشکلوں سے گزارے

سائیں سعدی یوسف ماسٹر یوسف کا بیٹا ہے میڈیکل کا انٹری امتحان دیا ہے
ہمم اسے ابھی بلاو۔۔۔۔کچھ دیر بعد

جی سائیں

میں نے سنا ہے میڈیکل کا انٹری ٹیسٹ دیا ہے پاس ہو جاؤ گے تو کہاں پڑھو گے

سائیں اسکالرشپ کی کوشش ہے اور ابا نے جلال سائیں کو زمین بیچ رہے ہیں

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہمم زمین بیچ دو گے تو گزر بسر مشکل ہو جائے گی اور میں چاہتا ہوں ایسا نہ ہو گاؤں کے ہاسپٹل کے لیے مجھے ویسے بھی اچھے وقت ڈاکٹر چاہیے تمہارا خرچہ میں اٹھاوں گا تم آج ہی شہر جانے کی تیاری کرو حسنین نے اسے آفر بھی دیا اور ساتھ شہر جانے کا حکم بہی

سعدی خوشی خوشی آپ بہت اچھے ہو سائیں آپ نے گاؤں کے لئے بہت کام کیا آپ کا بہت شکریہ میں ابھی شہر نکلنے کی تیاری کرتا ہوں مصافحہ کر کے چلا گیا

تم صرف میری ہو' تم ہاں کرو یا نا میں صرف تم سے ہی شادی کروں گا میں کل ہی تمہارے لئے رشتہ بھیجوں گا حسنین نے زرمینکی موبائل میں تصویر دیکھتے ہوئے کہا اور حویلی کے جانب جانے کے لیے قدم بڑھائے

گاڑی ایک جھٹکے سے رکی کی جھٹکے کی وجہ سے حسنین کے بھی آنکھیں کھل گئیں ڈرائیور کی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

صاحب جی شاید گاڑی گرم ہو گئی ہے پانی ڈالنا ہو گا ڈرائیور ڑرتے ہوئے بولا

ہمم

ڈرائیور تو حیران ہو گیا صاحب نے کچھ نہیں کہا جلدی سے پانی کی بوتل لے کر بونٹ کی طرف بڑھا

حسنین نے پھر آرام سے دوبارہ آنکھیں موند لیں

ٹھک ٹھک ٹھک۔۔۔۔ ٹھک ٹھکٹھک۔۔ دروازہ کھٹکا

زرمین بی بی دروازہ کھولیں

زرمین نے جلدی سے آنکھیں صاف کی دروازہ کھولا

ہائے باجی یہ کیا حال کر دیا میک اپ کا' آپ تو ایسے رو رہی ہو جیسے آج آپ کی رخصتی ہے شنو نے منہ بنایا

زرمین نے گھورا کیا کیا دادا جان آ گے

نہیں فون آیا تھا وہ بس نکل رہے ہیں آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے

تو پھر تم ابھی کیوں آئی ہو جاو جب آئیں تب ہی آنا دروازہ بند کرنے لگی

ارے بی بی میں تو کام سے آئی ہوں اور اچھا ہوا نہ میں آگئی آپ جلدی سے اپنا میک اپ ٹھیک کر لیں

جس کام سے آئی ہو بس وہ بتاؤ غراتے لہجے میں کہا

زارہ بی بی کی ساس اپنا خاندانی زیور لائی ہیں تو ان کو دیکھ کر آپ کی ساس کو بھی ہوش آیا یہ جو آپ نے زیور پہنا ہے یے اتار کر یہ والا زیور پہنے شنو ہنسنے لگی

اس میں کیا لطیفہ تھا جو تم اپنے دانت دکھا رہی ہو

شنو منہ بنا کر بولی کیا ہے باجی اب ہنس بھی نہیں سکتے ویسے ہی اتنی سادگی سے شادی ہو رہی ہے سچی بالکل مزہ نہیں آ رہا ہماری طرف سادگی لال حویلی کے غم کی وجہ سے اور زارا بی کی بارات میں پندرہ لوگ آے ہیں اسے کوئی شادی ہوتی ہے مزہ تو علی صاحب کی شادی میں آیا تھا اب آپ کی رخصتی دھوم دھام سے کریں گے آپ مجھے الگ سے سوٹ بنا کر دیں گی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرمین نے خالی خالی نظروں سے دیکھا

اپنی بات پر کوئی رد عمل نہ پایا تو مایوس سی باہر چلی گئی

علی کی شادی ہاں علی کی شادی واقعی اچھی تھی میں بھی بہت خوش تھی زرمین نے سرگوشی کے انداز میں خود سے بولی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے ایک بار پھر یادوں میں کھو گئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دو الگ افراد 'کئ دور بیٹھے ایک ہی جیسی سوچوں میں گم ہیں علی کی شادی

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،_____________،_____________

صبح سے ہی حویلی میں گہما گہمی تھی نوکر الگ بوکھلائے ہوئے تھے منیجمینٹ کے ہوتے ہوئے بھی گھر کے افراد اور سب نوکر کام میں مصروف تھے آج علی کی مہندی کا فنکشن ہے مجھے کسی بھی قسم کی خرابی نہیں چاہیے بخش اور مٹھل کہاں ہے حسنین بولا

جی سائیں مٹھل کسی کام سے شہر گیا ہے

جیسے ہی آئے اسے میرے پاس بھیجنا حکمیہ لہجے میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔،،،،،__،_______،،،،،،

زرمین بیبی پہلے آپ تیار ہونے سے مجے پہلے تیار کر دے

زرمین نے گھورا کیوں بھئی۔۔۔دادی نے کہالال حویلی جاکر کام میں ہاتھ بٹا دینا۔۔

ٹھیک ہے پھر آجاؤ بیٹھو ابھی صرف بیس ہی بنایا موبائل کی رنگ ٹون بجی دیکھا تو آہا سارا کا نمبر تھا پورے ڈیڑھ ماہ بعد سارہ نے کال کی

ہیلو کیسی ہو تم اتنے دن بعد مجھے یاد کیا زرمین چہکتے بولی

ہاں تم تو صبح شام مجھے کال کرتی تھی روز رات دن۔ میسج کر کے اپنی انگلیاں گھسا ڈالیں تم نے تو سارہ ناراضگی سے بولی

ہاں رات دن نہ سہی لیکن کرتی تو تھیں

بچاری شنو منہ بناتے ہوئے کال ختم ہونے کا انتظار کر رہی ہے۔۔۔میں تم سے ناراض تھیں کہ تم فیرویل پارٹی میں کیوں نہیں آئی

کیا بتاؤں بہن لمبی داستان ہے اس کھڑوس نے نہ جانے کی سزا دی تھی

وہ کیوں بھلا سارہ نے تجسس کے مارے سوال کیا

زمین زور و شور سے قصہ سنانے لگی

فون کے اس پار سارا اور ڈریسنگ ٹیبل پر بیٹھی شنو ہنسنے لگی

زرمین نے دونوں کو ڈپٹا چپ ہو جاؤ چوڑیلوں

تم چپکے سے آجاتی حسنین کو کیسے پتہ چلتا۔۔۔۔۔۔نہیں یار پتا چل جاتا ہے۔۔۔۔۔۔پھر وہ دادی کے پاس چلے جاتے اور میں نے دادی سے وعدہ کیا تھا کے اس پورے ہفتے میری کوئی شکایت ان کے پاس نہیں آئے گی اگر شکایت آئی تو مجھے مدرسے والی باجی کے پاس پورے ہفتہ بھیج دیں گی اور تم کو پتا تو ہے مدرسے والی باجی کیسی ہیں ہر وقت نصیحتیں ہر وقت ڈانتی رہتی ہیں ذرا سی بھی غلطی پر مجبورا مجھے سزا قبول کرنی پڑی

بیبی مجھے جلدی تیار کر دینا شنو روہانسی ہونے لگی

ایسا کرو تم زارا باجی سے تیار ہو جاؤ وہ بھی بہت اچھا تیار کرتی ہیں

آپ کو تیار نہیں کرنا تو پہلے بولتی کتنی دیر سے بٹھا یار کھا۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اور سنا عید کیسی گزری۔۔۔۔۔۔

مت پوچھ

چل ٹھیک ہے نہیں پوچھتی

کیوں نہیں پوچھتی پوچھو اتنا کچھ بتانے کو ہے مجھے تو

سارا ہنستے ہوئے چل بتا پھر کیا ہوا

میں نے بڑی مشکلوں سے پتہ کروایا کہ وہ سڑو کیسا سوٹ پہنے گا جس رنگ کا پہنے گا اسی کی میچنگ کا میں بھی لونگی سفید میکسی پہنی بہت خوبصورت لگ رہی تھی میں۔۔ جلدی سے تیار ہو کر بڑی شان سے سیڑھیاں اتر رہی تھی لیکن دادی نے سارا موڈ خراب کر دیا کہنے لگے یہ کفن جیسا لباس کیوں سلوایا آج عید ہے کوئی اچھا شوخ رنگ پہنتی پر باقی سب نے تو بہت تعریف کی اور تیزی سے لال حویلی کی طرف گی میرا ہیرو مجھے دیکھ کر مجھ پر فدا ہو جائیں مگر نہ بھائی لگتا ہے کے دور قریب کی نظر کمزور ہے پتہ نہیں ناول کی ہیروئن ہیرو کو کیسے ایمپریس کر لیتی ہے ناول سے یاد آیا کے میں نے نمرہ احمد کا ناول نمل پورا پڑھ لیا

سچی مجھے بھی بھیج

جب تمہارے گھر آوں گی تو لیکے آؤ نگی۔۔ مجھے تو اس میں سب سے اچھا سعدی یوسف لگا لیکن ماہرہ کو تو ہاشم پسند آیا میری بڑی بحث ہوئی عید والے دن سچی بڑا ہی دل جلا میرا عید والے دن۔

ہائے بی بی جی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئی زارا باجی تو ہو گئی اب میں اور زارا باجی جا رہے ہیں آپ آتی رہنا.

ٹھیک ہے.

یار میں تو تمہیں بتانا ہی بھول گئی کہ علی کی شادی ہو رہی ہے آج مہندی ہے میں نے تو اپنی ساری شاپنگ کراچی سے کی ہے

جب تم جا رہی تھی تو مجھے بھی ساتھ لے چلتی

یار ہم ہی اتنی مشکلوں سے نکلیں ہے پورے چھ گھنٹے ہم نے ڈولمین مال میں شاپنگ کری اور کریڈٹ کارڈ گھر میں ہی بھول گئے جلدی سے حسنین کو بلایا مینجر نے بڑی باتیں سنائی ہستے ہوے زرمین بولی اور سارا بل حسنین نے ہی پے کیا حسنین بڑے غصے میں تھا ویسے میرا ہیرو غصے میں بڑا ہی پیارا لگتا ہے۔ یار ایک تو ہی تو ہے جس میں اپنے دل کی بات کر لیتی ہوں صرف تم کو ہی حسنین کا بتایا ہے زرمین اداس سی بولی اس کا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے سارا بولی

او۔۔۔ ہو اور جب وہ تمہیں ڈانٹتا ہے تو۔۔۔۔۔۔

تب کبھی اچھا لگتا ہے کبھی زہر لگتا ہے اس دن اس نے ہمیں شاپنگ مال سے ہی روانہ کر دیا بہت رات کو ہم لوگ گھر واپس آئے دوسرے دن دونوں دادا نے ان کی بڑی کلاس لی قسمیں بڑا مزا آیا چل مجھے بھی تیار ہونا ہے مہندی میں جانے کے لیے بعد میں بات کرتے ہیں آج بات کرنے کا وقت ہی نہیں ملا.

............بائے

وقت بے چارہ حیران ہے کہ دو گھنٹے سے باتیں کر رہی ہیں اور وقت ہی نہیں ملا۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرمین جلدی جلدی تیار ہوئی اور حویلی پہنچی.... حسنین بلیک شلوار کمیز اجرک کے ساتھ مہندی کے لئے تیار ہو کر جلدی جلدی نیچے آیا۔۔۔حسنین نے زرمین کو دیکھا تو دیکھتا رہے گیا نظر نے پلٹنے سے انکار کر دیا وہ کالے لباس میں بے حد خوبصورت لگ رہی ہے بالکل ایسا ہیرا جو کوئلے کے بیچ میں آب وتاب سے دمک رہا ہوں۔۔۔

زرمین کو حسنین کا رکنا دیکھنا محسوس ہی نہیں ہوئ اگر دیکھلیتی تو سارے شکوے ختم ہو جاتے۔۔۔۔۔حسنین مسکراتے ہوئے اس کی طرف بڑھنے لگا مگر رستے میں ہی اس کی کزن ردایہ مل گئ

ہائے کیسے ہو بہت اچھے لگ رہے ہو حسنین۔۔۔

حسنین مسکرایا بالکل ٹھیک تم سناؤ اور سب آئیں ہیں نہ

ہاں جی آخر اتنے سالوں بعد خاندان میں شادی آئ ہے تو سب ہی نے شرکت کرنی تم نہ جانے کب کروں گے کیوں کسی لڑکی کی آہ لے رہے ہو بچاری تمہارا کب تک انتظار کرے گی۔۔۔کنوارے رہے کر کب تک حسیناوں پر بجلیاں گراوں گے

حسنین نے رادیہ کی بات پر زندگی سے بھرپور قہقہ لگایا اور پوچھا۔کیا تم بھی میرے انتظار میں ہوں

اگر مجھے فراز سے محبت نہ ہوتی تو ضرور

وہ پھر ہنس دیا۔۔۔۔۔اسی پل زرمین کی نگاہ دونوں پر پڑی اس کے انگ انگ سے ناگواری ظاہر ہونے لگی مگر سامنے کے منظر میں کافی دیر تک تبدیلی نہ دیکھ کر ان کے پاس جانے کا فیصلہ کیا

بڑا مسکرا مسکرا کر بات کی جا رہی ہے اس دم کٹی بندریا سے ابھی مزا چکاتی ہوں اس کبوتری کو دانت سارے اندر نہ کر دے تو میں بھی اپنی دادی کی پوتی نہیں.

کلچ میں سے موبائل نکالا پہلے اسے دیکھ کر ٹھنڈی سانس لی'اس دور میں جہاں لوگ اتنے اچھے فون استعمال کر رہے ہیں اور میری قسمت نوکیا216 استعمال کرر ہی ہو یہ بھی داداجان کی مہربانی ہے واللہ دادی نے تو کوئی کسر نہ چھوڑی کہ نہ ملے'اے موبائل میر اتمہارا ساتھ دو سال کا ہے اب وفادار کی طرح تمہیں میرے لئے قربانی دینی ہو گی موبائل سے بولی۔۔۔۔پاس سے گزرتے ہوئے ایک ویٹر کو جو جوس کے مختلف گلاس لے کر مہمانوں کو پیش کر رہا تھا پکارا

جی میم

اس میں سب زیادہ چپ چپ کرنے والا جوس کونسا ہے

جی میم۔۔۔بچارہ ویٹر حیران آج تک کسی نے اتنا انوکھا سوال نہیں پوچھا۔۔۔

کیوں چپ کا مطلب نہیں پتا کیا اچھا چلو چھوڑو یہ مینگو جوس دے دو۔۔۔جوس دیتا ویٹر جلدی سے آگے بڑھ گیا۔۔۔

چل موبائل اب تیرا وقت شہادت ہے آیا۔۔۔اب موبائل کان سے لگا کر جوس ہاتھ میں پکڑ کر اپنے آپ کو لاپرواہ اور مگن ظاہر کرنے لگی۔۔مگن انداز میں چلتے چلتے رادیہ کی طرف۔۔۔۔حسنین سے ٹکرا کر رادیہ پر پورا جوس پھینک دیا ساتھ ہی اپنا موبائل بھی۔۔۔۔۔اوہ سوری۔۔۔۔سوری۔۔۔سوری۔پتا نہیں کیسے ہو گیا میں تو موبائل میں بات کر رہی تھی اس لیے دیکھ نہ سکی

---What the hell..._رادیہ غصے سے بولی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرا ساجوس ہے جو غلطی سے آپ پر گر گیا زرمین بولی. حسنین نے رادیہ سے معذرت کرتے ہوئے زرمین کی جانب رخ کیا. ایک طرف کھڑے ہو کر موبائل میں بات نہیں کر سکتی تھی ضروری ہے ٹہل ٹہل کر بات کرنا غصے سے بولا.. زرمین معصومیت سے بولی آپ ہی لوگ بیچ میں کھرے تھے سائیڈ میں کھڑے ہو کر باتیں کرنا چاہیے میں تو سیدھی گزر جاتی.. حسنین نے سیدھ میں دیکھا جہاں پانچ چھ ویٹر کھڑے ہو کر کام کر رہے تھے. حسنین نے دل میں سوچا کہ اگر میں یہاں کھڑا نہ ہوتا تو یہ تو ویٹرز سے ٹکرا جاتی ہے حسنین کو اس بات پر مزید غصہ آیا... ذرا سے جوس سے ایسا حال ہو تا ہے دیکھو ر دیا کی پوری شرٹ گیلی ہو گئی. میرا ابھی تو نقصان ہوا ہے میرا موبائل ٹوٹ گیا.. پاس سے گزرتے ویٹر نے موبائل اٹھا کر یہ کہتے ہوئے دیا میم اس کی تو صرف بیٹری نکلی ہے۔۔ زرمین نے ویٹر کو گھورتے ہوئے شکریہ ادا کیا اور اپنا موبائل لے لیا اور موبائل کو دیکھتے ہوئے دل میں بولی تم مر نہیں سکتے تھے ۔۔ اچانک بولی دیکھیں دیکھیں اس کی سائیڈ سے اسکرین ٹوٹ گئی۔ لیکن سامنے دیکھا تو رادیا حسنین دونوں ہی گھور رہے تھے۔ پھر معصوم بن کر رادیہ سے بولی ذرا سا جوس تو گرا ہے آپ کیا شہر سے ایک ہی سوٹ لاءی تھی۔۔۔۔ رادایا کے بجائے حسنین غصے سے دھاڑا کیا ذرا سا جوس شرٹ سے اندازہ ہو رہا ہے کہ پورا گلاس گرایا ہے نہ جانے کب عقل آئے گی تم کو۔۔۔۔ ایم سوری رادیہ پلیز چینج کر لو آپ۔۔۔۔۔ اور تم اپنی آنکھیں عطیہ کر دوں ۔۔۔ ان کا استعمال کم کرتی ہو۔۔۔ یہ کہہ کر رادیہ کے ساتھ کے آگے بڑھ گیا اندر جانے سے پہلے ہی کال آنے پر وہ رادیہ کو جانے کا بول کر سائٹ میں کال سننے لگا

زرمین ان کو جاتا دیکھ خود سے بڑبڑ کرنے لگی

وڈا آیا سوری۔۔ مجھے اتنا ڈانٹا دیا۔ آئندہ اس چڑیل پر گرم چائے ڈالو نگی اور عطیہ کو اپنی آنکھیں کیوں دوں 'میں تو کسی کو نہ دو اور یہ عطیہ ہے 'کون میں کیوں نہیں جانتی عطیہ کو؟

کیا بڑبڑ کر رہی ہو اور منہ کتنا سڑا جلا بنایا ہوا ہے ماہرہ نے اکیلی کھڑی زرمین سے پوچھا

تمہارے سڑیل بھائی کی ڈانٹ سن کر میں جل کر کباب تو بن سکتی ہو کھل کر گلاب نہیں بن سکتی

ةة

ہاہاہا۔۔۔ چل کر یار۔۔ کچھ نہیں ہوتا اتنی سی ڈانٹ سے۔۔ معاف کر دے یار تو بہت مھان ہستی ہے ماہرہ بولی

سخت زہر لگتے ہیں وہ لوگ مجھے جو اردو میں ہندی کا لفظ لگا دیتے ہیں اردو کے ساتھ سندھی پشتو پنجابی اور بلوچی کا تڑکا لگا دو تم مہاں کی جگہ اعلی بھی بول سکتی تھی لیکن نہیں ہندی بولنا تو بے حد ضروری ہے زرمین نے جزباتی تقریر کی

واہ جی واہ جذبہ حب الوطنی جاگ گیا ماہرہ نے تالیاں بجایئں

کال پر بات ختم کر کے حسنین بھی ان دونوں کی بات سننے لگا

بلکل میں تو ہوں ہی سچی پاکستانی۔۔ میں تو سوچ رہی ہوں آگے کیا پڑھنا اب میں فوج جوائن کر لیتی ہوں چٹکی بجا کر زرمین بولی۔۔۔

ناجی نہ جیسے تمہاری حرکتیں ہیں نہ بیبی فوج نے دوسرے دن ہی خود چل کر چھوڑنے آجانا ہے اور اس عمر میں میں اور تیرے دادا یہ بے عزتی جھیل نہیں سکیں گے تم تو یہی ساری عمر رہو ہمارے سینے پر مونگ دلنے۔۔۔۔۔ اچانک آکر دادی نے زرمین کی زبان و سوچ کو لگام دیا

سائٹ میں کھڑا حسنین دادی کی بات سن کر مسکرانے لگا

ہاہاہا ماہرہ نے کھل کر قہقہ لگایا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرمین نے ماہرہ کو کھا جانے والی نظروں سے گھورا اور صدمے سے دادی سے بولی۔۔ میں اتنی بری ہوں کے مجھے فوج والے بھی نہ رکھیں گے۔۔۔ اور یہ ابھی کیا کہا کے مونگ ڈالوں گی کیوں کیا آپ میری شادی نہیں کریں گی میں بتائے دیتی ہوں دادی جیسے ہی میں بیس کی ہوئی میری شادی کر دینی ہے ۔۔۔ خود تو آپ نے سترہ سال کی عمر میں کرلی تھی مجھے کیا بوڑھی کریں گی

زرمین کی زبان فراٹے سے چل پڑی اور دادی بیچاری کو اتنا شاک لگا کے اسے مارنے کی بجاے اپنے ہی گال پیٹ ڈالے اوئی اللہ۔۔۔ ماہرہ نے ایک بار پھر دانت دکھائیں اور حسنین نے بڑی مشکلوں سے قہقہ ضبط کیا اور دل میں سوچا دوسال 'میں بھی زیادہ انتظار نہیں کروں گا جلد اپنا بنالوں گا

دادی نے کلس کر کہا تم بہت بے شرم ہوتی جارہی ہو اگر گاؤں میں تمغہ بے شرم دیا جاتا نا تو میں تمہیں ضرور دیلواتی۔۔

لو اب اس میں بے شرمی کی کیا بات ہے شادی تو فرض ہے

اور میں ابھی سے کہہ رہی ہوں کہ میں تو لو میرج کروں گی

ساتھ یہ بھی بولو نہ باپ دادا کی عزت کا جنازہ نکال دوں گی دادی یہ کہہ کر جوتی اتارنے لگی۔۔۔ دادی کی جوتی دیکھ کر زرمین تیزی سے ہنستے ہوے بھاگی ۔۔۔۔۔ حسنین کے لو میرج کی بات سن کر مسکراتے لب بھینچ لیے اور ایک دم ذہن میں سعدی کا چہرہ آیا۔۔ لگتا ہے دوسال سے پہلے ہی مجھے تم کو اپنانا ہو گا تم پر حق صرف شاہ کا ہو گا تمہارے دل ودماغ میں صرف حسنین ہو گا۔۔۔ بھاگتی ہوئی زرمین پر نظریں جماتے ہوئے حسنین نے دل میں سوچا

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔_‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘‘

مہندی کمبائن تھی۔۔۔ دونوں طرف سے گانوں کا مقابلہ جاری تھا کوئی ہار ماننے کو تیار نہ تھا بڑی مشکلوں سے بڑوں نے مقابلہ کہ بیچ مداخلت کی اور ہار جیت کے بغیر مقابلہ رک گیا پُر تکلف کھانے کا دور چلا اس کے بعد لڑکی والوں نے رخصت لی۔۔۔ مہمانوں کے جانے کے بعد سفید حویلی والے بھی گھر آ گئے دوسرے دن بارات تھی

۔۔۔۔۔۔___‘‘‘‘‘‘‘

زرمین نے بیوٹیشن سے تیار ہونے کا فیصلہ کیا اور اپنا سارا سامان لیکر لال حویلی آ گئی۔۔۔

رادیہ باجی آج آپ کیا پہنیں گی زمین نے پوچھا

کون باجی میں تم سے صرف ایک دوسال ہی بڑی ہوں مجھے رادیہ بولو یہ کہ رادیہ دوسرے روم میں چلی گئی

رادیہ کی بات سن کر زرمین نے برا سا منہ بنایا اور بولنے لگی یہ کہاں سے مجھ سے دوسال بڑی لگ رہی ہیں ڈاکٹر ہیں کیا یہ بیس سال کی عمر میں ڈاکٹر بن گئی ۔۔۔ میں ابھی دوماہ پہلے ۱۸ سال کی ہوئی ہوں۔۔۔ اور یہ کہہ رہی ہے مجھ سے دوسال بڑی ہیں آپ بتائیں بیوٹیشن والی جی

میں کیا کہہ سکتی ہوں بعض لوگ عمر چور ہوتے ہیں آپ یہاں آ کر بیٹھ جایں میں جلدی سے تیار کر دو بیوٹیشن نے اپنی جان چھڑانا چاہی۔۔

کوئی عمر چور نہیں لگ رہی۔۔۔ تین سال کی عمر میں مجھ پر اتنا ظلم ہوا

بیوٹیشن نے جلدی سے پوچھا کیسا ظلم

وہی تو بتا رہی ہو میں بہت چیخیں بہت چلائیں لیکن میرے گھر والوں نے مجھے اسکول میں ایڈمیشن کرا کر ہی دم لیا اور چھ سال کی عمر میں میں صاحب کے جی ٹو پاس تھی انداز ایسا تھا6 سال سال کی عمر میں آئن سٹائن بن گئی۔۔16 سال کی عمر میں میٹرک پاس کر لیا فخریہ لہجے میں کہا اور ابھی انٹر پاس کیا ہے

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اور اس دوران میں نہ فیل ہوئی نہ میں نے کوئی کلاس جمپ کی اور کہہ دیا سب کو اب ایک سال آرام کروں گی۔۔ اور اس راد یہ دانت پیستے ہوے کہا 20 سال کی عمر میں ڈاکٹر بن گئی کیا یہ پیدا ہونے سے پہلے ہی اسکول لگ گئی تھی۔۔ زرمین کو تو صدمہ ہی لگ گیا

ارے چھوڑو نہ گڑیا تم سے جل رہی ہو گی اس لیے ایسا کہہ دیا بیوٹیشن نے پھر جان چھڑانے کی کوشش کی

اور زرمین بی بی کے دل کو یہ بات لگ گئی ہاں آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں مجھ سے جل گئی ہو گی! آپ مجھے زبردست آج تیار کرنا

بیوٹیشن نے سکھ کا سانس لیا اور اسے تیار کرنے لگی

زرمین نے بلو اورنج اور وائٹ کمبینشن کا خوبصورت شرارہ پہنا تھا برات میں سبھی لڑکیوں نے خوبصورت شرارے اور لڑکوں نے شروانیہ پہنی تھی حسنین وائٹ اور بلو کلر کی شیروانی پہنی تھی اتفاق سے آج بھی دونوں کے کلر سیم تھے بارات بہت دھوم دھام سے گئی اور دلہن کو رخصت کرا کر واپس حویلیاں گئے۔۔۔ علی نے چاروں بہنوں کے لیے ڈائمنڈ کی خوبصورت رنگ بنوائی جو دروازہ رکوائی پر ان چاروں کو دیں۔۔۔

-----–___"__"__""______'

ولیمے کا انتظام حسنین کے فارم ہاؤس میں کیا گیا تھا فام ہاؤس کو بہت خوبصورتی سے سجایا گیا اسٹیج خوبصورت بنایا گیا اور اسٹیج پر جانے والے راستوں پر فلاورز بچھائے گئے مہمانوں کے استقبال کے لیے خوبصورت پھول منگوائے

۔۔۔۔ دولہا اور دولہن بہت پیارے لگ رہے تھے آج حسین نے وائٹ شلوار قمیض اور سندھی اجرک پہنی تھی

ماہرہ اور زرمین نے ایک جیسے رنگ کی میں کسی پہنی۔۔ دعوت ولیمہ میں پورے گاؤں کو بلوایا گیا تھا

علی شادی کے بعد ہنی مون کے لئے نادرن ایریا گھومنے چلا گیا

صاحب حویلی آگئی ڈرائیور نے حسنین کو بتایا جو بے حد گہری سوچ میں تھا کار پورچ میں رکی۔۔۔ علی اور حنا سفید حویلی جانے کے لیے باہر نکلے ہی تھے حسنین کو دیکھ کر کر کے ایک دوسرے سے گلے لگنے کے بعد علی حسنین سے بولا آپ فریش ہو جائیں بھائی ساتھ ہی چلیں گے۔۔۔ حسنین نے ہاں میں سر ہلایا

موبائل کی رنگ سے زرمین ہوش میں آئیں اور تیزی سے موبائل اس امید پر دیکھا کے شاید اس ظالم کو ترس آ گیا ہو مگر نمبر نظر پڑھ کر بے جان ہو گئ ہیلو۔۔ سسکی لی۔۔۔ دوسری طرف سے آواز آئی پلیز زرمین سنبھالو اپنے آپ کو۔۔۔ مجھے تھوڑی دیر پہلے ماہرہ سے پتہ چلا۔۔ بھول جاؤ حسنین کو ۔۔ ارحم بہت اچھا ہے میں نے دیکھا ہے اس کو' پلیز سب بھول کر ہنسی خوشی نکاح کرو

ہاں مشکل تو ہے پر میں کوشش کروں گی میرے لیے دعا کرنا اور فون بند کر دیا آہستہ آہستہ زیور پہننے لگی اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر اپنا حلیہ ٹھیک کیا

دستک کی آواز کے ساتھ ہی دروازہ کھلا۔۔۔

____

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ماشااللہ میری دونوں بہنیں بہت خوبصورت لگ رہی ہیں آپو میں آپ کے لئے بہت خوش ہوں آپ کا نکاح ارحم بھائی سے ہو گا یہ میرے لیے زبردست سرپرائز ہے ہم ہمیشہ ایک ہی گھر میں رہیں گے۔۔۔ قسمت مسکرائی فانی چیزیں ہمیشہ نہیں ہوتی۔۔۔

زرمین نے تڑپ کر زاویار کو گلے لگایا اور رونے لگی

زرمین کو روتا دیکھ زاویار بھی رونے لگا کمرے میں داخل فرزانہ بیگم یہ دیکھ کر کہنے لگی۔۔۔ یہ برسات کیوں شروع کر دی۔ زاوی کے سر پر ایک چپت لگائی لینے آئے تھے یا رونے کا سیشن کرنے۔۔ اتنا رونا گاوں والوں کو پتہ چلا تو گھروں سے بالٹی لے آئیں گے اور آنسووں سے بالٹی بھر بھر لے جائیں گے ان کی بات سن کر دونوں مسکرادیئے اب جلدی چلو دادا جی نے کہا ہے باہر ہی دلہنوں کو لے آو سب کے سامنے ہی نکاح ہو گا۔۔۔ زاوی اور شبانہ بیگم نے اسے تھام کر چلنے لگے

زرمین کو محسوس ہو رہا ہے اس کے جسم میں جان نہیں ہے

اپنوں کے مان کو قتل کر کے آج وہ قاتل بن جانے کا ڈر اس کے قدموں کو لرزا رہا ہے خالی نگاہوں خالی ذہن سے چلتی ہوی لان میں پہنچی زارا پہلے سے آکر بیٹھی تھی۔ دونوں دلہنو کو ساتھ بٹھایا اور دولہا کو ساتھ۔۔۔

قاضی صاحب پہلے زارا کا نکاح پڑھائیں

زارا کے نکاح کے بعد سب نے دولہا دلہن کو ایک زبان مبارک دی۔۔ پھوپھو نے زارا کو گلے لگایا ایک بار پھر معزرت کی اتنی سادگی سے شادی کی بیٹی میرے بڑے ارمان تھے مگر رمیز کی دادی کی وجہ سے سادگی سے کی میری ساس ٹھیک ہو جائیں پھر دھوم دھام سے مہندی اور ولیمہ کرونگی۔۔۔ ارحم بولا یہ پہلی بار ہو گا برات ک بعد مہندی سب ہی ہنس دیے۔۔۔ دادا جی بیٹا کوئی بات نہیں نکاح سادگی سے کرنا سنت ہے مہندی فضول رسم ہے ہاں ولیمہ اچھے سے کرنا۔ دادا نے بیٹی کو تسلی دی۔۔۔

قاضی صاحب اب زرمین بیٹی کا نکاح پڑھائیں

زرمین آپ کو حق مہر 5 لاکھ میں ارحم ولد ظفر شاہ

سے نکاح قبول ہے

کافی دیر سے جواب نہ آنے پر قاضی نے پھر پوچھا

زرمین کی جانب سے خاموشی

شبانہ بیگم بولی بولو بیٹی

قاضی نے تیسری بار پھر پوچھا

نہیں

نہیں کی آواز سن کر لان میں ایک دم سناٹا چھا گیا بابا گھبرا کر بولے کیا بول رہی ہو بیٹا

آپ نے ٹھیک سنا بابا۔۔۔۔ میں یہ نکاح نہیں کر سکتی

چٹاخ کی آواز سے محفل گونج اٹھی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

رشتے دار آپس میں چیمگوئیاں کرنے لگے

وہ دور کھڑے مسکرا کر تماشہ دیکھ رہا

وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر اپنے بابا کو دیکھ رہی تھیں جنہوں نے آج تک اسے ڈانٹا تک نہیں تھا محبت سے رکھا۔۔ میں تو پہلے ہی کہتی تھی یہ لڑکی کوئی نہ کوئی گل ضرور کھلائے گی دادی جان روتے بولی

بابا آپ مجھے کتنا ہی کیوں نہ ماریں میں شادی کے لیے ہاں نہیں کہوں گی

کیا وجہ۔۔ وجہ کیا ہے انکار کی۔۔ داداجی کے لہجے میں تاسف غم اور مان ٹوٹنے کی کرچیاں محسوس ہو رہی تھی

میں کسی اور سے محبت کرتی ہو زرمین نے سر جھکا کر کہا

ہممم کون ہے ارحم نے پوچھا

وہ ہے زرمین نے اس کی جانب اشارہ کیا

حاموشی پھر سے چھا گئی سب نے زرمین کی اشارے کی سمت میں دیکھا وہاں موجود شخص کو دیکھ کر سب حیران ہو گئے

ارحم کو سمجھ نا آیا کہ وہ اپنے ریجکشن پر دکھ کرے یا اپنے دوست کے ہونے پر افسوس کرے

زاوی جو کچھ دیر پہلے پریشان تھا اب صدمہ میں گھر گیا

زرمیں نے اسٹیج سے اس کی طرف دیکھا کیا نہیں تھا اس کی آنکھوں میں ابھی بھی تنبیہی نظر اور جتاتی نظریں

اچانک اس کے ذہن میں آیا کہ ابھی تو بھیک بھی مانگنی تھی زرمین سٹیج سے اتر کر اس کے پاس گئی اور اس کے قدموں میں جا کر بیٹھ گئی

اس دن بھی وہ اس کے قدموں میں بیٹھی تھی اور آج بھی

اس دن بھی اس نے التجا کی تھی آج بھی

اس دن بھی فیصلے کا اختیار اسی کے پاس تھا اور آج بھی

میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں آپ مجھ سے شادی کر لیں پلیز زرمین نے التجا یہ لہجے میں کہا

میں تم سے محبت نہیں کرتا تو پھر کیوں کرو شادی

حسنین سے پہلے ہی چھوٹے دادا بولے کیا کر رہی ہو بیٹی اٹھو۔۔۔۔۔ حسنین محبت نہیں کرتے تو کوئی بات نہیں۔۔۔ حسنین تم سے ابھی اور اسی وقت نکاح کرے گا۔۔۔

لیکن داداجی حسنین بولنے لگا کہ دادا نے بات کاٹ دی۔۔۔۔

تم کو میرا حکم ماننا ہو گا

جی داداجی مگر میری ایک شرط ہے میں اپنی پسند سے دوسری شادی کروں گا

سارے لوگ یہ بات سن کر پھر حیران ہو گے اور آج تو ایسا لگ رہا تھا کہ حران پریشان ہونے کا ہی دن ہے

زرمین کو بھی دھچکا لگا مگر فیصلہ تو لینا ہی تھا اگر منع کرتی تو حسنین نکاح سے انکار کر دیتا ہاں کرتی تو پھر جلد یا بدیر سوتن کی سزا مل جاتی

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے زرمین نے آہستگی سے کہا.

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نکاح ہوا... کمال شاہ نے کہا ہم آج ہی رخصتی لینگے.. جلال نے شاہ نے تشکر بھری نظروں سے کمال شاہ کو دیکھ کر سر ہلایا...

کھانے کا دور چلا سب مہمان چلے گئے صرف گھر والے ہی تھے پہلے زارا کی رخصتی کی گئی کیوں کہ پھو پھو فام ہاوس میں ٹہری تھی لاہور روانگی صبح تھی تو زارا رخصت ہو کر فام ہاوس گئی سب نے اسے دعاؤں تلے رخصت کیا.. زرمین کی باری میں گھر والے خاموش کھڑے رہے دادا جی نے زمین سے کہا آج جو کچھ ہوا ہے ہم اسے معاف نہیں کریں گے تم ہمارے لئے مر گی اگر تم اس حویلی میں آؤ گی تو صرف کمال شاہ کی بہو کی حیثیت سے... یہ کہہ کر دادر جی حویلی کے اندر چلے گئے باقی گھر والے بھی ان پیچھے پیچھے چلے گئے

زرمین نم آنکھوں سے ان کو جاتا دیکھتی رہ گئی.

چھوٹی دادی نے زرمین کو چلنے کو کہا. وہ لال حویلی میں داخل ہوئی-- کوئی استقبال نہیں ہوا دل مردہ دلی سے مسکرا دیا اسے حنا کی آمد یاد آئی اس کی راہ میں تو پورچ سے لیکر روم تک گلاب کے پھول بچھائے گئے تھے اور حسنین نے احمر کی فرمائش پر کیا اور بیڈ روم کو مختلف اقسام کے پھولوں سے سجایا تھا

جاؤ ماہرہ زرمیں کو روم میں چھوڑ آو

زرمین کے جانے کے بعد دادا جی نے حسنین سے کہا اب وہ تمہاری بیوی ہے اس کا خیال رکھنا-----

علی نے مسکرا کر کہا برو آپ کا شمار بھی شادی شدہ لوگوں میں ہو گیا دلہن تو بہت اچھی ہے جس نے ڈنکے کی چوٹ پر آپ کو پایا-- آپ کو نئی زندگی بہت مبارک ہو علی نے کہا اور حسنین کو گلے لگایا کان میں بولا بیسٹ آف لک

حسنین بڑی دقت سے مسکرایا اور روم کی جانب چل دیا

روم میں داخل ہوا تو ریکھا زرمین گھٹنوں میں سر دیے ہچکیاں لے رہی ہے حسنین نے ناگواری سے دیکھا اور کیوں رو کر منحوسیت پھیلا رہی ہو مجھ سے شادی کرنا چاہتی تھی ہو تو گئی حسنین نے زرمین کے زخموں پر نمک چھڑکا

میں میں کرنا چاہتی تہی یا آپ نے مجھے مجبور کیا

زرمین نے برستی آنکھوں سے اسے دیکھا

دروازے پر دستک ہوئی حسنین نے دروازہ کھولا تو ماہرہ دو سوٹ لیے کھڑی تھی یہ دادی جان نے بھیجے ہیں وہ دے کر چلی گئی

جاؤ جلدی سے چینج کرو مجھے ان تمہارے کپڑوں میں وحشت ہو رہی ہے یہ میرے نام پر نہیں ارحم کے نام پر پہنے گئے اس سے پہلے میں کپڑوں کو تم سمیت جلا دو فٹافٹ چینج کرو

زرمین ڈر کر تیزی سے اٹھی اور واش روم چلی گی جتنی دیر زرمن کو لگی حسنین نے بھی چینج کر لیا

--------____"___------------

ڈرڈری سہمی زرمین باہر نکل کر بیڈ کی طرف آئی اور تکیہ اٹھا کر صوفے پر لیٹنے کی نیت سے مڑی حسنین نے بازو تھام کر روکا اور بیڈ پر دھکا دیا کہاں چلی تمہارے نام پر اپنی مہر لگائی ہے تمہارے وجود پر اپنی چھاپ بھی لگاوں گا حسنین نے اپنی شرٹ اتار کر پھنکی اور زرمین پر جھک گیا زرمین چیخنے چلانے لگی وہ نازک پیکر کب تک مزاحمت کرتی نڈھال ہو گئی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حسنین جب تھک گیا تو اسے چھوڑ دیا کروٹ لے کر آرام سے سو گیا۔۔۔بھول گیا اپنے حق کے زعم میں کے سامنے معصوم کلی جسے اس نے بری طرح روند دیا وہ کلی جسے اگر محبت سے سینچتا تو کھل کر گلاب بن جاتی مگر مسلی گئ

زرمین نے اپنے آپ کو چادر میں چھپا کر تیزی سے اٹھ کر ڈریسنگ روم میں جانا چاہا مگر کمزوری سے لڑکھڑا کر گر گئی گرتی پڑتی روم میں پہنچی ڈریسنگ ٹیبل سیٹ لگا کر بیٹھ گئی ہولے ہولے سسکنے لگی

نین گندے ہیں نین بے حد خراب ہیں میرا ریپ کر دیا میں اب کیا کروں اللہ میرے ساتھ یہ کیا ہو گیا میں بھی گندی ہو گئ

ڈر و خوف جسم کے روئے روئے میں سرائیت کر گیا

زرمین شادی شدہ زندگی کے تقاضوں سے بالکل انجان تھی شرارتوں اور کھیلوں میں مگن رہنے والی تھی کالج میں صرف ایک ہی دوست بنائ جو ایک دیندار گھرانے سے تھی موبائل بھی ضرورت کے تحت تھا رخصتی جس حالت میں ہوئ کوئ سمجھا بھی نہ سکا۔۔۔

ریپ کے بارے میں اسے کالج کی ایک لڑکی کے ساتھ ہوئے سانحہ سے اور اپنی زندگی میں چھپ کر اپنے ماموں کے گھر دیکھی مووی سے آگہی ہوئ

۔۔۔

ایسے میں حسنین کا زبردستی سے حق وصولنا ریپ ہی لگا

اور ایک طرح سے ریپ ہی تو تھا۔۔محبت سے نہیں۔۔طاقت کی زور پر۔۔۔جذبات کے بنا۔۔۔۔

نئ صبح کا آغاز ہوا حسنین کی آنکھ کھلی رات کا منظر یاد آیا تو اپنے پاس دیکھ کر کمرے میں نظر دوڑائ زرمین کہیں نہیں دیکھی۔۔۔ڈریسنگ روم سے کپڑے لینے کے لیے روم کا دروازہ کھولا تو ڈریسنگ ٹیبل کے ساتھ لگی زرمین نظر آئ اجڑی حالت سوجی سوجی آنکھیں سوجا چہرہ۔۔نین کو ایک پل کو افسوس ہوا دوسرے پل کو ذہن جھٹک دیا میرا حق تھا۔۔مزاحمت کر ہی کیوں رہی تھی نین نے الماری سے کپڑے نکالے اور تیز آواز سے ڈور بند کیا زرمین نے کوئ ردعمل نہ دیا زرمین کی کنڈیشن غیر معمولی لگی پاس جا کر آواز دی ھاتھ لگایا ہی تھا زرمین ایک طرف گر گئ

حسنین نے زرمین کو اٹھا کر جلدی سے روم میں لا کر بیڈ پر لٹایا۔۔ہوش میں لانے کے لیے گال تھپتھپایا ہاتھ سہلائے۔۔۔زرمین کو ذرا سا بھی ہوش نہ آیا

۔۔۔کوفت سے زرمین کا حلیہ ٹھیک کیا۔۔

حنا کو کال کر کے زرمین کی طبیعت خرابی کا بتا کر روم میں آنے کو کہا۔۔۔۔

سپاٹ چہرے سے حنا کو مخاطب کیا۔۔دیکھو ایسے کیا ہوا

حنا نے چیک اپ کیا۔۔بھائ شدید بی پی لو ہے اور یہ نشانات کیسے ہیں یہ کہتے ہی فورا زبان دانتوں میں دبالی

۔۔۔۔حسنین نے حنا کا سوال اگنور کیا۔۔۔کب تک ہوش آ جائے گا۔۔۔

مہں ابھی انجکیشن لگا دیتی ہوں جلد ٹھیک ہو جائے گی

پھر بھی کتنے ٹائم تک ہوش آ جائے گا مجھے ایک گھنٹے بعد شہر کے لئے نکلنا ہے۔۔۔۔

ہیں۔۔۔کل ہی تو آپ کی شادی ہوئ ہے آپ نئ نویلی دلہن کو چھوڑ کر چلیں جائیں گے حنا نے حیران نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا

اسے بھی ساتھ لیکر جاوں گا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

تھوڑی دیر میں ہوش تو آجائے گا مگر سفر نہیں کر پائے گی حنا نے جلدی سے بتایا۔۔

کر لگی سفر تم ٹیبلٹ دو

میں پروین کے ہاتھ ابھی ٹیبلٹ اور ناشتہ بھیجتی ہوں یہ کہہ کر حنا روم سے باہر آئی۔۔۔حنا کو زرمین کی یک طرفہ محبت پر افسوس ہوا کل نکاح نہ کرنے جیسا بولڈ قدم اٹھا کر ایسے شخص سے شادی کرنا جو اسے پسند تک نہ کرے حنا کو زرمین کے اس فیصلے پر تاسف ہوا۔۔حنا حسنین کے روم سے نکل کر سیدھا دادی جان کے پاس گئی اور زرمین کی کنڈیشن بتائی

دادی زرمین کا سن کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آئی تیزی سے اوپر آنے کے سبب ہانپنے کانپنے لگی حسنین نے جلدی سے سنبھالا پر دادی نے فورا اس کا ہاتھ جھٹک دیا

زرمین کے پاس آکر بیٹھ گئی تھوڑی دیر بعد دادی نے حسنین سے زرمین کی خراب طبیعت کے بارے میں پوچھا کیا حالت کر دی بچی کی۔۔۔بیوی تھی تمہاری۔۔کہا بھاگی جا رہی تھی۔۔۔ تھوڑا صبر کرتے۔۔۔۔معصوم ہے پہلے محبت سے سمجھاتے۔۔۔

معصوم ہے یہ معصوم کہاں سے ہے سب جانتی ہیں آپ۔۔۔حسنین دادی کی بات کر کاٹ کر غصے سے بولا

حسنین جو کل تک ہوا سب بھول جاوں آج یاد رکھوں دادی تھکے ہوئے لہجے میں بولی۔۔۔۔۔یاد رکھو یہ تم سے محبت کرتی ہے اس محبت کے لیے اپنوں کو ناراض کر کے تم کو اپنایا'محبت کی قدر کروں اور زرمین کی اس کے اپنوں کو ماننے میں مدد کروں۔۔۔دادی نے حسنین کا ہاتھ تھام کر آس سے پوچھا

حسنین نے دادی سے نظر چر آتے ہوئے ہاں میں سر ہلایا

دادی نے حسنین کا نظریں چرانا محسوس کر لیا لیکن کچھ نہ بولی ان کا اندازہ ہو گیا حسنین کو سمجھنے میں ابھی وقت لگے گا۔۔۔آج زرمین تمہارے ساتھ نہیں جائے گی۔۔۔دادی بولی۔۔۔

ٹھیک ہے آپ بخش کے ساتھ دو تین دن میں بھیج دیجئے گا۔۔۔۔۔۔دادی اس سے پہلے کچھ کہتی زرمین کو ہوش آگیا۔۔زرمین کی ہوش میں آتے ہی نظر سامنے کھڑے نین پر پڑی وہ فورا ڈر کر اٹھ بیٹھی۔۔۔آپ گندے ہیں میرے پاس نہ آنا نہ آنانہ آنا کی گردان کرتے ہوئے چادر میں خود کو چھپالیا

۔۔۔دادی کے سامنے زرمین کے اس رد عمل سے حسنین شرمندہ ہو گیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔۔

زرمین میں دادی بیٹیا چادر ہٹاؤ۔

زرمین نے جیسے دادی کی آواز سنی فورا چادر ہٹھائی اور ان کے گلے لگ گئی دادی نین نے میرا ریپ کر دیا۔۔دادی کو روتے بتایا۔۔۔۔

۔۔۔بیٹا آپ کو محرم اور نامحرم کے فرق کا پتا ہے نا۔۔اگر یہ سب نامحرم کرے تو تب یہ ریپ کہلاتا ہے اور شوہر کرے تو جائز ہے۔۔۔۔

دادی نے زرمین کو بڑی مشکلوں سے سمجھایا شوہر بیوی کا رشتہ ان کا تعلق سمجھایا۔۔زرمین کچھ سمجھ آیا کچھ نہ آیا۔۔۔۔۔۔۔۔شادی شدہ زندگی کی اونچ نیچ سمجائی کبھی دنیاوی دلیل سے تو کبھی دین کی روسے۔۔۔۔۔زرمین نے ماہرہ کے ساتھ جا کر شاپنگ کی۔۔سفید حویلی جانے کی ہمت نہ ہوئی

۔۔۔۔سفید حویلی سے بھی کوئی نہیں

آیا خبر گیری کے لیے۔۔مگر ان سب کے دل میں یہ اطمینان ضرور تھا کہ وہ حسنین کی بیوی ہے۔۔

ایک ہفتہ گزر گیا ساتھ ہی زرمین کا خوف کم ہوا۔۔۔سمجھ میں اضافہ ہوا۔۔نئی زندگی کا ڈھنگ گزارنے کے گر سیکھ اور سمجھ کر شہر آگئی۔۔۔

داداجی خود زرمین کو شہر چھوڑنے آئے۔۔کچھ ضروری کام نمٹا کر گاوں واپس چلے گئے۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زمین کو حسنین کا بنگلہ بہت پسند آیا سب ملازمین سے ملی پورا گھر اچھے سے دیکھا.

رات کو حسنین گھر آیا بیڈ روم میں داخل ہوا

زدمین نے دھیرے سے سلام کیا حسنین نے جواب دیا۔۔۔ آخر گھر اور شوہر کا خیال ایک ہفتے بعد آ گیا۔۔ طنز کیا۔۔

جی میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لیے نہیں آئی۔۔۔ جلدی سے بولی آپ کے لیے کھانا لاؤ' روم میں کھائیں گے یا ڈائننگ روم میں کھائیں گے

اتنی سمجھداری۔۔ ویری گڈ۔۔۔۔۔

جی دادی نے کہا تھا جب شوہر گھر آئے تو اسے پانی کھانے کا پوچھنا چاہیے اوہو میں پانی کا تو پوچھنا بھول گئی۔۔ پانی لاو۔۔۔

نہیں۔۔ یہ بتاؤ دادی نے اور کیا سمجھایا کہ جب شوہر گھر آئے تو اور کیا کرنا چاہیے

زرمین نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا جی دادی نے کہا تھا کہ مجھے بن سنور کر رہنا ہے میں آپ کا اور آپ میرا خیال رکھیں گے اور مجھے شاپنگ پر لیجائے گے مجھے گھمائیں گے۔۔ میں ناراض ہونگی آپ منائے گے ہر ہفتے ساتھ مجھے بہی گاوں لیجائیں گے ہاں مجھے میری من پسند جگہوں پر گھمانے لیجائے گے زرمین کی زبان پرانی جون میں چل پڑی۔۔۔

حسنین نے زرمین کا انداز ملاحضہ کیا بس یہی سمجھایا۔۔ کھوجنے والا انداز تھا۔۔۔ آہستہ آہستہ بات کرتے زرمین کے پاس آیا۔۔۔ میرا کہا ماننے کا نہیں سمجھایا۔۔۔ میرا حق نہیں بتایا زرمین کے اڑتے بالوں کی لٹ ہاتھ میں

لپیٹتے ہوئے بولا زرمین پاس آنے پر گھبرائی اور تھوڑا پیچھے ہوئی تو حسنین کے انگلی میں لپٹی ہوئی لٹ کھینچ گئی اف زرمین کو تکلیف سے آنکھوں میں آنسو آ گئے پر حسنین نے لٹ نہیں چھوڑی۔۔۔ حسنین نے کان میں سرگوشی کی بتاونہ۔۔۔۔۔

جی بتایا تھا ہمارا ایک دوسرے پر سب سے زیادہ حق ہے۔۔

ہمم حسنین لٹ چھوڑ کر صوفے پر شاہانہ انداز میں بیٹھ گیا۔۔

زرمین نے ہمت کر کے کہا دادی نے مجھ سے یہ بھی کہا تھا آپ مجھ سے محبت بھی کریں گے اور مجھے رانی بنا کر رکھیں گے زرمیں نے بڑے آس سے اس کی طرف دیکھا۔۔۔

رانی۔۔ کہ کر حسنین ہنس دیا

زرمین کو اس کی ہنسی سے بہت ڈر لگا

حسنین نے اٹھ کر بیڈ کے سائیڈ پر رکھے انٹر کام کے ذریعہ ملازموں کی ہیڈ اور کچن کی سنیئر ملازمہ کو بلایا۔۔۔ اور سابقہ اسٹائل سے صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

زرمین نے اس سب منظر کو غائب دماغی سے دیکھا اس کے ذہن میں حسنین کی ہنسی گونج رہی تھی۔۔۔

دستک کی آواز پر دونوں ملازماؤں کو اندر آنے کی اجازت ملی۔۔۔ جی صاحب۔۔۔ جی سائیں دونوں آگے پیچھے بولی۔۔

ان کو جانتی ہیں حسنین نے زرمین کی طرف اشارہ کیا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہمممم دونوں باادب بولی جی بیگم صاحبہ۔۔۔

ہمممم۔۔۔۔۔ کل سے آپ کے زیر نگرانی کام کریں گی نجمہ آپ ان کی بہی ہیڈ ہیں اور شائستہ آپ کچن میں ان ہیڈ ہو نگی۔۔۔جی دونوں ملازمہ صاحب کے اس حکم پر حیران وپریشان۔اسکی کسی بہی غلطی پر آپ ڈانٹ سکتی ہیں۔۔۔جو سب ملازم کھائیں گے یہ بہی وہی نہایت بے رحمی سے بولا سمجھ میں آگیا۔۔۔

جی جی۔۔

اور کیا پکایا ہے۔۔۔۔شائستہ سے پوچھا۔۔۔

۔بریانی کباب اور کسڈڈ۔۔۔۔۔۔نو میرا بالکل موڈ نہیں ہے۔۔مجھے اٹلین پاستہ کھانا ہے زرمین پکائیں گی اب آپ جائے۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں زرمین گھبرائی

زرمین کو حسنین کی ہنسی سے ٹھیک ہی ڈر لگا۔۔۔۔۔۔۔

تمہاری اوقات یہی ہے تم رانی نہیں نوکرانی ہو بس فرق اتنا ہے تم مجھ پر حلال ہو۔۔۔اب کھڑی میرا منہ کیوں تک رہی ہوں میں ٹھیک 10 بجے ڈنر کے لیے آوں گا' مجھے ٹائم پر ہر کام ملے۔۔۔آج سے میرا ہر کام تمہاری ذمہداری۔۔ حسنین نے گال تھپتھپاے جاوبت کیوں بنی کھڑی ہو۔۔ حسنین دھاڑا۔۔ زرمین تیزی سے کچن کے جانب چلدی۔۔۔۔۔۔۔۔روتے ہوئے کچن میں داخل ہوئی کچن میں کام کرتی ہوئی سب ملازمہ زرمین کی طرف متوجہ ہوئی ۔۔زرمیں نے اپنی طرف متوجہ دے کر جلدی سے اپنے آنسو پوچھے اور شائستہ سے پوچھنے لگی مجھے اٹالین پاستا کی ریسپی بتادیں گی۔۔۔شائستہ کی مدد سے ڈنر تیار کرکے حسنین کو بلا کر ڈنر سرو کیا۔۔

اسمیں نمک کم کیوں ہے۔غصے سے پوچھا۔

میں میں ڈال دیتی ہو ڈرتے بولی۔۔۔

نہیں گھورتے ہوئے شائستہ کو پکارہ شائستہ۔۔جی سائیں۔۔

بریانی لے کر آؤ آؤ اور یہ پاستہ لے جاؤ۔۔

زرمین نے دل میں سوچا جب بریانی کھانی تھی تو مجھ سے پاستہ بنوایا۔۔۔۔ حسین کے کھانا کھانے تک باادب انداز میں زرمین وہیں کھڑی رہی۔۔ کھانے کے بعد کافی لیکر روم میں آو۔۔۔

شاہ آپ کی کافی۔۔۔۔

کافی لے کر جتاتے ہوئے شاہ میں سب کے لئے ہوں اور میرے ملازم مجھے سائیں بولتے ہیں سائیں کہنے کی عادت ڈالو۔۔۔۔جی کہہ کر زرمین تھکے انداز میں بیڈ پر لیٹنے لگی۔۔ یہاں کہاں لیٹ رہی ہو' حسنین نے تکیہ اٹھا کر زمین پر پھینکا۔ آج سے یہی عادت ڈالو لائٹ آف کرو۔ حکم جاری کیا ۔۔۔۔۔زرمین کو ناچار ماننا پڑا۔۔

حسنین کا یہ انداز زرمین کو سخت صدمے سے دوچار کررہا ہے۔۔۔۔۔ یہ سزا تو زرمین نے خود چنی۔۔۔۔۔ سزا کب ختم ہو گی آنے والا وقت ہی جانے ۔۔۔پر جو وقت گزر رہا ہے بہت کڑا ہے وہ نازوں پلی جس نے کبھی کوئی کام نہ کیا شوقیہ کوکنگ کورس کی کلاس لی جو دو ہفتے بعد ہی چھوڑ دیں۔۔۔وہ حسنین کے لئے مشکل مشکل کھانے پکا رہی ہے۔۔۔ کھانا پکاتے وقت کئی بار زرمین کا ہاتھ جلا۔۔تکلیف کی شدتوں کے باوجود کھولو کا بیل بنی صبح سے اٹھ

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

کر کام کرتی۔۔۔دن بھر کے کاموں کی تکلیف ایک طرف رات کی اذیت ایک طرف نین کو جب اپنا حق یاد آجاتا۔۔۔۔۔۔اسے اس بات سے کوئی مطلب نہیں کہ زرمین تھکی یا بیمار ہے اگر اسے زرمین کی ضرورت ہے تو زرمین کو لازم سج سنور کر اس کی ضرورت پوری کرنی ہے۔۔۔۔۔زرمین اپنی ضرورت بننے پر بہت سسکتی تڑپتی ہے اسے نین کی محبت چاہت عشق بننا تھا مگر ایک ناگہانی خطا نے اسے صرف ضرورت بنا دیا

۔۔۔۔ہیڈ نجمہ نے امیروں سے آج تک ملنے والی تکلیفوں کا بدلہ زرمین سے لینے کا ہی سوچ لیا چن چن کے کاموں میں غلطی نکال کر پھر کراتی اور زرمین جو واقعی بچاری بن گئی ہیڈ کے ہاتھوں بے عزتی نہ ہو جائے اس ڈر پھر کام کر دیتی۔۔۔۔۔شروع میں گھر کے سب ملازمین حیران ہوئے کے گھر کی مالکن نوکروں کے ساتھ کام کر رہی ہیں کچھ کو زرمین پر ترس آیا کچھ ہیڈ نجمہ جیسے تھے۔۔زرمین کو سب پکارتے بی بی ہی تھے۔۔۔۔یہ احسان ضرور کیا گیا زرمین کی ساری شوخی شررات نکاح ہوتے ہی ختم ہو چکی تھی اب اس میں سنجدگی اور رنجدگی بس گئی۔۔۔۔۔دن کام کرتے گزر جاتے ایک ماہ میں وہ ایک قابل ملازمہ بن گئی۔۔۔قسمت کا پھیر شہزادی کو کیا بنا گیا۔۔۔لال حویلی سے جب بھی فون آتا وہ سب بہتر کا تاثر ہی دیتی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زرمین کچن میں ملازموں کے لیے بننے والا کھانا پکا رہی تھی۔۔۔نجمہ نے کہا بی بی 'صاحب آگئے جلدی سے کافی دے آو ۔۔

آج جلدی آگئے اس نے خود سے ہمکلامی کی کافی لیکر روم کی طرف بڑھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں نہیں بک رہا 'کیا ڈیمانڈ ہیں اسکی' نین کی غصے بھری آواز پر دروازہ کھول کر اندر آتی زرمین وہیں رک گئی

نہ جانے کس پر غصہ ہو رہے میں سامنے گئی تو مجھ پر ہی نہ ہو جائے یہ سوچتے ہی مڑنے لگی کہ زاویار نام پر رک گئی۔۔۔نین زرمین کی آمد سے بے خبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آج ہر حال میں زاویار کی ٹیم نے ہارنا ہے مجھے یہی اس کا کرکٹ کریئیر ختم کرنا ہے اس کی ٹیم کے کیپر کی جو بھی ڈیمانڈ ہے اسے پورا کرو 'ایک بچہ کنڑول نہیں ہو رہا اگر گھی سیدھی انگلی سے نہیں نکلا تو انگلی ٹیڑھی کرو۔۔۔۔سمجھے مجھے رات تک خوش خبری چاہیے۔۔۔

فون رک کر مڑا تو زرمین کو کھڑا پایا۔۔اب کافی لے کر بت کیوں بنی کھڑی ہو غصیلا لہجہ بر قرار۔۔۔۔دو۔۔۔

آپ نے ابھی کیا نام لیا۔۔

اوہ سن لیا ٹھیک نام لیا زاویار۔۔۔

آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں آپ نے کہا تھا بخش دیں گے۔۔۔کافی نین کو دینے کے بجائے ٹیبل پر رکھ دی۔۔۔نین کو زرمین کی یہ حرکت مزید غصے میں مبتلا کر گئی۔۔۔تبھی بولا کب کہا میں نے۔۔۔۔۔۔میں ہر اس مقام پر جب تمہارا بھائی کامیابی سمیٹتے منزل پانے والا ہو گا وہ منزل دور کر دوں گا ۔۔۔سفاک اور تکبرانہ بولا۔۔آج فائنل میچ ہے جس کی جیت میں ہار میں بدل کر اسے کیپٹن شپ سے محروم کر دوں گا۔۔۔

اس دن کہا تھا آپ نے۔۔۔۔آپ مذاق کر رہے ہیں نہ۔۔۔

میرا تمہارا مذاق ہے۔۔۔نین نے ہنس پڑا۔۔۔نین کی ہنسی زرمین کو سخت زہر گئی۔۔۔

دونوں ہاتھوں سے تالیاں بجائی

نین نے اچنبھے سے دیکھا۔۔۔کہیں دماغ تو نہیں چل گیا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سنا تھا مردوں کی زبان ایک ہوتی ہے لگتا ہے آپ مرد ہی نہیں نامرد ہے۔۔۔نامردانگی کے طعنے نے نین کو سر تا پا جھلسا دیا۔۔۔۔نین نے زرمین کس کس کر دو تھپڑ لگائے مگر بات کی آگ ختم ہی نہ ہوئی تو بیلٹ نکال کر مارنے لگا زرمین گڑ گڑانے لگی مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔زرمین مار کھا کر بے ہوش ہو گئی۔۔۔اس کو ٹھوکر مار کر بولا صرف چھ بیلٹ برداشت نہ کر سکی۔۔۔باقی غصہ کمرے میں مجود چیزوں پر نکالا۔۔۔بڑی مشکلوں سے خود کو کنٹرول کیا۔۔زرمین کی طرف بڑھا۔۔۔اٹھا کر بیڈ پر پٹخا۔۔۔نجمہ کو کال کر کے فرسٹ ایڈ لانے کو کہا۔۔۔۔

کبھی تم نے نرسنگ کی تھی یاد ہو یا نہیں بیبی کو دیکھو ڈاکٹر بولانے کی ضرورت نہیں۔۔۔سنگدلی سے بولتا روم سے باہر چلا گیا۔۔۔۔نجمہ کو زرمین سے زیادہ روم کی حالت نے افسوس کیا اتنے پیارے کمرے کا بیڑہ غرق کر دیا۔۔۔۔۔زرمین کی ٹریٹمینٹ کرنے لگی پانی ڈال کر ہوش دلا یا درد کا انجکیشن لگایا۔۔۔بیبی کپڑے بدلو تا کہ میں پھر مرہم لگادوں۔۔۔زرمین کپڑے چینج کرنے گئی۔۔۔نجمہ نے دوسری ملازمہ کو صفائی کے لیے بلایا۔۔۔نہ جانے بیبی نے کیا بس مار ہی کی کسر باقی تھی وہ بھی آج پوری ہوئی دوسری ملازمہ بولی میری ماں نے مجھے بولا شوہر کا ہاتھ ایک بار اٹھ گیا تو سمجھ لینا پھر نہیں رکتا اس لیے شوہر کو کبھی غصہ نہ دلانا۔۔۔واش روم سے باہر نکلتی زرمین نے ملازمہ کی بات سن کر اپنا دل ہی تھام لیا۔۔۔کیا کرتی وہ اپنے بھائی کی ہار وہ کیسے برداشت کرتی غصے میں اندازہ ہی نہ ہوا کیا بول کر نین کا ہاتھ اپنے اوپر کھول لیا۔۔۔۔

مار سے زرمین کو بخار چڑھ گیا دو دن ہو گئے اترنے کا نام ہی نہ لیا تو نین کی اجازت سے نجمہ زرمین کو ہوسپٹل لے گئی۔۔فوری ٹریٹمنٹ سے زرمین کا بخار اترا کمزوری دور کرنے کے لیے ڈرپ چڑھائی اور کچھ ٹیسٹ لیے

ان کی کنڈیشن ابھی توڑی بہتر ہے کل تک چھٹی ہو گی جب تک ٹیسٹ رپورٹ بھی آجائے گی۔۔۔ڈاکٹر نے نجمہ سے کہا اور دوسرے مریض دیکھنے چلی گئی۔۔۔ہوش آنے پر زرمین ضد کر کے گھر چلی آئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ملازمہ نے ٹھیک ہی کہا 'حسنین زرا زرا سی بات پر ڈانٹنے اور مارنے لگا۔۔زرمین کو شہر آئے 2 ماہ ہونے والے تھے۔۔۔۔۔زرمین پر بھی آہستہ آہستہ بے حسی چھائی جا رہی ہے۔۔۔زندگی میں تھوڑی سی تبدیلی آئی جب گھر کے چوکیدار کی والدہ رکنے آئی۔۔۔بنگلے کے بیک سائیڈ پر سرونٹ کواٹرز بنے ہوے تھے جہاں اکثر زرمین کواٹرز میں بنے لان میں بچوں کو کھیلتا دیکھتی تھی۔۔۔۔۔۔

چوکیدار کی والدہ نیک اور دینی رجحان کی مالک ہیں۔۔۔

بیٹی تم کو دو دن سے دیکھ رہی تھیں کہ آج پتہ چلا تم حسنین بیٹے کی بیوی ہو میں نے تو ان کو اچھا پایا کئی بار میرے بیٹے کی مختلف معملات میں مدد کی' تمہارے ساتھ ایسا رویہ سن کر مجھے اچھا نہیں لگا۔۔بس اماں جی قسمت۔۔قسمت بری ہے۔۔۔موت نہ جانے کب آئے گی میں تھک گئی۔۔زرمین نے عرصہ دراز بعد اتنا ملائم اور میٹھا لہجہ سنا تو فوراً دل کا حال سنایا۔۔۔۔بیٹی یہ رب کی آزمائش ہے۔۔۔بیٹی تم صبر سے کام لو۔۔۔نماز پڑھو 'قرآن پاک پڑھو اور دعا مانگو۔۔۔کیا تم نے شادی کے بعد اپنے نصیب کے اچھے ہونے کی دعا مانگی۔۔۔کیا تم نے حسنین بیٹے کے رویہ اچھا ہونے کی دعا مانگی۔۔دعا کے لیے الفاظ نہیں 'ڈھنگ نہیں۔۔۔۔تو بس ہاتھ پھیلا لو وہ لفظوں کا محتاج نہیں۔۔وہ دل کی پکار سن لے گا۔۔۔۔۔نصیب کی دعا تو شادی سے پہلے مانگتے ہیں اب تو شادی ہو گئی۔۔۔نہیں۔۔۔بیٹا نصیب اچھے ہونے کی دعا کرنی چاہیے نصیب ایک جیسا نہیں رہتا آج اچھا کل برا۔۔۔جس بندے سے شادی ہوئی وہ شروع میں اچھا ہو چند سالوں بعد وہ اپنا رویہ بدل لے 'دوسری شادی کر لے 'طلاق دے دے تو۔یا سسرال میں کوئی تنگی ہو'۔۔پھر عورت کیا کرے۔۔اچھا یہی ہے وہ شادی سے پہلے اور بعد میں بھی اچھے نصیب کی دعا کریں دعا بڑی سے بڑی مشکل ٹال دیتی ہے۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

آپ سے بات کر کے دل کو بڑا اچھا لگا۔۔۔زرمین نے کہا۔

نماز پڑھو گی تو دل کو سکون ملے گا' نماز پڑھنی آتی ہے اماں نے سوال کیا۔۔

جی شادی سے پہلے پڑھا کرتی تھی۔۔انشاء اللہ آج سے ہی پڑھو نگی اور آپ میرے حق میں دعا کرنا۔۔۔میں آپ سے ملنے آجایا کروں۔۔۔ہاں بیٹی ضرور آو۔۔۔

اچھا میں چلتی ہوں سائیں آنے والے ہونگے۔۔۔

اماں سے ملنے کے بعد زندگی میں تھوڑا چینج آگیا۔۔۔ تھوڑا صبر۔۔۔۔ آزمائش ابھی تھوڑی اور باقی ہے۔۔۔زرمین کو گاوں سے دور آج 3 ماہ ہو گئے ۔۔۔زرمین کو سفید حویلی شدت سے یاد آرہی تھی۔۔اس نے ہمت کر کے فون کیا۔۔ایر پیس پر دوپٹہ رکھا تا کہ کوئ آواز پہچان کر فون بند نہ کرے

۔۔۔ہیلو۔۔۔فون ارحم نے اٹھایا۔۔۔

ارحم کی آواز سن کر زرمین بوکھلا گئ اور غلط سوال پوچھ بیٹھی زرمین سے بات کرادیں میں اسکی کالج فرینڈ ہوں۔۔۔۔

زرمین 3 ماہ پہلے مر گئ۔۔۔ارحم نے سنجیدہ سفاک لہجے میں کہہ کر فون بند کر دیا۔۔۔

میں مر گئ سب نے مجھے مرا ہوا سمجھ لیا زرمین کو سخت شاک پہنچا رو رو کر بخار چڑھ گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بیبی کو کب سے کہا تھا آج کھیر بنانے کو دیکھ شاداں' کہاں ہیں

شاداں گھبرائی ہوئی نجمہ کے پاس واپس آئ۔۔۔جی بیبی کو تو بڑا سب بخار ہے میں اتنی آواز دی لیکن انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔۔۔

نجمہ بڑبڑ کرتی کمرے کی جانب چل دی نہ جانے بیبی کو بخار کیوں چڑھ جاتا ہے

دیر تک کوشش کرتی رہی مگر ہوش نہ آنے پر ہاسپٹل لے جانا ہی پڑا ابتدائی طبی امداد کے بعد ڈاکٹر نے ٹیسٹ لیے۔۔۔طبعیت زیادہ خراب ہونے پر ایک دن ایڈمٹ ہونا پڑا۔۔۔۔۔ نین کو اطلاع دے دی گئ مگر وہ دیکھنے نہ آیا۔۔۔

ڈاکٹر زویا نے ہوش میں آنے کے بعد زمین سے پوچھا تم کتنے سال کی۔۔۔

زرمین نے نقاہت سے جواب دیا 18 سال کی ہوں۔۔۔

تم بہت کمزور ہو تمہارا وزن بھی بڑا کم ہے صرف 44kg اس حالت میں تم ایکسپیٹ کر رہی ہو زویا نے فکر مند لہجے میں کہا۔۔۔زرمین نے بے یقینی سے دیکھا اور کہا کیا کہا آپ نے۔۔۔

ڈاکٹر زرمین کی بے یقینی دیکھ کر ہلکا سا مسکرائی۔۔۔تم پریگننٹ ہو مگر بے حد کمزور۔۔۔۔تمہاری یا تمہارے بچوں کی جان کو سخت خطرہ ہے مجھے افسوس ہے ابھی ابارشن بھی نہیں ہو سکتا تمہیں اپنا بے حد خیال رکھنا ہے۔۔۔اپنے شوہر کو بولاو۔۔۔۔میں اسے ہدایت اور مشورے دو نگی تا کے وہ تمہارا خیال رکھ سکے تمہاری کنڈیشن اور اسکی اس وقت غیر موجودگی میرے ذہن میں کئی سوال کھڑے کر رہی ہے۔۔۔ڈاکٹر زرمین کی حالت پر افسوس کرتے ہوئے بولی۔۔۔

زرمین نے نین کا دفاع کیا۔۔۔وہ میرے ساتھ اچھے ہیں ملک سے باہر ہیں اس لیے نہیں آئے۔۔۔۔۔۔۔۔

ابھی آپ کے ساتھ جو ہے وہ کون ہے۔۔۔میں ان کو بتاتی ہوں۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرمین جلدی سے بولی نہیں نہیں نہیں انہیں مت بتائے اپنے شوہر کو خود بتاؤں گی اور وہ میرے ساتھ میری ساس ہیں۔۔۔زرمین نے دل میں سوچا سلوک تو ساس والا ہی کرتی ہیں۔۔۔

ٹھیک کہاں رہتی ہو۔۔۔زویا کو زرمین بہت اچھی لگی اس لیے اس سے ایڈرس پوچھا۔۔

ڈیفنس فیس ٹو اسٹریٹ 4 میں۔۔۔۔ارے میں بھی وہیں رہتی ہوں اپنی دوست کے ساتھ انکسی میں۔۔۔تم میرا نمبر لے لو جب بھی طبعیت خراب محسوس کرو مجھ سے کونٹکیٹ کرلینا۔۔۔اور اپنا بے حد خیال رکھوں۔۔۔بیڈ ریسٹ کروں۔۔۔بچوں کی گروتھ کے لیے صحت بہت ضروری ہے۔۔

بچوں زرمین نے پھر حیرت سے دیکھا۔۔۔

زویا مسکرا کر بولی ٹوئن ہیں۔۔۔میں ایک ہفتے کا ڈائٹ پلان اور داویاں دے دیتی ہوں اور روم سے چلی گئی

زرمین ابھی ٹھیک سے خوش بھی ہو نہیں پائی تھی کہ نجمہ نے آکر بولا گھر چلیں۔۔ہاں ڈاکٹر سے دوائیاں لے لو پھر چلتے ہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔!۔۔۔۔۔۔

گھر پہنچنے پر زرمین کو گھر میں ہلچل سی محسوس ہوئی۔۔ملازم سارے صفائی میں لگے تھے زرمین کچن میں گئی تو وہاں بھی سب مصروف ہی تھے۔۔۔آج کوی خاص بات۔۔۔زرمین نے پانی پیتے پوچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔

شائستہ بولی آپ کو نہیں پتا۔۔۔۔۔اور آپ کی طبعیت اب کیسی ہے

ٹیھک ہوں تم بتاو کیا خاص بات ہے

آج احمر صاحب کی برتھ ڈے ہے۔۔۔حویلی سے فون آیا تھا سب آرہے ہیں۔۔۔۔

زرمین کے ہاتھ سے گلاس چھوٹ جاتا ہے۔۔۔وہ تیزی سے اٹھ کر نماز روم میں آکر روم بند کر کے دروازے سے ٹیک لگا لیتی ہے

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔خود کلامی کرنے لگتی ہے۔۔۔۔میں آج سامنے نہیں جاوں گی 'یہی رہوں گی'۔۔۔۔۔۔۔۔کمرے میں سسکیاں گونجنے لگی ۔۔۔۔آج کافی دن بعد زرمین کی آنکھوں سے آنسو نکلے بے حسی نے آنکھوں سے آنسو نکلنا بند کر دیا تھا۔۔۔۔۔۔احمر کی سالگرہ کیسے منا سکتے ہیں ۔۔۔کیا مردہ لوگوں کی بھی سالگرہ ہوتی ہے۔۔۔کیسے منا سکتے ہیں۔۔زرمین روتے روتے یادوں میں کھو گئی۔۔۔

کمال شاہ کو آج کے دن حسنین کی کیفیت کا اندازہ تھا اس لیے وہ بیگم کمال حنا اور علی کے ساتھ آئے۔۔۔پھوپو گاوں میں ہی تھیں۔۔۔

نجمہ نے سب کو سلام کیا۔۔۔۔

دادا جی نے نجمہ سے حسنین کا پوچھا۔۔۔

جی صاجب باہر ہیں۔۔۔۔

زرمین کہاں ہے دادی نے نجمہ سے کہتے ادھر ادھر نظر دوڑائی۔

جی بی بی کی طبیعت خراب تھی دو دن ہوسپٹل رہی ہیں ابھی ایک گھنٹہ پہلے ہوسپٹل سے گھر آئیں ہیں ابھی آرام کر رہی ہیں۔۔ نجمہ نے تفصیل سے جواب دیا۔۔۔

کل ہی میری حسنین سے بات ہوئی مجال ہے اس لڑکے نے زرا سا بھی بتایا ہو دادی نے ناراضگی کا اظہار کیا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

میں دیکھ کر آتی ہوں دادی حنا نے کہا۔۔اور جانے کے لیے قدم بڑھاے ہی تھے حسنین کی آمد ہوئ۔۔

حیرانگی سے دیکھا۔۔

ارے آپ لوگ یہاں کیوں آ گئے میں خود آنے والا تھا۔۔ پھر اکدم لہجہ میں میں جوش ابھرا۔۔

میں نے احمر کے لیے اسپورٹس کار لی ہے۔۔وہ بے حد خوش ہو گا۔۔۔۔۔

یہ سن کر علی نے نم آنکھوں سے کہا۔ بھائ احمر کو اسپورٹس کار کی نہیں ہماری دعاوں کی ضرورت ہے۔۔۔وہ اب ہمارے درمیان نہیں ہے۔۔۔

علی کی بات سن کر جوش مدہم پڑا۔۔۔جوش کی جگہ غم وغصے نے لے لی۔۔

کیوں ضرورت نہیں۔۔۔داداجی وعدہ کیا تھا میں نے۔۔۔وعدہ پورا کیا۔۔اسے بولے مجھ سے کار لینے آئے۔۔۔۔ آواز بھرائ۔۔۔بولو علی اسے آئے۔۔۔

علی نے حسنین کو گلے لگایا۔۔۔بھائ وہ نہیں آسکتا۔۔مر گیا ہے۔۔۔

حسنین نے جھٹکے سے علی کو دور کیا۔۔۔۔۔شیشے کی ٹیبیل اٹھا کر پھیکی۔۔۔کانچ ٹوٹنے کی گونج ہر طرف پھیل گئ۔۔۔

وہ کاٹا۔۔۔

واہ آپو زبردست۔۔۔ آپ بہت اچھی پتنگ اڑاتی ہیں۔۔۔۔۔

بس کبھی غرور نہ کیا۔۔۔زرمین نے اپنے نادیدہ کالر جھاڑے۔۔۔۔۔اچھا بہت ہو گئ۔۔۔اب چلو۔۔۔نہیں تو دادی کو پتہ چلا تو غصہ ہونگی۔۔ چھت پر کپڑے پھیلاتی زارا نے کام ختم کر کے دونوں کو کہا۔۔۔۔

دادی کب غصہ نہیں ہوتی۔۔۔آپی بس یہ ریڈ پتنگ کاٹ لوں، بہت اونچا اڑ رہی ہے۔۔پلیز میری اچھی آپی۔۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔میں بس تھوڑی دیر ہی دادی کو سنبھال سکتی ہوں۔۔اس کے بعد تم جانو اور دادی جانے زارا کہتی نیچے چلی گئ۔۔۔۔۔۔

زاوی ڈور کو تھوڑی ڈھیل دو۔۔۔ آہہہ۔۔۔۔۔ہو نننننن۔۔۔یہہہہ۔

اوہہہہہ۔کاٹ گئ۔۔۔زرمین نے خوشی سے دھمال ڈالا۔۔۔۔۔

زبردست آپی پورے گاوں میں آپ جیسی پتنگ کوئ نہیں اڑا سکتا۔۔۔زاوی نے پھر تعریف کی۔.

زاوی اگر پتنگ کا ورلڈ مقابلہ ہو تو میں پاکستان کو کپ جتواوں۔۔۔زرمین نے فخریہ کہا۔۔۔اب میں جلدی سے دوڑ لپیٹو اور تم پتنگ سمیٹ لوں۔۔۔زرمین نے زاوی کو کام دیا

ادہر ادہر اڑتی پتنگ سمیٹتے زاوی کی نظر پورچ میں کھڑی پجارو پر پڑی۔۔۔

آپو میری آپو۔۔۔زاوی نے پکارا

ہاں میرے دلارے بھائ۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے حسنین بھائ احمر کی برتھڈے پر اسپورٹس کار گفٹ کریں گے۔۔مجھے احمر نے بتایا تھا۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہاں بھائی لاڈلا جو ہے۔۔۔ مگر مجھے کوں نہیں بتایا احمر کے بچے نے، ملنے دو زرا ایسی خبر لوں گی نانی یاد آ جائے گی۔۔ اور زاوی تم فکر مت کرو میں جب بڑی امیر عورت ہو جاوں گی تو تم کو گفٹ کرونگی۔۔ زرمین نے زاوی کو بہلایا۔۔۔۔

۔۔زاوی نے حیران ہو کر دہرایا۔۔۔ بڑی عورت۔۔۔

ہاں نہ بے وقوف۔۔ جب بڑا آدمی ہو سکتا ہے تو بڑی عورت کیوں نہیں۔۔۔ تیوری چڑھا کر بولی۔۔۔

جی جی آپو۔۔ آپو اب جب دلائے گی تب دیکھیں گے ابھی میرا دل گاڑی چلانے کا ہو رہا ہے پلیز چلائیں۔۔۔

ٹھیک ہے بچارو کی آواز سے دادی اٹھ جائیں گی ظفر چچا کی کار چلاتے ہیں میں چابی لاتی ہوں تم۔ گیراج کی طرف چلو۔۔.

زاوی آہستہ چلانا۔۔۔ اگر گڑبڑ لگے تو فوراً بریک لگانا۔۔۔ گاڑی چلاتے زاویار کو ہدایت دیتی ساتھ پیدل چلنے لگی۔۔

آپو بڑا مزہ آ رہا ہے۔۔۔ باہر چلیں۔۔۔ بس حویلی کی رینج گلی تک چلاوں گا۔ .راونڈ میں بار بار سلو گاڑی چلاتے بولا۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ میں گیٹ کھلواتی ہوں۔۔

زرمین نے چوکیدار سے کہہ کر دروازہ کھلوایا۔۔۔ اور زاوی کو آنے کا اشارہ کیا۔۔ اسی اثنا میں لال حویلی کا دروازہ کھولا۔۔۔ احمر کوچنگ جانے کے لیے نکلا۔۔۔ موبائل پر بات کر رہا ہے سارا دھیان موبائل پر تھا۔۔۔۔۔ زرمین نے ہاتھ ہلایا اور مسکرائی۔۔۔

بھائی میرے سارے دوستوں کو پارٹی اچھی لگی۔۔۔ بس اسی وعدے کی طرح اسپورٹس کار بھی دلا یے گا احمر چہکا۔۔۔

کار ٹرن کرتے ہوئے زاوی سے اکدم سپیڈ تیز ہوئی اس نے بریک لگانا چاہا مگر کار سیدھی گیٹ کے پار ہوئی اور فضا میں ایک دردناک چیخ گونجی۔۔۔ کار لال حویلی میں کھڑے بلند پرانے برگد کے درخت سے ٹکرا کر رکی۔۔۔ زاوی کا سر ڈیش بورڈ سے ٹکرایا اور وہ ڈر و خوف سے بے ہوش ہو گیا۔۔۔

احمر کا چہکنا آخری ہوا اور کار اس سے ٹکرا کر روندتی ہوئی آگے بڑھی۔۔ اس کا جسم آنا فانا خون میں نہا گیا جسم اور آدھا چہرہ مسخ ہو گیا۔۔۔ یہ لرزہ خیز منظر دیکھ زرمین کے بھی حواس کھو گئے۔۔۔ دونوں حویلی کے گارڈ اور چوکیدار بھی اس قیامت خیز منظر کو دیکھ کر گھبرا گئے۔۔ اور کچھ اندر گئے باہر ہونے والی قیامت بتانے۔۔۔

پورے گاوں میں سوگ کی کیفیت چھا گئی۔۔۔ ہر کوئی اداس اور غم زدہ نظر آ رہا ہے۔۔۔

کمال شاہ نڈھال اور دادی پر بار بار غشی طاری ہو رہی ہے۔ اٹلی میں موجود فرقان شاہ کو اطلاع دے دی گئی۔۔ مگر حسنین سے رابطہ نہیں ہو رہا۔۔ تنگ آ کر آفیس فون ملایا تو۔۔۔ علیزہ نے بتایا۔۔ ایک گھنٹہ پہلے سر کو بدحواسی سے جاتا دیکھا ہے۔۔۔ اور علی سمجھ گیا نین کو پتہ چل گیا۔۔۔

بس تدفیین کے لیے حسنین کا ہی انتظار ہے۔۔۔ زرمین روتے ہوئے معافی مانگنے کی نیت سے احمر کی طرف بڑھی۔۔ مگر تھوڑا ہی چل کر قدم نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا وہ وہیں بیٹھ کر رونے لگی۔۔۔ اسے آواز آئی اٹھا حسنین سائیں آ گئے۔۔۔

زرمین نے ڈر کر پورچ میں دیکھا۔۔۔

حسنین کار سے اترا۔۔۔ لوگوں کے ہجوم دیکھ کر کپکپاتی آواز میں پوچھا۔۔ مٹھل کیا کیا ہوا۔۔۔

مٹھل کو بتانے کی ہمت نہ ہوئی بازو سے پکڑ کر احمر کے جسد خاکی کی طرف بڑھا۔۔۔ ککو کون ہے حسنین کی زبان خوف سے لڑکھڑائی۔۔۔ علی روتے ہوئے بولا بھائی احمر ہمیں چھوڑ گیا۔۔۔۔۔ جھوٹ بول رہے یس، مزاق کر رہے ہو نہ بولو۔۔۔ ابھی میری احمر سے بات ہوئی تھی۔۔۔ تم بکواس مزاق

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

کر رہے ہو۔۔۔ دادا جی بولے۔۔۔ علی سچ کہہ رہا ہے۔۔ نین نے نے آگے بڑھ کر کفن ہٹایا۔۔۔ فق چہرے کے ساتھ بیٹھا احمر اٹھو۔۔۔ مذاق ختم کرو اور چیخنے چلانے رونے لگا۔۔۔ زرمین کا دل کرا جا کر اسے تسلی دے مگر خوف نے پاوں جکڑ لیا اگر حسنین کو سچ پتہ چل گیا تو۔۔۔

حسنین کے سوئم کے بعد حواس بحال ہوئے۔۔ سب جان کر چالیسوایں کے بعد جرگہ بیٹھانے کا فیصلہ کیا۔۔

سوئم میں فرقان شاہ بھی آگئے تھے جوان ہوتے بیٹے کی موت نے بے حد نڈھال کر دیا۔۔۔ سب سن کر انھوں نے زاویار کو معاف کر دیا۔۔ مگر حسنین نے نہیں۔۔۔

دادی زرمین کو مسلسل ڈانٹ کوس رہی تھیں۔ نہ وہ چابی دیتی نہ بچے کی جان جاتی۔۔

زاوی تو حادثے کے بعد گمسم ہو گیا۔ ڈر و خوف میں مبتلا۔ دن میں کرے سے باہر نہ نکلتا اور رات میں کبھی زرمین یا مما کے کمرے میں سوتا۔۔ سب اس کو سمجھا تسلی دے رہے ہیں۔۔

آج سفید حویلی میں سناٹا چھا گیا سب نفوس موجود ہیں۔۔۔ پھر بھی سناٹا ہے۔۔۔ فکر پریشانی سے نیندیں اڑ گئی کہ کل جرگہ میں کیا فیصلہ ہو گا۔۔

شنو روتی گھبراتی آئی۔۔ زرمین بیبیب ابھی میں نے سنا۔۔ میں مٹھل سے بات کر ہی تھیں۔۔ حسنین شاہ کی آواز آئی۔۔ میں نے سنا کل خون کا بدلہ خون ہو گا۔ ایکسیڈینٹ کا بدلہ ایکسڈینٹ ہو گا۔۔

زرمین کو ایکسڈینٹ سے احمر یاد آیا نہی نہیں۔۔ میں حسننین کو میں یہ ظلم نہیں کرنے دو نگی۔۔

زرمین نے حسنین کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔ فضا میں چھناکے کی آواز گونجی۔ زرمین چونکی جاگی حواسوں میں آئی۔۔ ڈرتے، لرزتے، کپکپاتے ہاتھوں سے تھوڑا سا دروازہ کھولا اور دروازے کی جھری سے جھانکا۔۔

حسنین دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے رو رہا ہے۔۔۔

میرے بچے صبر کرو۔۔ مجھ بوڑھی دادی پر رحم کرو۔۔ تمہاری حالت میرے دل کو صدمہ دے رہی ہے۔۔۔۔ حسنین اٹھ کر دادی کے گلے لگا۔ بس میرا بچہ۔۔۔ مت رو احمر کو تکلیف ہو گی۔۔۔ وہ وہاں اس جہاں میں خوش ہو گا دادی نے سمجھانے کی کوشش کی

آج پہلے کی طرح زرمین کا دل چاہا کہ حسنین کو گلے لگا تسلی دے، غم بانٹے لیکن ڈر کے مارے پھر قدم رک گئے۔۔

دادی آپ کو یاد ہے مجھے احمر کی آنے کی پہلے خوشی نہ تھی۔۔۔ نین کی بات سے سب ہی ماضی میں داخل ہو گئے۔۔۔

مما مجھے زرمین جیسی گڑیا چاہیے۔۔ جس کے بال زرمین کے جیسے گولڈن ہوں۔ آئیز گرین ہوں۔۔ گوری ہو۔ اور روتی نہ ہو۔ ہر وقت مسکراتی رہتی ہو ۔۔۔

بس بس یار تم نے تو فرمائشی پروگرام شروع کر دیا۔۔۔ ہم خود نہی۔ بناتے۔۔ اور کیا خیال ہے زرمین کو ہی لے آئیں۔۔ فرقان شاہ شرارت سے بولے ۔۔

تو چلیں لے کے حسنین فورا کھڑا ہوا۔۔

ابھی تو نہیں آسکتی بیٹا جانی جب وہ بڑی ہو گی تو تمہاری دلہن بنا کر لیں آئیں گے۔۔۔۔

حسنین سے تو 9 سال چھوٹی ہے۔۔ علی کے ساتھ ٹھیک رہے گی۔ بیگم فرقان شاہ نے باپ بیٹوں کی بات چیت میں مداخلت کی۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

عمر سے کچھ نہیں ہوتا۔۔اور حسنین کو پسند ہے تو بس حسنین کے لیے آئے گی۔۔۔ آج ہی جا کر بات پکی کرتے ہیں۔۔فرقان شاہ نے فیصلہ کیا۔۔۔

کیا اتنی جلدی ہے اور کیا حسن بھائی مان جائیں گے۔۔۔۔

کیسے نہیں مانے گے میرے شہزادے میں کیا کمی ہے انکو ایسا داماد چراغ لیکر بھی نہیں ملے گا اور۔۔۔

مجھے گڑیا چاہی باپ ماں کو بحث میں الجھا دیکھ کر چیخ کے بولا۔۔

ہاں ہاں بیٹا تمہاری مما عمل شروع کر چکی ہیں اب تمہاری قسمت کہ گڑیا ملے یا گڈا۔۔ فرقان نے پھر شرارتی لہجے میں کہا۔۔۔

علی حسنین سے 4 سال چھوٹا ہے اور اللہ نے 6 سال بعد خوش خبری دی۔۔۔۔ سائرہ حسنین سے دو سال جبکہ ماہرہ علی سے تین سال اور زرمین سے تین سال بڑی تہی۔۔پیدائشی طور پر بیماری کی وجہ سے اسکول زرمین کے ساتھ ہی شروع کیا۔۔۔

ارحم حسنین سے دو سال چھوٹا ہے جبکے حسن صاحب کو شادی کے چار سال بعد اولاد عطا ہوئی۔۔۔۔۔۔ زارا ارحم سے تین سال چھوٹی ہے۔۔زرمین زارا سے پانچ اور زاویار چھ سال چھوٹا ہے۔۔۔۔

بلا آخر گڑیا کے آنے کا دن آیا، مگر گڑیا کی جگہ گڈا آ گیا۔۔ نین سب سے ہی ناراض ہوا۔۔ بچہ کو ایک نظر بھی نہ دیکھا۔۔رات میں دادی نے کوشش کی اور کامیابی پائی۔۔

دیکھو تو اسکی آنکھیں حسنین جیسی ہیں اور ہونٹ ناک بھی حسنین جیسا ہے۔۔۔ کیوں فرقان یہ بال بھی تو نین جیسے ہیں بالکل چھوٹا نین ہے دادی نے کن انکھیوں سے دیکھتے کہا۔۔۔

حسنین نے یہ سب سنا دوڑ کر پاس آیا بچے کو دیکھا، اپنے سے ملتا پایا تو فوراً خوشی سے ماتھے کو چوم لیا۔۔۔ ڈرائنگ روم میں بیٹھے سب ہی نے سکھ بھرا سانس لیا۔۔۔

کمال شاہ نے خاموشی توڑی میں نام رکھوں گا۔۔۔

جی نہیں بابا علی کا نام آپ نے رکھا تھا اس لیے اب میں رکھوں گا۔۔۔۔ باپ دادا بحث شروع کرتے حسنین نے بیچ میں ہی روک دیا۔ میں رکھوں گا نام ۔۔احمر ہو گا۔۔۔ اچھا ہے نہ دادی۔۔ہاں بیٹا اچھا ہے۔۔۔ دادا اور فرقان شاہ دل مسوس کے رہ گئے۔۔۔ اب بحث کر کے حسنین سے جنگ لڑنے کی ہمت نہ تہی۔۔۔

حسنین نے احمر کو سچ میں اپنا گڈا ہی مان لیا۔۔۔ اس کی ساری زمہ داری خود لے لی۔۔۔ اسے چھوڑ کر شہر اسکول جانے سے منع کر دیا۔۔اور گاوں کے اسکول میں لگ گیا۔۔

.بیگم فرقان اور انکے بھائی کے انتقال سے سب بچوں کی ذمہ داری کمال شاہ اور بیگم کمال پر آ گئ اور حسنین تو احمر کا ماں اور باپ دونوں ہی بن گیا۔۔اعلی تعلیم کے لیے ابروڈ جانے سے منع کر کے حیدر آباد میں پڑھائی شروع کی۔۔

بیگم کی حادثاتی موت نے فرقان کو تنہا کر دیا۔۔ اپنا سارا وقت بزنس میں لگا دیا۔۔۔

وقت گزرا حسنین نے احمر کو شروع ہی سے لاڈ میں رکھا احمر بالکل نہ بگڑا۔۔ اپنے سے چھوٹے زاویار کے ساتھ اسکولنگ اسٹارٹ کی۔۔۔۔۔

حسنین کسی بھی حالت میں احمر کو اگنور نہیں کرتا آفیس میں کتنا ہی مصروف ہو احمر کی کال اٹینڈ کرتا۔ اس دن بھی آفیس میں کام چھوڑ احمر کی کال سن رہا تھا۔۔۔ احمر کی چیخ نے حسنین کے دل کو انہونی کا احساس دلایا۔۔۔ اسکے دل و دماغ خوف میں جکڑا بدحواس ہو کر آفیس سے بھاگا راستے میں دو جگہ

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ایکسڈینٹ ہوتے ہوتے بچا چھ گھنٹے کا سفر چار گھنٹوں میں طے کیا۔۔ حویلی پہنچ کر مٹھل کو آواز لگائی۔۔۔ پہر حواس سوئم کے بعد جاگے۔۔۔ سچ سن کر زرمین اور زاویار کو جان سے مارنے کا دل کیا۔۔ لیکن سفید حویلی کی وجہ سے اپنا یہ فیصلہ جرگے کی صورت میں کرنا چاہا۔۔

مٹھل شنو سے فون بات کر رہا تھا جب حسنین کے بلاوے پر فون بند کرنا بھول گیا۔۔

بخش زاویار کہاں ہے۔۔

سائیں حویلی میں ہی ہے۔۔

ہمم قادر کو بولا گاوں سے باہر جانے والے رستوں پر بندے بیٹھائے۔۔۔ زاویار باہر جانے کی کوشش کرے مار دینا۔۔ حسنین سنگدلی سے بولا۔۔۔

جاو اب۔ تم ٹھرو مٹھل۔۔۔

کل جرگہ میں کیا سزا دینی چاہیے۔۔۔۔

سائیں میں کیا مشورہ دے سکتا ہوں۔ زاویار حسن شاہ کا اکلوتا ہے معاف کر دیں۔۔۔

ٹھیک کہا مٹھل تم کو مشورہ دینا نہیں آتا۔۔۔ میرے بھائی کو مارا ہے خون کا بدلہ خون۔۔ ایکسڈینٹ کا بدلہ ایکسڈینٹ۔۔ اب اس کی قسمت وہ بچتا ہے یا مرتا ہے۔۔۔ حسنین کے لہجے میں بات میں انداز میں سفاکی ہی سفاکی دکھ رہی ہے۔۔۔

مٹھل کے بعد دادا جی کمرے میں آئے اور جرگہ ختم کرنے کی گزارش کرتے حدنین کے سامنے ہاتھ جوڑے۔۔ جس پر نین نے ہاتھ کھول کر انکی بات مانی

د۔۔۔ آہ آہ دادی جان۔۔ حنا نے درد سے کراہتے سب کو ماضی کی بھول بھلیوں سے نکالا۔۔ حنا کا ساتواں مہینہ چل رہا ہے۔۔۔ علی نے فوراً گود میں اٹھا کر روم میں لا کر چیک کیا۔۔۔ سفر۔۔ بھوک اور احمر کی یادوں سے حنا کو ٹینشن سے درد ہوا۔۔۔ اس سب میں زرمین کو بھول گئے حنا کی طبعت بحال ہوتے ہی گاوں روانہ ہوئے۔۔۔

انکے جانے کے بعد زرمین نے شامت سے بچنے پر شکر مناتی بیڈ روم میں چلی گئی۔۔

گاوں جا کر احمر کی قبر پر فاتحہ کے بعد حسنین کچھ دیر قبر کے پاس ہی رہا وہیں اسے اٹلی سے فرقان شاہ کے اٹیک کی خبر ملی۔۔ وہ علی کو لیکر اٹلی جانے کے لیے نکلا۔۔ اور 15 دن وہاں رہا۔۔ یہ دن زرمین کے بہتر گزرے۔

زرمین نے کسی کو اپنی پریگنسی کا نہیں بتایا۔ سوائے اماں کے۔۔۔ فون پر انھوں نے زرمین کو ہدایتیں دی۔۔ سورہ مریم ہفتے میں ایک بار پڑھنے کو کہا ساتھ ہی کھجور روز کھانے کی ہدایت کی۔۔ زرمین کو ان سے بات کر کے اچھا لگا۔۔ وہ کام کرتے وقت احتیاط سے کرتی۔۔۔ اس کی بھوک میں اضافہ ہوا ۔ نجمہ ایک ظالم ساس کا کردار ادا با خوبی کر رہی تہی۔۔ دنمیں تو نجمہ سے نظر بچا کر کچھ نہ کچھ کھالیتی مگر رات بہت مشکل ہوتی۔۔ نجمہ فریج اور اناج کیبنٹ میں روز رات کو تالا لگا دیتی۔۔ صرف حسنین کی کافی کا سامان باہر رکھ دیتی تہی کہ حسنین کو کب کافی چاہیے تب بن جائے 'ابھی حسنین نہں تہا تو کافی کا سامان کام آیا۔۔ زرمین کی میڈیسن ختم ہو گئی۔۔۔ اس کے پاس پیسے بالکل نہیں تھے۔۔۔ اس کے ذہن میں اپنی رنگ آئی جو شادی کے بعد ماہرہ نے گفٹ کی اس نے اسے بیچنے کا فیصلہ کیا۔۔۔

چوکیدار بھائی آپ میرا ایک کام کر دیں گے۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

جی بیبی

یہ گولڈ کی رنگ ہے اسے آج ہی بیچ دیں گے۔۔۔ مجھے سخت ضرورت ہے

چوکیدار نے حیرت سے سوچا اس گھر کی مالکن ہو کر ایک رنگ بیچنے کی کیا ضرورت ہے پھر غور سے دیکھا اور سر ہلایا۔۔ یہ بدرنگ کپڑے پہنے مالکن تو کہیں سے نہیں لگ رہی واقعی ضرورت ہو گی بچاری سے نجانے صاحب کون سی دشمنی نبھار ہے ہیں۔۔

چوکیدار کو اپنا جائزہ لیتے دیکھ زرمین شرمندہ ہو کر بولی۔۔ کوئی بات نہیں میں کسی اور سے پوچھ لونگی۔ آپ سے اس لیے بولا کہ آپ کی ڈیوٹی ختم ہو جائے گی تو آپ مجھے آج ہی لا دیں گے۔۔۔

نہیں بیبی کسی کو نہ بولیں میں لا دوں گا۔۔

زرمین رنگ دے کے چلی گئی اور حسنین کے گارڈ نے دیکھ لیا۔۔۔

چوکیدار نے اپنی بیوی کے ساتھ جا کر رنگ بیچ دی سوچا پہلے بیوی کو گھر چھوڑ دوں پھر پیسے دینے بنگلے جاوں گا

مگر گھر جا کر بہنوئی کی طبعت کا سن کر بہن کے پاس ہوسپٹل دوڑا۔۔۔۔

زرمین انتظار کرتی رہی۔۔ میڈیسن کھانے کو نہ ملی تو طبیعت بوجھل سی لگی اور رات کا کھانا بھی کم کھانے میں آیا۔۔۔ تھک ہار کر بستر پر جب لیٹی تھوڑی دیر بعد بھوک کا احساس جاگا۔۔ کچن میں جا کر کافی پینے کا سوچا۔۔۔ ایک کپ کافی پی کر تسلی ہوئی۔۔ لیکن رات کے دو بجے پھر بھوک لگ گئی۔ پھر کچن میں بال پن کے ذریعے فرج کھولنے کی کوشش کی ناکام۔۔۔ بے حد رونا آیا۔۔ بھوک سے برا حال ہو گیا۔۔۔ اتفاق سے بھوسی ٹکرے کے باکس پر نظر پڑی اس مجبوری کے عالم میں حویلی کی شہزادی دادابابا کی لاڈلی پر یہ وقت بھی آیا سوکھی روٹی پانی کے ساتھ کھائی۔۔۔ زرمین کو اپنی بے کسی پر شدید رونا آیا روتے روتے کھانا کھایا۔۔

بھوک بڑی ظالم ہے انسان اس کے خاطر کیا کچھ نہیں کرتا ایک بچہ کچرا چنتے روٹی کھاتا تو کوئی بھوک کو مٹانے چوری کرتا۔۔ تو کوئی بے ایمانی کرتا۔۔ آج زرمین بھی مجبور ہو گئی سوکھی روٹی کھانے پر۔۔۔ کھانا کھا کر روم آئی تہجد پڑھنے کا خیال آیا اس نے چھوٹی دادی سے تہجد کے بارے میں سنا تھا۔

ماہرہ نماز پڑھو

پڑھ لونگی دادی

تم فرض ادا کرو بیبی۔۔ تہجد کی تم سے امید نہیں ہے

زرمین بولی۔۔۔ ہاں دادی ٹھیک کہہ رہی ہیں آپ

تم بھی اسی قبیلے سے تعلق رکھتی ہو۔۔

دادی آپ تہجد کی نماز کے بارے میں بتائے۔۔

ہمم۔۔۔۔۔۔۔ کائنات کے رب کو سب سے زیادہ فرض نمازوں کے بعد جو نماز پسند ہے وہ تہجد کی ہے

روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا تم رات کی نماز ضرور پڑھا کرو یہ تم سے پہلے صالحین اور انبیاء کرام کا طریقہ تھا اگر تم رات کی نماز پڑھو گے تو رب کی محبت ملے گی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اللہ اس سے خوش ہوتا ہے کہ اس کے بندے نیند چھوڑ کر کھڑے ہوتے ہیں اس کی بارگاہ میں عاجزی کرتے ہیں اللہ کے سامنے روتے ہیں بات کرتے ہیں۔۔۔اللہ اس وقت مانگی دعائیں قبول فرماتا ہے۔۔

دادی ہم کوشش کریں گے تہجد پڑے دونوں یک زبان بولی۔۔۔دادی مسکرائ۔۔

۔۔۔۔۔۔۔آج تک دونوں نے کوشش نہیں کی۔۔

آج اپنی تکلیف سے اسے تہجد یاد آئ۔۔۔۔۔

وضو کیا نماز پڑہی اور رو رو کے دعا مانگی۔۔اے رب کریم تو لفظوں کا محتاج نہیں میری مشکل آسان کر دے مجھ پر رحم کر مولا۔۔میرے شوہر کا دل بدل دے۔۔۔اللہ کرم کر دے۔۔تو جب چاہے سنگلاخ زمینوں کو بہی نرم کر دے۔۔جاے نماز پر ہی سو گئ۔۔۔

فجر کی نماز پڑھ کر کام شروع کر دیا۔۔۔

چوکیدار آیا بی بی معافی چاہتا ہوں کل آ نہیں سکا اسنے 20ہزار روپے دیے۔۔

معافی کی کوئ ضرورت نہیں آپ کا بے حد شکریہ۔۔

یہ کہہ کر وہ اندر شائستہ کے پاس آئ۔آپ مجھے کچھ میڈیسن اور سامان منگا دے گی۔جی بی بی میں آج ہی شام میں بازار جاونگی بلکہ آپ بہی ساتھ چلیے۔۔

نہیں میں نے نہیں جاونگی۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔نین کو اٹلی گئے 15 دن ہو گئے نین کی غیر موجودگی میں نین کا دوست اور مینجر بزنس سنبھال رہے ہیں۔۔۔

زرمین نے اپنے لیے کھجور کے پیکٹ اور بسکٹ کے پیکٹ منگوا لیے۔۔15 دن میں اچھی طرح اپنا خیال رکھنے سے زرمین کی صحت کافی بہتر ہوئ ۔۔۔زرمین میں آئ جسمانی تبدیلی کو شائستہ نے نوٹ کیا۔۔۔شائستہ نے بہی زرمین کا خیال رکھنا شروع کر دیا۔۔زرمین کے پرانے کپڑے فٹ ہونا شروع ہوئے تو شائستہ نے ان کی فیٹنگ ٹھیک کی۔زرمین کو شائستہ اللہ کا کرم لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔کچن میں آٹا گوندتی زرمین کو نین کی آمد کی خبر ہوئ

۔۔زرمین فورا روم گئ اور نین کو سلام کیا۔۔

نین نے زرمین کو ایک نظر دیکھا جو کھلی کھلی سی تہی۔۔سر ہلا کر گویا ہوا۔۔میری غیر موجودگی میں تو کافی مزے کیے ہوں گے شکر منا رہی ہوں گی ۔۔دل میں اعتراف کیا ہاں۔۔مگر زبان سے نہ۔۔۔ہاں کہہ کہ عتاب کا شکار نہیں ہونا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اٹلی سے آکر نین بے حد مصرف ہو گیا لیکن زرمین سے بے خبر نہیں۔۔۔زرمین کو ڈانٹنا اس پر ہاتھ اٹھانا معمول کی طرح جاری تہا۔۔۔ہاں مار کھاتے وقت وہ احتیاط کرتی۔۔۔زرمین نین کے خوش گوار موڈ کا انتظار کر رہی ہے مگر وہ یہ نہیں سمجھ رہی کہ اس کو دیکھ کر ہی اس کا موڈ بگڑ جاتا ہے ۔۔۔شائستہ کہہ ہمت دلانے پر بہی نہیں بتا پائ اور 4،ماہ بیت گئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے فون پر ملازم کو زرمین کو بلانے کو کہا

جی سائیں۔۔۔

آج دوست کی پارٹی پر جانا ہے۔۔۔9 بجے تک تیار رہنا۔۔۔اور ڈریس میں شام تک بھجوا دوں گا۔۔اچھا تیار ہونا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

جلدی جلدی کرتے بھی حسنین کو گھر آنے تک ساڑھے آٹھ بج گئے۔۔ موبائل پر بات کرتے روم میں داخل ہوا۔۔۔۔۔۔ہاں یار آج حویلی نہیں آ سکتا اسفند کے گھر پارٹی ہے۔حنا کیسی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

حنا کی طبیعت دریافت کرتے نین کو سنتی زرمین اداس ہو گئی۔۔ میں دو دن ہوسپٹل رہی مجھ سے نہں پوچھامیں کیسی تہیں۔دل میں کہا۔۔ اور سینڈیل کے اسٹریپ بند کرنے جھکی۔۔۔

بالکل ٹھیک ہے۔۔زرمین بھی جائے گی۔۔۔جواب کے ساتھ سوال بھی حاضر۔۔۔۔۔

ہاں یار۔۔اسفند کی فیملی کو اچھے سے جانتاہوں اور آنٹی نے بھی اصرار کیا۔۔۔ تم اور حنا آجاو۔۔۔

نہیں بھائی ابھی دادی بیڈ ریسٹ کروارہی ہیں تو مشکل ہے آپ اور زرمین آجاوزرمین جب سے وہاں گئی ہے پلٹ کر نہیں آئی

ہمم اچھامجھے تیار ہوناہے۔۔۔زرمین کی بابت سوال کو نظر انداز کیا۔۔

جی۔۔اللہ حافظ۔۔۔

فون رکھ کر نگاہ اٹھا کر صوفے کے جانب دیکھا۔۔اسی پل زرمین نے بھی جھکا سر اٹھایااور بیٹھے ہوئے سائیڈمیں رکھی جیولری پہننے لگی۔۔۔پل بھر کو نین کی نظر تھم گئی۔۔میرون میکسی پر لائٹ میک اپ کھلے بالوں میں وہ ایک پری سی لگی۔۔۔۔وہ اسے اور مبہوت ہو کر دیکھتا موبائل کی بپ اسے ہوش کی دنیا میں لائی۔۔۔

اسفند کا نمبر دیکھ کر کال ریسیو کی۔۔

کب آئے گا۔۔۔۔۔۔جب سب مہمان چلیں جائیں گے۔۔۔۔۔۔ آجایار میں نے برتن دھونے کے لیے لوگ بلوائے ہیں تو ڈر مت ڈنر فری ہے ۔۔۔اسفند نے لگاتار بولنا شروع کر دیا۔۔۔

خبیث انسان مجھے کچھ بولنے کا موقع دے گا۔۔ آتاہوں۔۔ اسکی مزید سنے بغیر موبائل بند کر دیا۔۔۔اور زرمین کی طرف متوجہ ہوا جو بالکل تیار کھڑی تھی۔۔۔زرمین کی خوبصورتی کا جو فسوں نین پر طاری ہوا تھا اس کا بہت کم دورانیہ رہااور زرمین ان پلوں سے پہلے کی طرح بے خبر ہی رہی۔۔۔اتنا زیادہ تیار ہونے کا بھی نہیں کہا تھا۔۔لپ اسٹک لائیٹ کرو۔۔۔ تنقید کی

جی جی۔۔۔

کافی عرصے بعد زرمین نے کسی تقریب کو اٹینڈ کیا بہت اچھا لگا۔۔

نین نے اس کا تعارف کرایا۔۔۔زرمین آج بہت خوش ہے۔۔۔اسے اندازہ نہیں کہ اس کی خوشی کے پل بہت جلد ختم ہونے والا ہے۔۔۔۔

سوری سوری۔۔ مقابل نے زرمین کو ایک بازو سے پکڑا۔۔۔ میرا پاوں ڈس بیلنس ہو گیا۔۔۔۔۔

اوکے۔۔۔۔۔ کوئی مسئلہ نہیں۔۔زرمین مسکراتے گویا ہوئی

آپ کو دیکھ کر ایسالگ رہاہے کہ کہیں دیکھاہے یہ مت سمجھیے گا کہ میں فلرٹ کر رہاہوں۔۔۔

زرمین نے گھورا۔۔۔فلرٹ کر کے تو دیکھورات میں ہی سورج نہ دیکھادیے تو زرمین نام نہیں۔۔۔روانی سے اپنانام ہی بتادیا۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ان دونوں کو بات کرتا دیکھ حسنین کی آنکھوں میں آگ کے شعلے جل اٹھے نین کا دل چاہا ابھی کے ابھی دونوں کو اس آگ میں بھسم کر دے۔۔۔غصے پر قابو پاتا ان کی جانب آیا۔۔۔

یاد آیا آپ زرمین حسن شاہ ہیں۔۔۔جلال شاہ کی پوتی۔۔۔

میں ماسٹر یوسف کا بیٹا سعدی یوسف ہوں۔۔

کیسے ہیں ماسٹر جی۔۔زرمین نے خوشی سے پوچھا ہی تھا کہ نین کی آمد ہوئی۔۔۔

چلیں زرمین۔۔

جی۔۔حیرت سے اسے دیکھا ابھی تو ڈنر ہی نہیں ہوا اور جانے کی بعد۔۔۔جی چلیں۔۔۔

سر آپ۔۔۔

ارے تم یہاں۔۔۔

جی سر میں شہریار کا فرینڈ ہوں وہ یہاں آرہا تھا مجھے بھی لے آیا۔۔۔۔۔۔

اسفند کا۔ کزن۔۔۔اچھا کیا۔۔اور زرمین کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا یہ میری وائف۔۔۔

سر بہت خوشی ہوئی۔۔۔اور میم آپ بہت لکی ہیں سر بہت اچھے ہیں۔۔میرا میڈیکل کا سارا خرچ سر دے رہے ہیں۔۔

زرمین پھیکا مسکرائی۔۔۔ہاں سب سے کے ساتھ اچھے ہیں سوائے میرے بچپن کی دشمنی ہے۔۔آرزدہ دل میں سوچا۔۔۔

نین نے بہت ریش ڈرائونگ کرتا گھر آیا۔۔۔اور چابی گارڈ کے حوالے کرتا سیدھا روم میں پہنچا۔۔۔

زرمین پورے رستے ہولتی رہی اور منہ بند ہی رکھا۔۔ سمجھ سے باہر تھا کہ موڈ آخر کیوں آف ہے۔۔۔کافی بنا کر لے جاتی ہوں دوبارہ نہیں آنا ہو گا خود سے باتیں کرتی زرمین کچن چلی آئی۔۔

نین صوفے پر بیٹھا غصہ میں کھول رہا تھا۔۔جب تک زرمین پر نہ اتار لیتا سکون کہاں ملتا۔۔۔۔۔

نین نے سگریٹ سلگائی دو کش ہی لگائیں ہونگے زرمین روم میں آئی۔۔۔

سائیں آپ کی کافی۔۔

نین نے غصے سے دیکھا۔۔

زرمین کو ڈر لگا آج تو ارادہ کیا تھا اسے باپ بننے کی خوش خبری سنائے گی لیکن اب کیسے سوال ذہن میں گونجا۔۔ڈرتے ڈرتے پوچھا۔۔۔آپ غصہ کیوں ہیں۔

او میری پیاری بیوی کو نہیں پتہ پچ پچ۔۔۔۔میں بھی سوچو آج اتنا بنی سنوری کیوں تھی۔۔۔غصے نے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت ہی ختم کر دی بھول گیا خود ہی نے کہا تھا۔۔۔۔

اسی بازو کو پکڑا تھا نہ۔۔کس کر بازو پکڑا۔۔۔زرمین کے ہاتھ سے کپ گرا۔۔۔زرمین کو شدت سے تکلیف ہوئی۔۔۔۔آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نین نے جلتی سگریٹ زرمین کے بازو پر رگڑ کر بجھائی۔۔۔

زرمین کی چیخ نکل گئی'۔۔ چیخ پر نین نے زور کا تھپڑ لگایا زرمین گری۔۔۔ زمین پر پڑے ٹوٹے کافی کے کپ کے کانچ کا ٹکڑا زرمین کے ہاتھ کی نس میں کھب گیا۔۔ تکلیف سے چیخیں نکلے بغیر ہی ہوش کھو گیا۔۔

بالوں سے پکڑا آئندہ کسی بھی غیر نے بازو پکڑا تو جڑ سے کاٹ کر پھینک دونگا۔۔۔۔ مگر یہ دھمکی سننے کے لیے زرمین حواسوں میں ہی نہیں تھی ۔۔۔ نین کے ہاتھوں میں جھول گئی۔۔۔ نین کی نظر ہاتھوں نکلے خون پر پڑی تو غصہ تھم گیا۔۔ ذہن پل کو ہاتھ سے نکلے خون پر جم گیا۔ جلدی سے کوئی کپڑا دیکھا فوری کچھ نظر نہ آیا اپنی ٹائی اتار کے کانچ نکال کر کس کے باندھا۔۔ پھر تیزی سے گود میں اٹھا کر گاڑی کی طرف بھاگا۔۔ تیز گاڑی چلاتے ایمر جنسی میں پہنچا۔۔۔

ارے یہ تو زرمین ہے نائٹ ڈیوٹی پر موجود ڈاکٹر زویا بولی۔۔۔ ان کو میں دیکھتی ہوں۔۔ جلدی سے خون روکا انجکشن لگا کر بہترین ٹریٹمنٹ دی اور باہر آ کر غصہ حسنین پر اتارا۔۔

آپ مریضہ کے کون۔۔۔

ہسبینڈ۔۔۔

ھمم۔۔ لو میرج کی ہے آپ نے لیکن زرمین کی پرواہ بالکل نہیں کرتے۔۔۔۔۔ اور اپنی ماں کو کیوں نہیں سمجھاتے کتنا ظلم کرتی ہے میں نے بیڈ ریسٹ بتایا تھا مگر ساس نہیں کرنے دیتی۔۔ نرس کی آمد پر رکی۔۔۔۔ واپس اندر کی راہ لی۔۔

ماں پر نین چونک پڑا۔۔ ضبط سے ہونٹ بھینچ لیے۔ نہ جانے کیا بتایا۔۔۔ بزنس مین سے اچھا میں ڈاکٹر ہی بن جاتا۔۔۔ زرمین کا ہوسپٹل آنا اتنا بڑھ گیا ڈاکٹر پہچاننے لگی۔۔ اتنی فضول باتیں بلاوجہ سنی۔۔ یہ نہیں بتایا طبیعت کیسی ہے۔ نین نے کوفت سے سوچا۔۔۔

زرمین کو روم میں شفٹ کیا۔۔ زویا نے روم میں بلایا۔۔

دیکھیے مجھے بتایے ایسا کیا ہوا جو پیشنٹ نے خودکشی کی۔۔۔۔۔

نہیں۔۔۔ یہ حادثہ ہے۔۔۔ ایکچولی زرمین بے دھیانی میں تھی اور کافی کپ پر گر گئی۔۔ نین نے سارا ملبہ زرمین پر ڈال دیا۔۔۔

اور ان کے چہرے پر یہ نشان سوالیہ نگاہیں نین پر رکھی۔۔ نین نے چہرہ پر دیکھا پانچوں انگلی کے نشان چھپے تھے چہرہ سوج گیا تھا۔۔

یہ میرا پرسنل معاملہ ہے نین نے دوٹوک کہا۔۔

اوکے زویا نے خود پر کنٹرول کرتے کہا۔۔ میں نے سب دوائیاں اور ان کی ڈائٹ لکھ دی ہیں بلڈ اور چاہیے۔۔۔۔ نہیں تو ماں کے ساتھ ساتھ بے بیز کو بھی خطرہ ہوگا۔۔۔

نین نے ناسمجھی سے دیکھا کون سی ماں' کون سے بیبز'

زویا نے زرمین کی طرف اشارہ کیا یہ ماں اور اسی کے ہونے والے بچے۔۔

کیا میں باپ بننے والا ہوں۔۔۔ نین نے خوشی سے پوچھا۔۔۔

اس بار زویا نے تپ کر کہا۔۔۔ ہاں۔

سچ میں۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زویا نے حیرانگی سے دیکھا۔۔۔ آپ کو نہیں معلوم کیا 5 ماہ شروع ہیں۔۔اور ٹوئنز ہیں۔۔

پاکستان میں نہیں تھا۔۔

یاد آیا زرمین نے ذکر کیا تھا۔۔۔اوکے میرا راونڈ ہے میں باقی مریض چیک کرونگی۔۔ان کو اب ہوش صبح ہی آئے گا۔۔۔

نین کو باپ بننے کی بے حد خوشی ہے۔۔۔ساتھ ہی اپنے دیر سے پتہ چلنے پر غصہ آیا۔۔۔غصہ تو لگتا ہے چند مہینوں میں نین میں رچ بس گیا۔۔۔جانے کا نام نہیں لے رہا مگر اب غصے کو جانا ہی ہو گا۔۔۔پر جانے سے پہلے زرمین پر ایک خنجر اور گھونپے گا۔۔۔

نین ہوسپٹل میں نہایت برداشت سے کام لیا بس نہ چلتا زرمین کے نہ بتانے پر پھانسی کی سزا دے دیتا۔

حسنین نے نجمہ کو زرمین کا ڈائٹ پلان دیا اور سختی سے کہا کوئی غلطی نہ ہو۔۔ آرام کروانے کی ہدایت دی۔۔

مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔۔ارحم کی طرح میرے بچوں کو بھی مارنا چاہتی تھیں۔۔۔گھر آتے ہی نین نے زرمین سے غصے سے پوچھا۔۔۔

زرمین اس الزام پر تڑپ گئی۔۔ نہیں میں نہیں مارنا چاہتی۔۔۔موقع نہیں ملا۔۔۔

یہ موقع کیا ہوتا ہے جس دن پتہ چلا اسی دن بتانا تھا۔۔یاد رکھو اگر میرے بچوں کو کچھ ہوا نہ تو میں تمہارے خاندان کو مٹا دونگا۔۔۔۔۔۔بھول جاوں گا کہ میرے بھی کچھ لگتے ہیں۔۔ نین نے سفاکی سے کہا۔۔۔۔۔

نہیں نہیں بچوں کو کچھ نہیں ہو گا میں خیال رکھونگی۔

مجھے گاوں جانا ہے زرمین نے ڈرتے ڈرتے کہا۔۔۔

ہاں خیال تو رکھنا ہی پڑے گا۔۔ورنہ۔۔۔اور حویلی نہیں جا سکتی۔۔۔ مجھ سے جان چھڑانی ہے تو ایک آئڈیا ہے میرے پاس کہ۔۔ دنیا میں یہ بھی ہوتا ہے کتنی مائیں ہیں جو بچوں کی پیدائش کے وقت مر جاتی ہیں سمپل تم بھی مر جانا۔۔۔بے رحمی سے کہتے حسنین کو اندازہ ہی نہیں کتنی بڑی بات کر گیا ایسی حالت جب بیوی کو اپنے شوہر سے زیادہ محبت 'زیادہ کیئر کی ضرورت ہوتی ہے موت کی بات اس کے دل میں کیا قیامت برپا کرے گی۔۔۔۔ جبکہ زرمین کی جان کو تو پہلے ہی خطرہ ہے۔۔۔۔۔

اسکی بات سن کر زرمین اسے دیکھتی رہے گئی افسوس سے گردن ہلائی۔۔ آنسو ضبط کرتی۔۔۔دل کو سخت کرتی۔۔۔خود کو اسی پل بے حس بناتی بولی ۔۔۔اچھا آئیڈیا ہے آپ کی خواہش ہے تو پوری کرونگی۔۔۔۔۔اور آنکھ موندلی۔۔۔

نین بھی خاموش ہو گیا اسے زرمین کی بات سے 'انداز سے عجیب محسوس ہوا اور ہونا ہی چاہیے تھا مار ہی تو دیا اسکے الفاظ نے۔۔۔۔۔

حسنین اپنا سارا غصہ زرمین پر نکال کر آفیس جانے کے لیے نکلا۔۔۔۔غصہ تو نکل گیا مگر دماغ اپنے الفاظ میں ہی الجھ گیا۔۔زرمین کے مرنے سے مجھ پر کچھ اثر نہیں ہو گا دل نے احتجاج کیا ہو گا پہلی محبت ہے۔۔ دماغ محبت کچھ نہیں ہوتی۔۔۔۔دل محبت ہے احمر سے بھی محبت تھی جس کی وجہ سے زرمین ستم سہے رہی ہے۔۔۔ دماغ ہاں محبت جو احمر کے قاتل سے۔۔۔ دل ابھی جواب دیتا حسنین نے اپنے دل و دماغ کو کنٹرول کیا۔۔ ذہن جھٹکا۔۔۔اچانک روڈ کراس کرتے بزرگ کے ہاتھ سے تھیلا گرا وہ اٹھانے جھکے۔۔ بریک لگاتے لگاتے بھی بزرگ سے کار ٹکرا گئی۔۔۔ ۔حسنین جلدی سے کار سے باہر آیا۔۔بزرگ کو دیکھا۔۔۔اور گہری سانس لی۔ اللہ کا شکر۔۔ میں ٹھیک ہوں بس سائیٹ سے تھوڑی ٹکر لگی ہے بظاہر

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

چوٹ نہیں لگی۔۔۔میری غلطی تہی مجھے جھکنا نہیں چاہیے تھا۔۔بزرگ نے حسنین کو دیکھتے کہا بیٹا تم ٹھیک نہیں لگ رہے بزرگ نے حسنین کی اڑی رنگت دیکھ کر سوال کیا۔۔۔

آپ کو ٹھیک دیکھکر میں بہی ٹھیک ہوں۔۔۔مجھے ایکسڈینٹ سے ڈر لگتا ہے 'دو بڑا انقصان پہنچا ہے۔آیے جناب میں ڈاکٹر کے پاس لے چلو۔۔۔۔۔

نہیں بچے میں ٹھیک ہوں۔۔بزرگ حسنین کے اصرار پر نہ مانے اچھا ایسا کرو مجھے گھر چھوڑ دو۔۔۔

جی ضرور۔۔۔۔۔

بسبس اس گلی میں ہی موڑ۔۔اس کالے گیٹ کے سامنے روک لو۔۔۔۔۔آو اپنی بیگم کے ہاتھ کی چائے پلاوا اچھی بناتی ہے۔۔۔

نہیں جناب پھر کبھی۔۔۔

نہیں ابھی ابہی۔۔اسی انداز میں بزرگ بولے۔۔حسنین مسکرا دیا۔۔۔

یار اگر تم لڑکی ہوتے تو میں کہتا۔۔ہنسی تو پٹی۔۔

اس بار حسنین نے قہقہ لگایا۔۔

کافی دلچسپ انسان ہے آپ۔۔۔میرا دل کہہ رہا ہے آپ کی بات مان کر چائے پی لینی چاہیے۔۔

دل کی بات تو فورا مان لینی چاہیے۔۔۔

کیا دل کی بات مانی چاہیے حسنین نے سوال کیا۔۔

بزرگ کو حسنین کے سوال سے ایسا لگا کہ حسنین ایک بکھرا انسان ہے جسے سمیٹنا ضروری ہے۔۔ہاں برخودار۔۔حسنین کا ہاتھ پکڑ کر داخل ہوے۔۔نیک بخت مہمان آیا۔۔

اچھی چائے بناو۔۔

ایک ادھیڑ عمر خاتون آئی۔۔۔نین نے سلام کیا۔۔

خوش رہو۔۔ماں باپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے رہو۔۔صرف چائے کیوں جی کھانا بہی کھایے گا۔۔آج تو میرا ارادہ چکن کڑھائی بنانے کا ہے۔۔۔

نہیں آنٹی۔۔میں صرف چائے پیو گا۔۔

بیٹا حامی بھر لو تمہارے بہانے مجھ غریب کو بہی چکن کھانے کو مل جائے گی۔۔

کیوں جی آپ تو ایسا بول رہے ہیں جیسے میں آپ کے لیے کچھ نہیں بناتی۔۔۔آئندہ بہی نہیں دونگی۔۔۔

۔۔۔تم جانا نہیں بیٹا۔۔۔خاتون دو باتیں سنا کر کچن میں چلدی۔۔۔۔

بزرگ مسکرا دیے۔۔۔ہاں بیٹا اور سناو۔۔کچھ دل کا پوچھ رہے تھے۔۔۔

جی دل کی سننی چاہیے۔۔

۔دل انسانی جسم کا وہ حصہ ہے جو دلیل نہیں مانگتا۔۔فورا ردعمل کرتا ہے۔چاہے اس میں محبت سما جاے یا نفرت.

دماغ تو نفع نقصان سب دیکھتا ہے پھر فیصلہ کرتا ہے اسکا فائدہ کس میں ہے کس میں نہیں۔۔۔لیکن دل یہ سب نہیں دیکھتا۔۔اگر غلط فیصلہ لے تو دل بے سکون ہوتا ہے صحیح فیصلہ ہوتا ہے تو دل خوشی محسوس کرتا ہے۔۔۔اب تم نے دل کی مانی ابھی تو دل کیا کہتا ہے۔۔۔سمجھاتے ہوئے پوچھا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اچھالگ رہاہے۔۔۔

توٹھیک کیاپھر۔۔۔

اگر دل کچھ محسوس نہ کرے تو۔۔۔ نین نے سوال کیا۔۔

ہوں ہوتاہے اکثر۔۔۔دل بے حس ہو جاتا۔۔اور دماغ کے کہنے پر ظلم روار کھاجائے۔۔بے انصافی کی جائے 'گناہ کی کثرت دل پر زنگ لگادیتاہے ۔۔زنگ لگنے سے پتہ ہی نہیں چلے گاہم کہاں ٹھیک ہیں اور کہاں غلط۔۔۔

پیارے رسول نے ایک حدیث میں فرمایا" سن لو بدن میں گوشت کا ایک لو تھڑاہے جب وہ درست ہو گاتو سارابدن درست ہو گاوہ بگڑ گیاسارابدن بگڑ گیا۔ سن لو وہ ٹکڑادل آدمی کا دل ہے"۔۔۔

کتنے پیارے وضح الفاظ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کر دی.

دل وجو دانسانی میں صرف پمپنگ کر کے زندہ رکھنے کاکام نہیں کر تایہ زندگی کو گزارنے کاکام کر تاہے۔۔ سارادن ہم مختلف الفاظ میں کہتے ہیں کہ کیادل چاہارہاہے یہ کھالیں۔۔۔دلچاہارہاہے فلاں جگہ گھوم آئیں۔۔دل کاتسلسل جملہ رہتاہی اب دیکھ لو میر اچکن کھانے کادل ہے پر تمہاری ظالم آنٹی نے دینے سے منع کر دیا۔۔ سمجھاتے اپناد کھڑابھی کہہ بیٹھے۔۔۔۔ خیر یہ تو دل کچھ بھی فرمائش کر لیتاہے۔۔۔دل کی خبصورتی کے لیے ضروری ہے کسی دوسرے دل کی دل آزاری نہ ہو۔۔۔ہمیں صرف اپنے ہی دل کاخیال نہیں رکھنادوسرے دل کا بھی رکھناہے۔۔۔اگر دوسر ادل دکھاتو تکلیف تمہارا دل بھی سہہ گا۔۔۔دل دکھانے کاسلسلہ جاری رہاتو دل پر توزنگ لگناشروع ہو جاے گا۔۔اگر بروقت ازالہ کر دیاجاے دل دکھانے کاتو دل بے سکون ہونے سے بچ جاے گا۔۔۔ بعض تکلیفوں کاازالہ ناممکن ساہوتاہے پر اللہ چاہے توناممکن بھی ممکن کر دے شرط صرف سچی ندامت ہے۔۔۔کسی کادل مت دکھاواس کے آنسو تمہارے لیے سزابن سکتے ہیں۔۔۔۔۔ کوشش کر ودل کی اچھی بات فوراسنو۔۔

نین کے ذہن میں روتی زرمین آئی اس کادل یکدم گبھرایا۔۔چلتاہوں جناب کافی ٹائم گزرامجھے اچھالگا۔۔

کوئی نہی۔ کھاناکھاکر جانا۔۔۔ آپ نے اپنی باتوں سے بچے کو پکادیاہو گا۔۔۔ خاتون اچانک کمرے میں آئی اور نین کوروکا۔۔

لو بھلامیں کیوں پکاو گایہ کام توخواتین کاہے نروٹھے انداز میں بولے۔۔

کیامطلب آپ کا۔۔۔خاتون اپنی صنف کی حمایت میں تیکھے تیور میں بولی

۔۔۔۔۔میر امطلب ہے بیگم کھاناتوخواتین پکاتی ہیں اور بہت عمدہ پکاتی ہیں کل پڑوس سے اقصی خاتون نے بہت لذیز کھیر بنائی تہی ۔۔بیجھی۔۔۔۔۔۔

ہیں ہیں کھیر۔۔کب آئی۔۔میں کہاں تہیں۔۔

معصومیت سے۔ آپ سورہی تہیں اس لیے میں نے پوری کھالی۔۔گرم ہو جاتی تو آپ کھاتی نہیں۔۔۔۔۔

گرم کی خوب کہی فریج میں رکھ دیتے۔۔۔اور پوری کھائی اسلیے کل شگر بڑھ گئی آنے دومہناز کو وہ ہی آپ کو سمجھاسکتی ہے۔۔۔ حسنین کی طرف رخ کر کے بولی مہناز میری بیٹی ہے شادی کے دس سال بعد ہوئی ہے اللہ کریم نے ہم بے اولادوں پر کرم کیا۔۔

حسنین کادل ان دونوں کی نوک جھوک میں مصروف ہو گیا۔۔ایک اچھی دوپہر گزار کر' دوبارہ آنے کاوعدہ کر کے آفیس کے لیے روانہ ہوا۔۔۔۔

۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اسفند آفیس میں علیزہ سے بیٹھا باتیں کر رہا تھا حسنین کی آمد پر علیزہ بوکھلا کر چیر سے اٹھی مارننگ سر۔۔ سوری آفٹر نون سر۔۔

اسفند نے علیزہ کی بوکھلاٹ کو انجوے کیا۔۔۔

حسنین نے اسفند کو گھورا اور علیزہ کو احمد سنز کی فائل لینے بیجا۔۔۔

اور شہزادے آج اتنا لیٹ آیا۔۔ کیا بھابی کو چھوڑ کر آنے کا دل نہیں کیا۔

دل پر نین چونکا۔۔۔

یار بھابی ہے بڑی قیامت۔۔۔ نین نے گھورا۔۔۔ اسفند بوکھلایا میرا مطلب ہے خوبصورت ہے۔۔ معصوم ہیں۔۔۔۔ اور میرا کوئی الٹا دوسرے مردوں کی طرح مطلب نہیں ہے وہ میرے لیے قابل احترام ہیں۔۔۔ میری بہنوں جیسی ہیں۔۔۔ اسفند نے جزباتی تقریر کی۔۔

نین' یہ دوسرے مردوں سے کیا مراد ہے وضاحت کریں گے آپ۔۔۔ اسفند مسکراتے ہوئے یار سنا نہیں ہم مردوں کو بیوی دوسروں کی اور بچے اپنے اچھے لگتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نین بہی مسکرا دیا۔۔۔۔ بڑا ہی خبیث ہے تو۔۔۔

اور میرا شمار نہیں اسمیں

مان لیتا ہوں اور آتے ہوئے راستے میں ایک چھوٹا ایکسڈینٹ ہو گیا تھا۔۔

اوہ کوئی مسلہ 'کوئی چوٹ تو نہیں لگی

نہیں' اللہ کا کرم ہے۔۔۔ اور تم کو کام کے لیے آفیس بلایا ہے سیکٹری سے گپیں لڑانے نہیں۔۔۔

کیا مطلب ہے تیرا میں کوئی ایسا ویسا ہوں۔۔ اسفند نے برا منایا۔۔۔

تو کیسا ویسا ہے مجھے سب پتہ ہے میں اندھا ہو سکتا ہوں آفیس کے باقی لوگ نہیں۔۔ سمجھے علیزہ ایک شریف لڑکی ہے' بلاوجہ لوگ باتیں بناتیں ہیں۔۔۔

ہاں میں لچا لفنگا ہوں 16 ملکوں نہیں بلکے پوری دنیا کی پولیس مجھے ڈھونڈ رہی ہے۔۔ اسفند جل کر بولا۔۔

اب اپنے ڈرامے بند کرلے اور کیا خیال ہے کام کر لیا جائے۔۔۔ ہاں ضرور۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نجمہ نے حسنین کی ہدایت پر عمل شروع کر دیا۔۔ بہترین غذا اور آرام سے زرمین کی طبیعت تو بہتر ہوئی مگر سکون تو حسنین کے غصے نے ختم کر دیا اور خیال کتنا ہی رکھا جاے اگر سکون نہ ہو تو غذا بہی بہترین اثر نہیں رکھتی۔۔ اور طبیعت میں بوجھل پن سما جاتا ہے۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ دادا ابو آپ سومرو کو سمجھا دیں روکاوٹ نہ ڈالیں اگر اس کے پاس اختیارات اور سورسز ہیں تو میں بھی شہر میں کوئی گھانس نہیں کھا رہا۔۔۔ میں بس کسی کو بیچ میں نہیں لانا چاہتا۔۔۔

بیٹا تم فکر نہ کرو پنچائیت بٹھائیں گے۔۔۔ آخر ان کے علاقے کا بھلا ہے اور زمین بھی ہم نے خریدی ہے۔۔۔ نیک کام کر رہے ہیں اللہ مدد کرے گا۔۔۔

جی آپ آج ہی بات کرے مجھے جلد بتائیں تا کہ کام شروع کریں۔۔۔ دادی کیسی ہیں

اچھی ہیں تم کب آو گے۔۔ آجاو زرمین بیٹی کو بھی لاو۔۔ دادا ایک اور فون آرہا میں سن لو پہر بات کریں گے اللہ حافظ۔۔۔۔ اب تو حویلی فون کرنا بہی مشکل ہے میرے خاندان کو بہی اسی کی فکر رہتی ہے۔۔ نین نے کوفت سے سوچا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔ یہ ہفتہ بظاہر زرمین کے لیے سکون کا گزرا تھا مگر زرمین بے چین رہی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زبردستی کچن میں کام کرنے لگی۔۔۔ صبح سے کچھ نہ کچھ توڑنے لگی۔۔۔ نجمہ کو تنگ کرنے والے سارے کام کیے۔۔۔ نجمہ حسنین کی ہدایت پر برداشت کرنے کی کوشش میں لگی رہی۔۔برداشت کرنا مشکل تھا جس پر حکومت کی تھی، آج تابعداری کرنی پڑ رہی ہے، آخر برداشت اس وقت ختم ہوئی جب زرمین نے نجمہ کو چائے دی اور غلطی سے پیالی چھوٹ کر نجمہ کے پیروں کے پاس گری اگرچہ نجمہ پر چائے کے چند چھینٹے ہی پڑے تھے لیکن نجمہ نے زرمین پر ہاتھ اٹھالیا پہلے تھپڑ پر نین نے لاونج میں قدم رکھا دوسرے پر تیزی سے دھاڑا۔۔۔

کیا ہو رہا ہے۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی ہاتھ اٹھانے۔۔۔ نین نے غصیلے لہجے میں بولا۔۔۔

صاحب جی غلطی سے ہو گیا۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔۔

زرمین نے نین کی طرف دیکھا۔۔۔ آنکھ نم ہے مگر کوشش کی آنسو باہر نہ آئے۔۔۔

۔۔۔ تمہیں خیال رکھنے کا کہا تھا۔۔۔ تمہارے اس تھپڑ کی وجہ سے میرے بچوں کو نقصان پہنچ جاتا۔۔۔۔

زرمین نے گہری سانس لی۔۔ میری نہیں بچو کی فکر ہے۔۔۔

میری بیوی ہے حسنین شاہ کی بیوی۔۔ تم ایک ملازمہ ہو کر اس پر ہاتھ اٹھاوں گی۔۔ میری چیزوں کو کوئی بھی نقصان پہنچائے مجھے برداشت نہیں۔۔۔ میں عورتوں پر ہاتھ نہیں اٹھاتا ورنہ وہ حشر کرتا تمہاری نسلیں یاد رکھتیں۔۔۔

زرمین نے حیرانگی سے دیکھا عورتوں والی بات پر۔۔ معافی تو بالکل نہیں ملے گی۔۔ بخش۔۔۔ آواز دے کر بولایا۔۔ لے جاو اسے بیسمنٹ میں اور حسنین شاہ کے حکم نہ ماننے کی سزا دوں۔۔۔ بس جان نہیں لینا۔۔۔

حسنین کے اس روپ سے سب ملازم سہم گئے۔۔۔ نجمہ سب ہی کے لیے ظالم اپنی ہیڈ پوسٹ پر اکڑنے والی۔۔۔ اسلیے ملازموں کو حسنین کے فیصلے سے زیادہ دکھ نہیں ہوا۔۔۔۔ ایک ظالم تو انجام کو پہنچا۔۔۔

جی سائیں۔۔۔ بخش نے سردارا کو بولا سردارا کھینچتے ہوے لے گئ سائیں۔۔۔ معاف کر دیں معاف کر دیں۔ نین نے ان سنا کیا۔۔

شائستہ آج سے نجمہ کی جگہ آپ ہیں۔۔۔ اور میری بیوی کا بے حد خیال رکھنا۔۔۔

جی سر۔۔۔ شائستہ اس بات پر خوش تھی دیر سے ہی صحیح حسنین نے زرمین کا خیال تو رکھنا شروع کیا۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بخش نے زرمین پر ہاتھ اٹھانے کی سزا میں نجمہ کے ہاتھ دہکتے کوئلے سے جلا دیا۔۔۔ ہاتھ جلنے کی تکلیف سے نجمہ کو بخار نے آگھیرا

۔۔۔

سائیں نجمہ بخار میں بے ہوشی کی کیفیت ہے

ہمم ٹھیک ہے ابھی کے لیے کافی ہے اتنا۔۔۔ علاج کراو۔۔۔

جی سائیں بہتر۔۔۔۔ سومرو کے آدمی کو آج حویلی کے باہر دیکھا گیا ہے قادر سے فون پر بات ہوئی تھی۔۔۔

حسنین بات سن کر چونکا۔۔۔ جانے دیا کیا۔۔۔

نہیں سائیں تھوڑی خاطر مدارت تو بنتی ہے بخش نے دانت نکالے۔۔۔

ہوں۔۔ کیا بتایا۔۔۔۔ پروین کی بیٹی سے محبت کرتا ہے اس سے چوری ملنے آیا تھا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سخت زہر لگتا ہے مجھے ایسا چوری چھپے ملنا۔۔۔ پھر تو اچھے سے کروں خاطر کوئی کمی نہ ہو۔۔۔۔۔ تھوڑی دیر سوچ کر کیا خیال ہے بخش داماد بنالیں ۔۔۔سومرو کی خبر دیگے۔۔۔

جی سائیں بات تو ٹھیک ہے۔۔۔

ٹھیک خاطر کے بعد معملات طے کرلوں۔۔اور شادی میں کوئی کمی نہیں ہونی چاہیے۔۔۔اسے سمجھادینا کیسے وفاداری نبھانی ہے۔۔۔۔۔

جی سائیں۔۔۔.....

حسنین کی قدوس صاحب سے اچھی سلام دعا ہو گئی۔۔قدوسی صاحب کے کہنے پر اس نے انکے محلے کی ایک لڑکی کی شادی کروائی اور اب ایک جگر کے مریض کو پاکستان سے باہر بھیجنے کی تیز رفتاری سے کوشش کر رہا ہے۔۔۔ نین شروع ہی سے اچھے اور نیک کام کرتا رہتا ہے۔۔ مختلف گاوں میں احمر فاونڈیشن ادرے کے تحت اسکول اور چھوٹے ہوسپٹل کھول رہا ہے اس چھوٹے ہوسپٹل میں سب ہی بنیادی ضرورت کا سامان موجود ہے۔۔ نصیر سومرو گاوں میں بچل سومرو روکاوٹ بن رہا ہے اس لیے ابھی وہاں تعمیرات شروع ہی نہ ہو سکی 2 گاوں میں ہوسپٹل اور 3 گاوں میں اسکول تیار ہو چکے ہیں اور وہاں کے لوگ حسنین سے بہت خوش ہیں۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔.....۔۔۔۔دوسے تین دن بعد زرمین نے پھر ایسا ہی کیا زبردستی کام کرنے لگی تو شائستہ نے ہلکا پھلکا کام دیا۔۔۔پر زرمین باز نہیں آئی ۔۔۔نین کی آمد پر بھی زرمین نے کافی خود بنائی اور لیکر روم میں پہنچی۔۔۔۔۔

سائیں کافی۔۔۔

تمکو منع کیا پے کتنی بار، صرف آرام کرو۔۔۔کون سی بہت اعلی کافی بناتی ہو جو میں نہ پیوں تو مر جاوں۔۔۔

زرمین کے دل نے کہا اللہ نہ کرے۔۔

جاو اب میرا کھڑے کھڑے منہ کیا دیکھ رہی اور کتنا رف حلیہ ہے فورا چینج کرو۔۔۔۔۔۔۔اور بیڈ پر آو' ویسے ہی کافی دن ہو گئے۔۔۔۔۔ذو معنی بات کہہ دی۔۔۔۔۔۔۔۔

زرمین پھر ضروت بننے پر نم آنکھوں سے ڈریسنگ روم کی جانب بڑھی۔۔۔

آج 10 دن ہو گئے نجمہ کو گئے اور شائستہ کو ہیڈ بنے۔۔شائستہ نے اپنے زیر ملازموں کے ساتھ بہترین سلوک رکھا سب ہی شائستہ سے خوش ہیں۔۔۔ آج بھی زرمین ذہنی طور پر بوجھل ہے۔۔کچن میں آکر روٹی پکاتی ملازمہ کو ہٹا کر خود پکانے لگی۔۔۔شائستہ کو جیسے ہی معلوم ہوا فورا آکر اسے ہٹانے لگی مگر زرمین پر تو پکانے کا جنون ہی چڑھ گیا۔۔ آپ کون ہوتی ہیں منع کرنے والی میں تو پکاوں گی۔۔۔ کیا کرلیں گی آپ۔۔بدتمیزی سے شائستہ کو جھڑکا ۔۔۔بیبی آپ کی طبیعت خراب ہو جائے گی عاجزی سے گویا ہوئی۔۔۔

کیوں کیا اس سے پہلے میں نے روٹیاں نہیں ڈالی۔۔اگر تم نے مجھے منع کیا تو میں خود کو جلا لو نگی۔۔۔ نہیں بیبی آپ پکاوں۔۔بے بس باہر آگئی۔۔فکر ہوئی صاحب نے دیکھ لیا تو۔۔۔۔۔۔زرمین کو کچھ دیر بعد کچن سے نکلتا دیکھ سکھ بھرا سانس لیا شکر ہے سر نہیں آئے۔۔مگر زرمین پھر واپس آئی۔۔شائستہ گھبرا گئی نجانے اب کیا کہے۔۔۔

معافی چاہتی ہوں شائستہ باجی پتہ نہیں کیسے میں آپ سے اتنی بدتمیزی کر گئی۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

شائستہ کوئی بات نہیں۔۔۔۔پھر کھانے کے بعد جھاڑو دینے پر۔۔شام کی چائے سب ملازموں کو دینے پر شائستہ سے بدتمیزی اور غصے کا اظہار کیا ۔۔۔اور سوری بھی نہیں کی۔رات کے کھانے کو لیکر جب زرمین نے پکانے کی ضد کی اس وقت تو زرمین کی طبیعت بھی ٹھیک نہ تھی تو مجبوراتنگ آکر شائستہ نے نین کو فون کیا۔۔۔نین نے تھوڑی دیر میں آنے کا کہا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔زرمین کی طبیعت کے پیشِ نظر نین نے نارمل لہجے میں زرمین کو روم میں آنے کو کہا۔۔آج بھی زرمین کافی بنا کرلے گئی۔۔۔۔ کیوں نہیں سن رہی تم۔۔۔منع کرہا ہوں کافی بنانے سے صرف آرام کروں۔۔۔نین کا لہجہ نارمل ہی رہا۔۔۔نین نے کافی پینی شروع کر دی۔۔زرمین یک ٹک نین کو دیکھتی رہی۔۔۔۔پھر زرمین نے کافی کا کپ نین سے لے کر چھینک دیا۔۔۔۔۔۔

نین ہکا بکا ہو گیا کہ زرمین نے یہ کیوں کیا۔۔۔غصے سے چیخا۔۔۔کیا بدتمیزی ہے۔۔۔زرمین چپ۔۔۔بولو۔۔۔زرمین کچھ نہ بولی۔۔نین۔۔بے حد مشکل سے خود پر قابو پایا دل تو کر رہا تھا مار کر دماغ ٹھکانے لگائے مگر ڈاکٹر زویا کی ہدایت پر مارنے سے خود کو باز رکھا۔۔۔میرا خیال ہے تمہاری طبیعت خراب ہے آرام کرو۔۔غصہ کنٹرول کرنے کے لیے راکنگ چیئر پر بیٹھ گیا۔۔۔

۔۔زرمین نین کی ڈانٹ سن کر آہستہ چلتی نین کے پاس آئی اور بولی۔۔نین 15 دن ہو گئے آپ نے غصے سے زیادہ ڈانٹا نہیں مارا نہیں۔۔۔۔۔۔پلز مجھے مارو۔۔۔مجھے جھڑکوں۔۔۔میری بے عزتی کرو۔۔۔نین مجھے مارو نہ روتے روتے بولی۔۔۔مجھے سخت بے چینی ہو رہی ہے ابھی آپ نے تھوڑا غصہ کیا مجھے تھوڑا بہتر لگا۔۔۔پلز مارو نہ۔۔۔میں میں نہ تمہاتمہاری کافی پھینک دی۔۔بات نہ مم مانی۔۔مارو مجھے۔۔ہچکیاں لیتی زرمین نے ہاتھ جوڑ لیے۔۔۔ ۔۔

حسنین کو تو سکتہ ہی ہو گیا۔۔۔وہ فق چہرہ سے زرمین کا گڑ گڑانا دیکھ رہا ہے۔۔کیا اس کے ظلم نے زرمین کو پاگل کر دیا۔۔پلز روتی بلکتی ہچکی لیتی زرمین ہاتھ جوڑے مار کی گردان میں لگی اس کا دامن پکڑ لیا۔۔۔نین کو وہ اس وقت ہیروئن کا نشہ کرنے والوں کو وقت پر نشہ نہ ملے جیسی حالت میں لگی ۔۔۔۔۔حسنین کے پسینے چھوٹ گئے۔۔زرمین کے الفاظوں اور حالت نے حواس باختہ کر دیا وہ گھبرا کر اٹھا۔۔۔دامن چھڑایا اور تیزی سے باہر کی جانب بڑھا نین کو لگا اگر وہ تھوڑی دیر اور رو کا تو اس کا دم گھٹ جائے گا۔۔۔۔۔۔۔

شائستہ نے نین کو تیزی سے الجھے چہرے کے ساتھ بھاگتے دیکھا تو جلدی سے روم میں بڑھی۔۔۔جہاں روتی ہوئی زرمین کے حواس بھی کھوئے ہوئے تھے۔۔۔ملازمہ کی مدد سے زرمین کو بیڈ پر لٹا کر ڈاکٹر زویا کو فون کیا۔۔۔

میں نے اس آدمی کو کتنا سمجھایا ان کو بے حد بے حد کیئر کی ضرورت ہے مگر نہیں کوئی خیال نہیں۔۔۔ساس کہاں ہے بلاؤ ذرا۔۔۔۔

ڈاکٹرنی جی وہ گاؤں چلی گئی سر نے انکو گاؤں بھیج دیا۔۔۔شائستہ کو زرمین نے نجمہ کا بتادیا تھا۔۔

یہ اچھا کام کیا ظلم کے علاوہ وہ کرتی ہی کیا تھی اپنی جاگیر دارنی گاؤں میں ہی کرے تو صحیح ہے۔۔۔نہیں گاؤں پر بھی ظلم ہی ہے۔۔۔خیر اب میں انکی میڈیسن چینج کر رہی ہوں۔۔۔۔بہت پابندی سے تینوں ٹائم دینا ہے۔۔فریش فروٹ کا استعمال زیادہ سے زیادہ ہو۔۔وینفر ڈرپ لگا دی ہے اور انجکشن بھی تھوڑی دیر میں طبیعت بہتر ہو جائے گی۔۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حسنین سن ذہن کے ساتھ کار سڑکوں پر چلانے لگازر مین کو کئ بار روتے فریاد کرتے دیکھا مگر آج کا رونا ہی الگ تہا۔۔ بار بار کانوں میں مجھے مار کی آوازیں گونج رہی تھیں ایک وحشت سی چھار ہی تہی اور سڑکوں پر پھرتے پھرتے کار رخ قدوسی صاحب کے گھر کر لیا غائب دماغی سے اترا اور بیل کی بجائے دروازہ کھٹکھٹایا۔۔

دروزہ زور سے بجنے پر قدوس صاحب نے جلدی کھولا سامنے حسنین کھڑا تھا۔۔۔ اسکے چہرے پر عجیب کیفیت لگ رہی ہے قدوس صاحب اس کو بازو سے پکڑ کر لائے وہ بے جان مورت کی طرح کھنچتا چلا گیا۔۔۔۔۔ اندر بیٹھایا پھر پوچھا کیا ہوا بیٹا اتنے پسینے کیوں ہو رہے ہو۔۔۔

پانی پلز پانی دیں ایسا لگ رہا ہے حلق میں کانٹے اگ آئیں ہوں۔۔

وہ جلدی سے پانی لائے نین نے ایک ہی سانس میں گلاس خالی کیا اور مانگا وہ بہی پی لیا تھوڑے حواس بحال ہوئے۔۔۔ لگ رہا ہے آج زرمین کی تڑپ 'دعا اور سزا رنگ لے آئ۔۔۔ نین کے دل ودماغ میں زرمین کی مار کی فریاد کوڑا بن کر لگی جس نے دل ودماغ پر لگے بے حسی کے تالے کو توڑ دیا۔۔ نظریں جھکا کر دھیمے سے۔۔۔ میں نے اسے شاید پاگل کر دیا۔۔۔ میں ایک ظالم جابر ہوں۔۔

کسے کر دیا پاگل۔۔ قدوس صاحب نے سوال کیا۔۔۔

نین انکے سوال پر ایک دم ہوش میں آیا میں یہاں کیسے۔۔۔

قدوسی صاحب نے کہا بیٹا شاید تمہارے دل کو احساس کی چوٹ پڑی ہے۔۔۔ اس لیے غائب دماغ ہو گئے۔۔۔ تم لمبی لمبی دو تین سانسیں لو میں بیگم کو چائے کا کہہ کر آتا ہوں۔۔۔

پو بر خودار اب بتاو ایسی کیا بات ہوئ کہ تم اپنے آپ میں نہ رہے۔۔۔

نین احمر کی موت سے لیکر زرمین سے شادی تک کا قصہ سنا سنا دیا۔

تم ایک سمجھدار انسان ہو، مسلمان ہو، موت کی حقیقت سے واقف ہو۔۔ موت تو بر حق ہے ہر ذی روح کو آئے گی۔۔ آج میں کل تم کوئ بھی کسی بھی وقت مر سکتا ہے، موت تو کسی بھی بہانے سے آسکتی ہے۔۔ کوئ بیماری سے تو کوئ ایکسڈینٹ سے جس کی جس طرح لکھی ہے مت، ویسے ہی آئیگی ۔۔ اور حادثہ تو کبھی بہی کہیں بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ زاویار کو مورد الزام ٹھرانا غلط ہے جب کے وہ دل سے شرمندہ اور معافی کا طالب ہے

نین خاموشی سے سن رہا ہے سادہ الفاظ۔۔ سادہ لہجہ اثر کر رہا ہے۔۔ سمجھ کا نیا دور کھل رہا ہے۔۔ شاید پہلے غصے نے عقل سلپ کر دی اور اب زرمین کی تڑپ نے عقل پر ضرب دی۔۔۔۔۔۔

بیٹا معاف کرنا بہت بڑا عمل ہے اللہ کو معاف کرنے والے بڑے پسند ہیں۔۔۔ تم کو زاویار لو معاف کر دینا چاہیے تھا احمر کی موت پر صبر کرنا احمر کی موت میں بہی اللہ کی مصلحت ہو گی۔۔۔

بھائ کے زکر پر حسنین آبدیدہ ہو گیا مرنے میں کیا مصلحت۔۔۔ چھوٹا تھا۔۔ احتجاتی لہجہ۔۔

قدوسی صاحب مبہم سا مسکرائے۔۔ واقع خضر پڑھا ہے کبھی۔۔ نین نے سر ہلایا۔۔ کچھ یاد ہے کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔

اسمیں یہی ہے صبر و حکمت ہے۔۔ حضرت خضر سے صبر کا وعدہ کر کے روانہ ہوئے تو ایک کشتی میں سفر کیا کشتی والوں نے محبت وادب سے سفر کی اجازت دی۔، کنارے پر پہنچنے پر حضرت خضر نے کشتی سے دو تختے اسطرح نکالے کے کشتی میں پانی نہ جائے۔۔۔ حضرت موسی نے اعتراض کیا حضرت خضر نے وعدہ یاد دلایا جس پر شرمندہ ہوے سفر پھر شروع کیا راستے میں ایک مکان کے باہر کچھ لڑکے کھیل رہے تھے آپ نے ایک کو پکڑ کر قتل کیا۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حضرت موسی پہر غصہ ہوئے حضرت خضر نے انکو یاد دلایا۔۔ حضرت موسی نے پہر معذرت کی۔۔ اور کہا اگر اب اعتراض کرو تو مجھے سفر سے نکال دینا ۔۔۔

پھر سفر شروع کیا بھوک لگنے لگی۔۔ ایک بستی سے گزرے وہاں کے لوگ مالی لحاظ سے اچھے ہیں ایک جگہ جہاں لوگ جمع تھے کھانے کا بولا لیکن وہاں کے لوگ کنجوس تھے کسی نے بھی خیال نہ کیا وہ ایسی جگہ پہنچے جہاں ایک بوسیدہ دیوار تہی آپ نے اس دیوار کو ٹھیک کیا حضرت موسی نے پہر صبر کا دامن چھوڑ دیا اور سوال کر بیٹھے کہ حضرت یہاں کے لوگوں نے مہمانوازی نہ کی آپ نے انکی دیوار بغیر اجرت ٹہیک کر دی۔۔ اس تیسرے اعتراض پر حضرت موسی نے خود شرط رکھی تہی کے اب اعتراض کی صورت میں مزید سفر نہیں ہو گا۔۔ تو سفر روک گیا مگر حضرت موسی نے ہوے واقعات کے بارے میں پوچھا۔۔ جس کشتی میں سوار تہے وہ دس غریب کی ملکیت تھی جو سب غریب تھے۔۔ جس کنارے پہنچے وہاں ایک ظالم بادشاہ جالندہری کی حکومت تہی اسنے اپنے سپاہیوں کو اچھی کشتی اور کمائی پر قبضہ کر لیا۔۔ اللہ نے یہ راز حضرت خضر پر منکشف کیا میں نے کشتی کو داغی کر دیا تا کے کشتی محفوظ رہے۔۔ اور غریبوں کی کمائی اور کشتی محفوظ کی، جس لڑکے کو قتل کیا وہ کافر تھا اور جوان ہو کر ایسے غلط کام کرتا کہ دوسروں کو اور اپنے مومن ماں باپ کو بہی کافر کر دیتا۔ اور اللہ اسکے والدین جا ایمان قائم رکھنا چاہتا تھا۔۔۔ اس لیے قتل کیا۔۔ اور دیوار دو یتیم بچوں کی ملکیت تہی ان کے ماں باپ نے اس دیوار کے نیچے مال دفن کیا بچے بڑے ہو کر لے لیتے۔۔ اگر دیوار گرتی تو عزیز و اقارب لیتے اسلیے مرمت کی۔۔ اللہ نہیں چاہتا تھا کہ وہ نیک کمائی یتیم بچوں کے سوا لے اس لیے حکم اللہ دیوار ٹھیک کی۔۔۔۔ ان تین الگ باتوں میں تین حکمتیں، تین احسان۔ سامنے آئے۔۔۔۔ شاید بڑا ہو کر احمر کسی ایسے مرض میں مبتلا ہو جاتا اور تڑپتا رہتا۔۔ تو تڑپ تم برداشت نہ کر پاتے۔۔۔ یا پھر جس محبت سے تم اس سے کرتے ہو وہ بڑا ہو کر حق ادا نہیں کر پاتا تو تب بہی تکلیف مشکل ہوتی۔۔ یا وہ ملک دشمن بن جاتا غرض کے کچھ بہی ہو سکتا تھا۔۔۔ اس لیے اللہ کے فیصلے پر صبر کرو اور یہ حقیقت یاد رکھو زب کچھ فنا ہو گا صرف اللہ باقی رہے گا سب کچھ اللہ کا ہے اور اس کی طرف لوٹ جانا ہے۔۔ رہی بات زاویار کی تو ہو سکتا ہے اسکی آزمائش کے ساتھ تمہاری بہی آزمائش ہو۔۔۔ اللہ تمہارے معافی کے ظرف کو آزمارہا ہو۔۔

ٹھیک کہا آپ نے۔۔۔۔ لکن میں نے معاف نہیں کیا۔۔ میں نے زبردستی شادی کی اپنا حق وصولہ۔۔۔ بہت۔ را سلوک کیا اپنی بیوی سے۔۔

ہائے ربا تم اتنے ظالم تو نہیں لگتے۔۔ خاتون بولی

تم بیٹا شکل سے ایسے تو نہیں لگتے خاتون نے برا منہ بنایا۔۔ پھر محبت سے سمجھانے لگی۔۔۔ اللہ نے عورتوں کو بڑا نرم بنایا۔۔ مرد اپنی محبت سے اسے جو شکل دے وہ ایسے ہی بن جاتی ہے۔۔۔ کیا تمہاری بیوی تمہارا خیال نہیں رکھتی اگر ایسا ہے تو اسے یہاں لاو میں سمجھاو نگی۔۔

رکھتی ہے خیال۔۔ میں پھر بہی مارتا ہوں نین نے کرب سے کہا۔۔۔ آنکھ اپنے ہی ظلم پر نم ہو گئی۔۔۔۔

غلط بات ہے بیٹا۔۔۔ ایسا نہ کرو۔۔ بیٹا تم اپنی بیوی کے دل سے خود کی عزت ختم کر لوگے۔۔۔۔ اگر وہ غصہ دلاتی ہے تو تم صبر کرو۔۔ غصہ انسان کی عقل سلپ کر دیتا ہے اور اصلی مرد وہ ہی ہے جو غصہ پر قابو پائے۔۔۔

حسنین سر جھکائے خاتون کو سن رہا تھا۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سورہ نسامیں اللہ پاک فرماتا ہے "عورتوں سے اچھابر تاؤ کرو"۔۔اگر عورتیں حقیر اور غیر اہم ہوتی تو اللہ یہ نصیحت نہ کرتا۔۔۔بے شک شوہر بیوی سے افضل ہوتا ہے مگر اس حد تک کہ وہ بیوی کے ساتھ ناانصافی نہ کرے، اسکے حقوق محبت خلوص اور چاہت کی صورت میں دے، اسکی خدمات کی قدر کرے۔۔

اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں اچھے لوگ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ اچھی طرح سے پیش آتے ہیں۔۔۔۔ آپ نے یہ بھی فرمایا "جب تم کھاؤ تو انہیں بھی کھلاو، خود پہنو تو انہیں بھی پہناو، انکے چہرے پر مت مارو انہیں برا نہ کہو اگر کوئی ناراضگی والی بات ہو جائے تو انہیں گھر سے نہ نکالو۔۔

واضح لفظوں میں پیارے نبی نے بتایا مگر عقل رکھنے والے اچھی بات پر عمل نہیں کرتے بس اپنی کرتے ہیں۔۔۔اور۔۔اماں۔۔۔۔۔۔۔۔۔خاتون کا ارادہ ابھی اور سمجھانے کا تھا مگر مہناز کی آواز پر جانا پڑا مگر جاتے جاتے قدوس صاحب کو سمجھانے کا اشارا کیا انھوں نے بھی سر ہلا کر اقرار کیا۔۔قدوس صاحب نے حسنین کو دیکھا جو ان کی بیگم کی بات سن کر سوچ میں مصروف ہو گیا چہرے کے اتار چڑھاو سے اندازہ ہو رہا ہے حسنین پیشان ہے۔۔۔

نین تو خاتون کی زبان سے حدیث سن کر احتساب میں پڑ گیا۔۔نہ تو میں نے اچھا کھلایا نہ پہنایا۔ چہرے پر توکئی بار مارا۔۔اللہ اللہ میں نے بہت ظلم کیا نین سر ہاتھوں میں پکڑ کر رونے لگا۔۔۔۔

بیٹا جو ہو گیا مانا غلط تھا، گزرا وقت واپس لانا مشکل ہے جو کوتاہیاں ہو گئی اس کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرو۔۔ آج ایسا کیا ہوا جو تم کو درست راہ بتا گیا ۔۔۔۔

نین نے انکو آج ہوا زر مین کا رویہ اور شادی کے بعد اس سے روا رکھا رویہ بتایا۔۔اللہ نے مجھ کو آزمائش میں ڈالا۔ مگر میں نے کیا کیا، میں ایک جابر حکمران بن گیا۔۔وہ روتی رہی اور میرے اندر کا حاکم اس کے رونے پر خوش ہوتا رہا۔۔۔

قدوس صاحب کو سخت افسوس ہوا زر مین کے ساتھ اس ناانصافی پر۔۔۔۔اللہ نے تم کو آزمائش میں ڈالا۔۔۔ مگر تم نے صبر نہ کیا دل بڑا کر کے زاویار کو معاف کر دیتے۔۔۔تو آج ایسا نہ ہوتا۔۔۔۔۔تم اللہ سے معافی طلب کرو۔۔

کیا اللہ مجھے معاف کر دے گا۔۔۔

ہاں۔۔۔اللہ بڑا غفور و رحیم ہے۔۔اس نے کہا ہے میرے بندوں میری رحمت سے ناامید مت ہو۔۔۔اللہ معاف کرنے اور معافی کو پسند کرنے والا ہے ۔۔بس شرط اتنی ہے صدقِ دل سے معافی مانگو۔۔دوبارہ وہ گناہ نہ کرنے سے سچی توبہ کرنا۔۔۔اس کے جس بندے سے ناانصافی کی اس سے معافی مانگو ۔۔۔

کیا زر مین مجھے معاف کر دے گی۔۔۔

اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔اللہ چاہے تو زر مین کے دل کو موم کر دے۔۔تم کوشش کرو۔۔۔۔اللہ چاہتا ہے تم اور تمہارا دل خوش رہے جبھی آج زر مین بیٹی کی تڑپ نے تمہارے دل کو بدل دیا۔۔۔تم نے اللہ کے کئی بندوں کی مدد کی۔۔۔اور ان بندوں نے خلوص سے تمہاری خوشیوں کی دعائیں کی ہونگی اور خلوص سے مانگی دعا عرش پر قبولیت پاتی ہیں۔۔۔۔۔۔

حسنین اسی وقت سجدے میں گر گیا اور اللہ کے سامنے ندامت کے اشک بہانے لگا۔۔۔قدوس صاحب نے اسے اکیلا کمرے میں چھوڑ کر باہر آ گئے اب ان کا کوئی کام نہ تھا رب اور اسکے بندے کا معملا تھا۔۔۔رات کے کئی پہر حسنین اپنے گناہوں کا حساب کرتا رہا اور اللہ سے معافی مانگتا رہا، فجر کے وقت

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

قدوسی صاحب نے نین کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی دعوت دی۔۔رات بھر جاگنے اور رونے سے نین کی آنکھیں اور چہرہ سوج گیا تھا نماز فجر کے بعد نین نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔۔۔یا اللہ تو بہت غفور رحیم ہے میں غفلت میں پڑا ہوا تھا اپنی جان پر ظلم کیا تیری بندی کو ستا کر تیرے حکم کی نافرمانی کی۔۔یا رحمان مجھے معاف کر دے مجھے معاف کر دے مجھے سچی توبہ نصیب کر دے۔۔۔مجھے تیری بندی سے معافی مانگنے کی ہمت دے،رب میں زرمین سے معافی مانگو تو اسکے دل کو میرے حق میں نرم کر دے۔۔اے کریم رب کرم کر دے۔۔۔اپنے پیارے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدقے میں اللہ مجھے معاف کر دے آمین۔۔۔۔

نماز پڑھ کر حسنین نے گھر جانا چاہا لیکن قدوس صاحب ناشتے کے لیے لے گئے۔۔

تم نے مجھے کل زرمین کا رویہ بتایا تھا اسے دیکھ کر لگ رہا ہے کہ اسے عادت ہو گئی اور عادت بڑی جان لیوا ہوتی ہے۔۔۔وہ پاگل نہیں ہوئی بس عادی ہو گئی ہے اور عادتیں ایک دم سے ختم نہیں ہوتی،تم آہستہ آہستہ اپنا رویہ ٹھیک کرو،یوں تو معافی مانگنے میں جلدی کرنی چاہیے کیوں کے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہوتا مگر پہلے اس کی ذہنی حالت تھوڑی بہتر ہو جائے پھر مانگنا۔۔جب تک تمہارے اندر بھی معافی مانگنے کی ہمت بھی آجائے گی۔۔۔زیادہ وقت نہیں لینا۔۔اور اسے میری بیگم سے ملانے لانا۔۔

جی اب میں چلتا ہو۔۔۔اللہ حافظ۔۔

گھر پہنچنے پر شائستہ نے حسنین کو زرمین کی طبیعت خرابی اور ڈاکٹر زویا کی ہدایت دی۔۔

ہمم۔۔شائستہ زرمین سے تھوڑا کام کروائے زیادہ نہیں اسے خود کام کا کہے اس کے کرنے سے پہلے،اس طرح وہ زیادہ کام کرنے کی ضد نہیں کرے گی ٹھیک ہے۔۔۔۔۔۔

جی سائیں۔۔۔

بخش کو فون کر کے بلایا۔۔بخش نجمہ کو چھوڑ دو اس کی ٹریٹمنٹ کرواؤ۔۔اور اس کے اکاؤنٹ میں مناسب رقم ڈالوں اور چیک بک اس کے حوالے کر دو ۔۔۔۔

جی سائیں اور سائیں پروین کی بیٹی کی شادی کر دی اور اس کو اور اس کے شوہر کو سب سمجھا دیا۔

ٹھیک ہے۔۔۔

۔۔تھکے تھکے قدموں سے روم کی جانب بڑھا۔۔بیڈ کے پاس زرمین کے سرہانے بیٹھا اور زرمین کے چہرے کو تکنے لگا۔۔۔پہلے چہرے پر گلابیاں کھلتی تھیں اب زردی گھلی ہوئی۔۔۔یہ پنکھڑیوں جیسے لب ہمہ وقت مسکراتے تھے اب مسکراہٹ کیا ہوتی ہے شاید بھول گئے۔۔۔یہ الجھی زلفیں کبھی لہراتی تھی بے رونق ہو گی۔۔تمہاری خوبصورتی کھا گیا میں۔۔تمہاری شوخی ختم کر دی۔۔۔تمہارا خوبصورت دل دکھایا میں نے۔۔۔بہت گناہگار ہوں تمہارا ۔۔۔پلز اپنے نین کو معاف کر دوں۔۔۔ایک بار پھر نین کی آنکھیں نم ہو گئی۔۔۔

دوائیوں کے نشے میں سوتی ہوئی زمین کو پتہ ہی نہیں کہ پتھر موم ہو گیا۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوش میں آنے پر زرمین نے دیکھا حسنین اسکے برابر میں سو رہا وہ جلدی سے اٹھ کر زمین پر لیٹنا چاہا مگر تیزی کے سبب چکر آگئے اور وہ واپس بیڈ پر لیٹ گئی

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرمین کے تیزی سے اٹھنے اور لیٹنے کے عمل کو نین نے باغور دیکھا۔۔ ہونٹ بھینچ لیے۔۔قدوسی صاحب کی بات یاد آئی آہستہ سے عادت بدلنی ہے

۔۔۔کیا ہو۔۔۔

کچھ نہیں انداز میں بے حد نقاہت تھی۔۔

آج سے بیڈ پر ہی لیٹنا۔۔۔ڈاکٹر زویا نے بولا ہے کمزوری بہت ہے۔۔اس لیے صرف ایک ہفتے کے لیے اپنا بیڈ دے رہا ہوں زمین پر اٹھنے بیٹھنے سے چکر آسکتے ہیں آئی سمجھ،۔۔عصیلہ لہجہ رکھا۔۔۔۔۔

جی سائیں۔۔

انٹر کام کی مدد سے زرمین کے لیے ناشتہ منگوایا۔۔کھاو ناشتہ اور یہ پورا کھانا۔۔میں حرام نہیں کماتا کہ تم بچا کر ضائع کرو۔۔لہجہ بدستور عصیلہ رکھا ۔۔۔حسنین غیر محسوس طریقے سے باتیں سناتے ہوئے بریڈ پر مکھن لگانے لگا۔۔۔اور خود ہی اٹھا اٹھا کر دینے لگا۔۔۔

بس مجھ سے اور نہیں کھایا جائے گا۔۔۔یہ ضائع نہیں ہو گا میں تھوڑی دیر بعد کھالو نگی۔۔

اوکے۔۔تم آج کا دن آرام کرو تا کہ کل سے کام کر سکو۔۔

جی سائیں۔۔۔۔

سائیں سن کر نین کا دل چاہا اسے ٹوک دے مجھے نین بولو لیکن رک گیا پھر کبھی کا سوچ کر۔۔۔

جلدی کرو فاریہ۔۔۔باقی شوپنگ پھر کر لیں گے۔۔دیر ہو جائے گی تو چاچی باتیں سنائیں گی۔۔۔علیزہ نے کوفت سے کہا۔۔

آپی بس جیولری شاپ سے بریسلٹ لے لوں پھر چلتے ہیں۔۔

تمہارے پاس اتنی شاپنگ کے پیسے کہاں سے آئے۔۔۔اور چاچی۔۔کی نگاہ سے بچ کیسے گئے۔۔علیزہ نے تفتیش کی۔۔۔

آپی میں نے مریم کے سوٹ پر دبکے کا کام کیا تھا اس کی بھابھی کو اچھا لگا تو انہوں نے دو سوٹ دیے جو میں روز یونی میں فری پریڈ میں کاڑھتی رہتی تھی اسی کے دو ہزار اور آپ نے دیے تھے وہی ہیں اور چاچی سے ایسے بچ کے میں نے اس سے آج ہی لیے ہیں۔۔مزے سے جواب دیا۔۔۔

شاباش اب یونی میں یہ بھی ہوا کرے گا۔۔۔۔۔۔دونوں ہسنے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔آپی پیزا کھانا ہے پلیز کھلا دو۔۔۔

اچھا چلو۔۔ایک سمال پیک کروالینا۔۔۔

کوئی نہیں یہی بیٹھ کر کھائیں گے گھر پر تو سب ہی کھالیں گے۔۔میرے پاس تھوڑے پیسے بچے ہیں لارج لیں گے۔۔۔

اچھا بابا چلو۔۔۔

پیزا ہٹ سے باہر نکل رہی تھیں اور علیزہ کی ٹکر سامنے سے آتے بندے سے ہوئی دیکھے بغیر سر سہلاتے ہوئے۔۔۔اف۔۔۔سر بجاڑ الا اندھوں کی طرح چلنا ضروری ہے۔۔۔سوری منس میں زرا جلدی میں تھا۔۔۔۔۔

سر آپ۔۔گڈ ایوننگ۔۔سوری سر میں غلطی سے ٹکرا گئی۔۔فاریہ نے حیرت سے دیکھا۔۔۔ابھی باتیں سنائی اور اب الزام اپنے اوپر ہی لے لیا۔۔۔

سر یہ میری چھوٹی بہن فاریہ ہے اور فاریہ یہ میرے باس۔۔اوہو آپی کے باس ہیں جبھی اپنا بیان چینج کیا۔۔۔۔۔اسلام علیکم۔۔۔

وعلیکم سلام۔۔۔مسکرا کر کہا میں زرا جلدی میں ہوں پھر ملتے ہیں۔۔۔

جی سر۔۔۔۔۔۔

اور فاریہ تو سر کی مسکراہٹ میں ہی گم ہو گئی۔۔۔ دل نے کہا جیون ساتھی ہو تو ایسا ہو۔۔ فاریہ نے دل کی صدا پر لبیک کہہ دیا.

نین کے جانے بعد زرمین کو بھی گزری رات یاد آئی۔۔ وہ خود بھی اپنے طرز عمل سے گھبرا گئی۔۔۔۔ یا اللہ خیر کر۔۔۔ مجھے لگ رہا ہے میں نفسیاتی ہو رہی ہوں۔۔۔ اے میرے رب مجھے پاگل بننے سے بچالے۔۔ لوگ میرے بچوں کو طعنے دیں گے اور نین میرے مرنے کے بعد بھی مجھے برا کہے گا ۔۔۔۔ اللہ کرم کر دے روتے روتے دعا کرتی سو گئی۔

وقت کا کام گزرنا ہے اور وہ گزر رہا ہے۔۔۔ نین ایک بار پھر زرمین کی محبت میں ڈوب گیا۔۔ وہ آہستہ اور غیر محسوس انداز میں زرمین کا خیال رکھ رہا ہے اس کی عادتیں بدلنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔ زرمین نے اس دن کے بعد دوبارہ کوئی حرکت نہ کی۔ زرمین نے ٹھیک ہونے کے بعد اماں سے باتیں کی۔۔ اماں نے زرمین کو کافی سمجھایا۔۔ صبر کا پھر درس دیا اور مصروف رہنے کے لیے مختلف ایسے کام بتائے جس سے تھکن نہ ہو مصروفیت بھی رہے۔ ان کاموں میں سرفہرست قرآن پاک کا ترجمہ اور تفسیر ہے۔۔۔۔ شائستہ ہلکا پلکا کام دینے لگی اور زرمین کا وقت اچھے سے گزر رہا ہے قرآن پڑھنے کے سبب بے چینی کافی حد تک ختم ہوئی۔۔۔۔

۔

آج صبح سے ہی زرمین کے سر میں درد ہے۔۔ وہ ہلکے ہلکے ہاتھوں سے خود ہی سر دبا رہی ہے مگر فائدہ نہیں ہو رہا۔ نین کی روم میں آمد ہوئی۔۔۔ زرمین کو روم میں کسی کا احساس ہوا آنکھ کھول کر دیکھا تو نین واچ اتار کر ٹیبل پر رکھ رہا ہے۔۔ سلام سائیں۔

نین نے سر ہلایا۔۔۔

زرمین کافی لانے کے لیے اٹھنے لگی تو نین نے منع کر دیا۔۔ رہنے دو تم کافی اچھی نہیں بناتی۔۔ نئی میڈ جو آئی ہے وہ کافی اچھی بناتی ہے آج سے وہی بنائے گی۔۔ اور فریش ہو کر کافی پی کر زرمین سے بولا میرے سر میں درد ہے سر دباو۔ زرمین نے مرے مرے ہاتھوں سے سر دبانا شروع کر دیا۔ دو منٹ بعد ہی نین نے کہا۔۔ ہاتھوں میں جان نہیں ہے۔۔۔ یا سر دبانا نہیں آتا۔، لیٹو یہاں میں بتاتا ہوں سر کیسے دباتے ہیں۔۔۔۔ نین نے سر دبانا شروع کیا زرمین کو سکون کا احساس ہوا اور کچھ دیر میں ہی زرمین نیند کی وادی میں چلی گئی، نین کے سر دبانے سے اس کے سر کو سکون ملا اسے خیال ہی نہ رہا کہ نین اسے سر دبانا سیکھا رہا ہے۔۔۔۔۔۔

اور نین تو چاہتا ہی یہی تھا اس نے کمرے میں آ کر زرمین کو سر دباتے دیکھ ہی لیا تھا اسلیے کافی بھی نہیں منگوائی تہی۔۔۔

زرمین کے سونے کے بعد حسنین نے عشاء کی نماز ادا کر کے رب کے دربار میں معافی کی عرضی لگائی۔۔

دن پر دن گزر رہے تھے زرمین کی پریگننسی کو ساڑھے پانچ ماہ ہو گئے۔۔ نین نے ابھی تک حویلی میں کسی کو نہیں بتایا۔۔۔ نین کی سمجھ نہیں آیا زرمین سے کیسے معافی مانگے۔۔۔ اسی ادھیڑ بن میں مبتلا دن گزر رہے ہیں۔۔ اور پھر موقع مل ہی گیا۔۔۔

حسنین آفیس میں مصروف تھا جب علی کی کال آئی۔۔ بھائی مبارک ہو آپ تایا بن گئے۔۔

خیر مبارک یار۔۔ یہ تو بتا بیٹا ہے بیٹی۔۔

بیٹا ہے۔۔ بھائی جلدی آنا شہد میں آپ سے ہی چٹواوں گا۔۔۔ اور زرمین کو بھی لانا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہاں یار بس زرمین کو لیکر میں آتا ہوں میرے انتظار میں میرے شہزادے پر ظلم نہیں کر دادی جان سے شہد چٹواو۔۔

اوکے اوکے مگر آپ جلدی آو۔۔

علیزہ میں گاوں جارہا ہوں دو دن بعد آونگا۔۔ کوئی میٹنگ ہو تو اسفند کو بتا دینا۔۔ اور اس ماہ سب ورکز کو بونس دیا جائے۔۔۔۔۔

بونس کا سن کر علیزہ خوش ہو گئی۔۔۔ سر ابھی تو عید میں وقت ہے۔۔

میرے بھائی آج پاپا بنا ہے اور میں تایا اس خوشی میں۔۔۔

کونگریجولیشن سر۔۔

تھینکس۔۔۔

۔۔۔۔۔گھر جاکر شائستہ کو بھی بونس کا کہا اور زرمین کا پوچھنے پر شائستہ نے بتایا کی بیبی نماز روم میں ہیں۔۔

میرے لیے بھی دعا کرو۔۔ زرمین کو زارو قطار روتے۔۔ رب کے سامنے دعا کے لیے ہاتھ پھیلائے دیکھ نین نے بھی گزارش کی۔۔ زرمین نے چونک کر دیکھا، جلدی سے آنسو صاف کیے۔۔ اور اپنی صفائی پیش کی میں بد دعا نہیں کر رہی تھیں۔۔ جانتا ہوں۔۔ تم بہت اچھی ہو۔۔۔

جی۔۔ حیرانگی سے زرمین کی آنکھیں ہی بڑی ہو گئی۔۔۔ آپ کی طبیعت ٹھیک ہے۔۔۔۔

نین دھیرے سے ہنس دیا ہاں۔۔ مبارک ہو تم تائی بن گئی۔۔ اور حویلی چلنے کی تیاری کرو۔۔۔ یہ کہہ کر روم کی جانب بڑھا۔۔

زرمین کو بھی بچے کا سن کر بہت خوشی ہوئی۔۔۔۔۔

تمہارے پاس ڈھنگ کے کپڑے نہیں ہیں۔۔ نین نے پیکنگ کرتی زرمین سے پوچھا۔۔۔

یہ لاسٹ ویک آپ ہی تو لائے تھے۔۔۔

ہاں تو گھر میں پہننے کے لیے بہتر باہر تھوڑی۔۔ یہ سب رہنے دو راستے میں مال پڑے گا وہیں سے لے دونگا۔۔۔۔

مال میں نہ صرف زرمین کے لیے بلکے علی کے بیٹے کی بھی شاپنگ کی۔۔۔ علی کے بچے کی شوپنگ کرتے حسنین کو خیال آیا کہ ابھی تک اس نے اپنے جگر گوشوں کے لیے کچھ نہیں لیا پھر سوچ کر مسکرا دیا واپسی پر زرمین کے ساتھ مل کر لونگا۔۔۔۔ قسمت مسکرادی کہ واپسی پر ساتھ ہونگے یا نہیں۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔حویلی کے گیٹ کے سامنے پہنچے ہی تھے کہ سفید حویلی سے بھی اسی وقت جلال شاہ واک کے لیے نکلے۔۔۔ حسنین نے اتر کر سلام کیا اور زرمین نم آنکھوں سے دادا جی کو دیکھنے لگی کان ترس گئے لاڈو۔۔ چند اسننے کو۔۔۔ ہمت کر کے گاڑی سے اتری۔۔ اسلام علیکم دادا جان۔۔۔

دادا نے چونک کر دیکھا۔۔ دل میں زرمین کی صحت دیکھ کر ماشاءاللہ کہا۔۔ نظریں ملائے بغیر سلام کیا اور منہ موڑ کر آگے بڑھ گئے۔۔۔

زرمین سسک کر رو پڑی۔۔۔

نین نے سنبھالا۔۔۔ زرمین کو لیکر اندر حویلی کی طرف بڑھا۔۔۔

لاونج میں بیٹھی دادی کو جوش وخروش سے سلام کیا۔۔۔

جیتے رہو بیٹا۔۔۔ دادی کو آج نین کے انداز اور شکل سے عرصے بعد خوشی دیکھ کر اطمینان ہوا دیر تک گلے لگائے رکھا۔۔

کمال شاہ بھی کہنے لگے بھئی مجھے بھی ملنے دو میں انتظار کر رہا ہوں۔۔

ہاں ہاں ضرور دادی کی نظر زرمین پر پڑی۔۔ زرنین بھی آئی ہے

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زرمین دادی کے گلے لگنے لگی

رکو۔۔

دادا سے بغلگیر ہوتے نین نے چونک کر دیکھا دادی زرمین کو گلے لگنے سے منع کیوں کر رہی ہے۔۔۔زرمین کا چہرہ پھیکا پڑا۔۔

دادی آگے بڑھی اور نین کو گھورا اور پھر نین کے کان پکڑے۔۔غصے سے بولی مجھے کیوں نہیں بتایا۔۔آواز بھرا گئی اپنی دادی کو اس قابل نہیں سمجھا اپنی خوشی بتاتے۔۔۔نین اور زرمین کی اب سمجھ آگیا۔۔ٹوئن بیبز کی وجہ اور نین کے خیال سے زرمین کا سراپا نمایاں ہو رہا تھا۔۔

اوہ سوری دادی میں تو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔۔۔

سرپرائز کے بچے ابھی بھی کیوں لایا جب تیرے اچھ آجاتا بڑا ہو جاتا تب دیتا سرپرائز۔۔

نین ہنس دیا جبکہ زرمین شرمادی۔۔

آمیری بچی۔۔دادی نے زرمین کو چوما گلے لگایا۔خوب دعائیں دی۔۔صدقے کے بکرے منگوائے۔۔۔

علی بھی خوش ہوا اور ناراض بھی غصے سے اس نے اپنے بیٹے اور حنا کے کمرے کے باہر لوک لگا دیا۔۔

یار دیکھنے دے۔۔۔

نہیں بالکل نہیں۔۔میں نے آپ سے سب سے پہلے یہ خوشی شیئر کی پپا کو بھی بعد میں بتایا اور ابھی بھی آپ کو پہلے بتایا۔۔اب آپ کی سزا ہے کل دیکھاونگا۔۔پہلے پپا دیکھیں گے اس کے بعد۔۔۔

یار غلطی ہوگئ نیکسٹ ٹائم زرمین کو کہونگا پہلے تمہیں بتائے پھر مجھے۔۔۔

ہاں ہونا بھی یہی چاہیے۔۔۔۔

چل اب جلدی دکھا دے زیادہ نہ اترا۔۔۔دونوں بھائیوں کو بحث میں الجھے دیکھ کر معملہ نبٹانے زرمین بول پڑی۔۔

سوری علی بھائی سرپرائز دینے چاہا اور مجھے تو اندر جانے دیں میں تھک گئ۔۔۔۔

ناراض تو میں تم سے بھی ہوں لیکن چاچو بننے کی خوشی میں آپ کو روم میں جانے کی اجازت ہے۔۔۔

نین نے شرارت سے کہا یہ چاچو تم کو اس نے اکیلے بنایا ہے اسمیں میرا ابھی کام ہے۔۔

علی کے سامنے زرمین، نین کی بات سن کر سٹپٹا گی اور شرم سے لال ہو گئ۔۔۔

علی بھی ہنس دیا۔۔۔لیکن تھوڑا روم کا دروازہ کھولا نین نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور علی کو دھکا دیتا اندر چلا گیا۔۔

بھائ یہ چیٹنگ ہے علی نے دہائ دی۔۔

حنا اور ماہرہ روم سے باہر کی آواز سنتے کب سے اندر بے چینی سے زرمین کی منتظر تھی۔۔

مبارک ہو مجھے پھوپو اور خالہ بنانے کی ماہرہ چہکی۔۔زرمین مسکرائ۔۔

زرمین نے حنا کو اور حنا نے زرمین کو مبارک دی۔۔

ماشاءاللہ۔۔یہ تو بالکل احمر جیسا ہے نین کی آنکھیں نم اور لہجہ اداس ہو گیا کمرے موجود سب ہی کو احمر کی یاد نے افسردہ کر دیا۔۔علی نے خاموشی توڑی ۔۔بھائ اس کا نام آپ رکھیں گے۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نہیں میں نہیں۔۔۔بلکہ زرمین رکھے گی۔۔۔۔

میں۔۔حیرانگی اور خوشی کے ملے جلے تاثرات سے تائید چاہی۔۔۔

ہاں تم۔۔۔حنا کو اعتراض تو نہیں۔۔نین نے پوچھا۔۔

نہیں بھائی۔۔۔

میں اسکا نام فارس رکھو نگی۔۔حنا نے خوشی سے کہا۔۔۔

سب مسکرا دیے۔۔علی بولا یہ تو تمہارے بارہ بچوں میں سے ایک کا نام ہے۔۔۔۔۔

پل بھر کو زرمین کا چہرہ پھیکا پڑا۔۔۔اور یہ پھیکا پن نین نے بغور دیکھا۔اور سمجھا کہ زرمین کو سفید حویلی والے یاد آ گئے۔۔

بھائی آپ لوگ آرام کر لیں تھک گئے ہونگے۔۔

حسنین نے کہا چلو زرمین۔۔۔۔زرمین کا ابھی دل تھا ماہرہ سے بات کرنے کا مگر حسنین کہنے پر چلدی۔۔۔

تم جاؤ روم میں دادا سے بات کر کے آتا ہوں۔۔۔

دادا جی سفید حویلی سے فارس کو دیکھنے آئے۔۔

کون فارس۔۔۔

علی کے بیٹے کا نام۔۔۔۔۔۔

اچھا بہت پیارا نام ہے۔۔۔۔۔دادا جی کو پتہ ہوتا کس سے متاثر ہو کر رکھا ہے تو وہ یہ دو نمبر نام نہ رکھنے دیتے انکو تو بھولے لوگ ہی پسند ہیں۔۔۔

نہیں حویلی تو نہیں سب ہوسپٹل آئے تھے آپ کل دوپہر کے کھانے کی دعوت دیں اور اسرار کرنا کہ سب کے سب آئیں۔۔خاص کر ارحم میں اپنا دوست پھر واپس چاہتا ہوں۔۔چاہتا ہوں زرمین سب سے ملے دلوں سے ناراضگی ختم ہو۔۔۔

بہت اچھی بات ہے اور ایسی حالت میں زرمین پر بوجھ بھی نہ پڑے۔۔۔میں ابھی خود جا کر دعوت دونگا۔۔

حسنین روم میں آیا تو زرمین فریش ہو کر باتھ روم سے باہر آئی نکھرا نکھرا روپ نین کے دل کو لبھا رہا ہے۔۔نین نے دل کو ڈپٹا اور خود بھی فریش ہونے چلا گیا۔۔

زرمین بیڈ پر سونے لیٹ گئی۔۔۔نین بھی آ کر لیٹ گیا۔۔۔اور آنکھیں موندیں زرمین کو دیکھنے لگا۔۔کوشش کروں گا کل تمہارے اپنوں کو تم سے ملا کر معافی مانگوں۔۔۔۔نین کو کل سچ سن کر سفید حویلی کے لوگوں کے رویے کی بھی فکر ہوئی۔۔۔اگر ان سب نے زرمین کو لیجانا چاہا تو نہیں نہیں میں ہرگز زرمین کو جانے نہیں دونگا۔۔خوفناک سوچوں سے بچنے کے لیے نین نے زرمین کو کھینچ کر خود میں بھینچ لیا۔۔۔پلز زرمین دور نہ جانا۔۔۔نین کی سرگوشی ابھری۔۔۔

زرمین اس افتاد پر گھبرا گئی مگر نین کی مدہم سرگوشی سے اس کی طرف دیکھنا چاہا مگر نین نے اس کی آنکھوں کو چوم لیا۔۔۔شدت تھکن محسوس ہوتے ہوئے بھی اس وقت نین کے جذبات کو روکنا زرمین کے لیے ناممکن تھا اور آج تو نین کا انداز بھی جدا ہے۔۔۔۔

لال حویلی میں صبح کا خوشگوار انداز ہوا۔۔۔آج تو ویسے بھی دلوں سے ناراضگی ختم ہونی ہے دن بھی مسرور سا ہے۔۔۔

آج کوئی خاص بات ہے جو کچن میں اتنی ہلچل ہے مما۔۔ماہرہ بولی۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہاں بیٹا آج سفید حویلی والوں کی دعوت ہے۔۔

سچی مما۔۔کتنے مہینوں بعد سب مل بیٹھ کے کھائیں گے۔۔۔

مما مسکرادی۔۔______________________________میں نہیں جاوں گا۔۔ارحم نے برہمی سے بولا

کمال شاہ چچا خود کہنے آئے تھے بیٹا۔۔۔تمہارا خاص بولا ہے۔بیٹا نہیں جاوگے تو دونوں دادا کو برا لگے۔فرازنہ بے چارگی سے بولی۔۔۔۔۔ٹھیک ہے امی لیکن صرف تھوڑی دیر بیٹھونگا۔۔۔

شکر کا سانس بھرتی بولی صیح۔۔۔

سارے ہی تقریباً زرمین سے ملنا چاہ رہے تھے مگر اظہار کسی نے نہ کیا صرف دادی اور ارحم کو زبردستی راضی کرنا پڑا ازاویار حیرر آباد میں تھا۔۔

زرمین نے اپنوں کو آتے دیکھا تو رونا آگیا مگر برداشت کیا۔۔۔

سلام کے لیے سر حسن صاحب کے آگے کیا اسلام علیکم چچا نہیں بابا، زرمین کے رشتے سے تو بابا لگے۔۔زرمین نے جھکا سر اٹھایا۔۔نین کیا کرنا چاہتا ہے

اور ارحم تم کیسے ہو۔۔یار مجھ سے سارے رابطے ختم کر لیے۔۔

ارحم نے گھورا۔۔۔کچھ نہ کہا۔۔۔۔

زرمین کو بھی احساس تھا کہ سب سے زیادہ زیادتی ارحم کے ساتھ ہوئی ہے۔۔۔اس نے ارحم سے معافی مانگی۔۔مجھے معاف کردو۔۔

معاف کردوں۔۔تم کو مجھ سے نکاح نہیں کرنا تھا تو اسی وقت منع کردیتی جب دادا نے بتایا تھا، میری بے عزتی بھرے مجمعے میں کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔کبھی معاف نہیں کرونگا۔۔۔ارحم اٹھ کر جانے لگا تو نین نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔چھوڑو مجھے تم اگر لندن سے نہ آتے تو زرمین مجھ سے نکاح کر لیتی۔۔نین کو دھکا دے کر جانے لگا۔۔

میں آتا یا نہیں آتا نکاح نہیں ہو سکتا تھا اب کی بار نین کے لہجے میں بھی غصہ آگیا۔۔۔

سب افراد نین اور ارحم کو دیکھ رہے تھے جبکہ زرمین سسکیوں کہ ساتھ رورہی تھی۔۔۔

کیوں نہیں کرتی۔۔۔۔۔تم موجود نہ ہوتے تو مجھ سے ہی کرلیتی۔۔۔۔۔

کیسے کرتی نکاح ہاں۔۔نکاح پر نکاح کیسے کر سکتی تھی۔۔۔۔۔۔۔نین نے غصے سے چلاتے انکشاف کیا۔۔۔

کیا جلال شاہ کمال شاہ کی تو چیخ ہی نکل گئی اور باقی سب پر حیرت کا سکتہ پڑ گیا۔۔

حسنین کی بات پر لاونج میں سناٹا چھا گیا۔۔۔کمال شاہ نے پوچھا کیا مطلب نین۔۔۔۔۔

جرگے کی رات دادا جی جب آپ سے جرگہ نہ کرنے کا وعدہ کیا تب زرمین میرے پاس آئی تھی اور۔۔۔۔۔نین نے بتانا شروع کیا۔۔۔

زرمین کو اندازہ ہی نہیں تھا کہ نین سب کے سامنے یہ راز کھول دے گا۔۔۔اسے وہ رات پھر یاد آئی۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

۔۔۔شنو کے بتانے پر زاویار کی زندگی کی بھیک مانگنے وہ دونوں حویلی کے لوگوں سے بچ کر نین کے روم میں گئ جہاں نین دادا سے جرگہ نہ کرنے کا وعدہ کر کے غم و غصہ سے ٹہل رہا تھا۔۔۔زرمین کو روم میں دیکھتے ہی دھاڑا تمہاری جرات کیسے ہوئ یہاں آنے کی۔۔۔میر ابس چلے ابھی کہ ابھی جان سے مار دو۔۔۔

پلیز حسنین بھائ میرے بھائ کو معاف کر دیں کل جرگہ نہ کریں۔۔۔آپ کے احمر جیسا ہے۔۔

نہیں ہے میرے احمر جیسا۔۔۔میرا احمر مقتول اور تمہارا بھائ قاتل ہے۔۔۔ہاں کل تمہارا بھائ مقتول ہو جائے تو پھر احمر جیسا ہو گا۔برابر برابر ٹھیک ۔۔۔

نہیں یہ ظلم نہ کریں میرا بھائ اکلوتا ہے۔مت کریں۔۔معاف کر دیں۔۔زرمین نین کے قدموں میں روتے بیٹھ گئ۔اپنے دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی معافی دیں دے۔۔یا مجھے سزا دیں دے کار کی چابی میں ہی تو لائ تھیں۔۔۔

نین نے۔زرمین کو اپنے قدموں میں بیٹھے دیکھا دل کو ایک پل تکلیف ہوئ۔۔مگر ذہن نے فورا زرمین کا اعتراف جرم بتایا۔۔۔ہمم۔۔۔تم کو سزا ۔۔ٹھیک ہے تم کو ہی سزا ملے گی۔۔۔۔۔۔

زرمین کو زاویار کی طرف سے اطمینان ہوا۔۔

ٹھیک ہے کل جرگہ نہیں ہو گا جان بخشی کر دی تمہارے بھائ کی۔۔مگر اب سزا تم ہی پاوں گی۔۔کل دوپہر میں مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔

نکاح زرمین کی دل کی کلی اکدم کھلی۔۔ہاں تو آپ دادا جی سے میری بات کریں۔۔۔

کیوں کروں۔۔۔

مجھ سے شادی کریں گے آپ تو۔۔اف رشتہ بھیجتے ہیں نہ پہلے۔۔زرمین نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا۔۔

کس نے کہا شادی کا۔۔۔۔۔۔۔

زرمین نے نا سمجھی سے دیکھا۔۔۔۔۔ابھی آپ نے خود نکاح کا بولا تھا۔۔۔

ہاں نکاح بولا۔۔۔کل دوپہر میں سب سے چھپ کر نکاح کریں گے۔۔۔اس نکاح کا کسی کو پتہ نہیں چلے۔۔میرا دل چاہے گا تو بتا دو گا ورنہ نہیں ۔۔۔ساری زندگی میرے نام سے بیٹھی رہنا۔۔۔میری ہر بات ماننی ہو گی۔۔۔۔ورنہ بغیر جرگہ ہی تمہارے بھائ کا فیصلہ کرونگا۔۔۔

زرمین کا دل ٹوٹا۔۔۔آنکھوں سے پھر برسات شروع۔۔یہ کیسا رشتہ ہے۔۔۔۔قربانی کی عید میں تو ابھی وقت ہے۔۔مجھے اپنے بھائ کے لیے خود کو قربان کرنا ہو گا۔۔۔

زرمین نے آنسو پونچھے۔۔میں راضی ہوں غلام بننے کے لیے۔۔۔

جاو کل ملے گے۔۔۔

دوسرے دن خاموشی سے نکاح ہوا۔۔مٹھل اور بخش گواہوں میں شامل تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور پھر ارحم سے نکاح کی خبر نے یہ راز جلد ہی کھول دیا۔۔۔۔۔زرمین کی سسکیاں لاونج میں گونج رہی تھی۔۔۔۔۔۔

دادا جی نکاح والے دن بھی جو کچھ ہوا وہ سب زرمین نے میرے کہنے پر کیا۔۔۔صدمے نے میرے ذہن کو دل کو جابر بنا دیا۔۔۔میں انتقام کی آگ میں اندھا ہو گیا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

داداجی میں زرمین کے زریعے سفید حویلی والوں کو بھی سزا دینا چاہتا تھا۔۔ مجھے لگتا تھا کہ ان سب کو کوئی دکھ نہیں احمر کا۔۔ اگر دکھ ہوتا زاویار کی معافی کے بجائے اسے ہمارے حوالے کرتے۔۔۔ اس لیے اسنکاح والے دن سب کے سامنے بے عزتی کروائی۔۔۔

چٹاخ کی آواز سے لاونج گونجا۔۔۔۔۔۔ تم کو شرم نہ آئی ایک عورت کو بدلے کے لیے چنا۔۔۔ کمال شاہ غصے سے بولے

مجھے آپ سب معاف کر دیں۔۔ زرمین کو چھوڑنے کے سوا جو بھی سزا دیں گے مجھے منظور ہے۔۔ پھر آہستہ قدم اٹھاتا زرمین کے قدموں میں جا بیٹھا ۔۔ تم بھی معاف کر دو سب سے زیادہ تمہارا گناہگار ہوں۔۔ تم کو سب کی نظروں میں گرایا۔۔ اور شادی کے بعد۔۔۔۔ زرمین نے سہمی نظروں سے دیکھا وہ نہیں چاہتی تھی اس کے ساتھ ناروا سلوک کا سن کر سب پریشان ہوں۔۔۔ نین زرمین کے نظروں کا مفہوم سمجھ گیا۔۔۔ میں نے کوشش نہیں کی تم کو تمہارے اپنوں سے ملانے کی سب سے جدا کر دیا۔۔ پلیز معاف کر دو نین کی آنکھیں رو دی۔۔۔ زرمین تو نین کے آنسو دیکھ کر خود رونا بھول گئی۔۔ نفی میں سر ہلاتے روم کی جانب بڑھ گئی۔ نین نے اپنے آنسو صاف کیے اور پھر سب سے ایک بار دوبارہ ہاتھ جوڑ کر معافی مانگی۔۔

جلال شاہ بولے تمہارے ساتھ ہم بھی قصوار ہیں۔۔ خدا گواہ ہے احمر کی حادثاتی موت کا بڑا غم ہوا، اگر زاویار جان بوجھ کر کرتا تو میں خود اپنے ہاتھوں سے گولی مارتا۔۔ مگر بریک خراب ہو گئے تھے۔۔۔۔۔۔ مانا کہ غم بڑا تھا۔۔ تم سمجھداری سے کام لیتے مگر افسوس عقل ہی نے کام نہیں کیا۔۔ لیکن میری لاڈو کے ساتھ ہم سب نے غلط کیا۔۔ گزرا وقت ہم میں سے کوئی نہیں لا سکتا۔ مگر حال کو ٹھیک کر سکتے ہیں۔۔ میں نے اپنی لاڈو سے زبردستی نکاح کو معاف کیا۔۔ زارا کی شادی میں ہوئی بے ذلت معاف کی۔۔۔ تم ہمارے داماد ہو سفید حویلی کے دروازے ہمیشہ تمہارے لیے کھلے ہیں۔۔۔ جلال شاہ نے گزرے وقت کو بھول جانے کا مشکل فیصلہ لے کے حسنین کو معافی کا عندیہ دے کر سمجھداری کا ثبوت دیا۔۔ کل کو معاف کرنا ہی تھا تو آج کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔ گو دل کو بے حد تکلیف ہوئی۔۔۔ پر معاف کر دینا بڑا عمل ہے بڑا عمل عموماً بڑے ہی کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جلال شاہ نے حسنین کو گلے لگا کر معاف کیا۔۔ کمال شاہ نے بھی حسنین کی طرف سے بھی معافی مانگی۔۔۔۔ حسن شاہ اور شبانہ بیگم زرمین سے ملنا چاہتے تھے مگر زرمین نے اندر سے روم لوک کر لیا۔۔۔ دادی نے بولا۔۔۔ میں سمجھا کر ملانے لگاؤں گی۔۔۔

ارحم پلیز یار تم بھی معاف کر دو۔۔ جوڑے تو آسمان پر بنتے ہیں میرا جوڑا زرمین سے طے تھا۔۔ تو تم سے کیسے ہوتی۔۔ ارحم نے بھی اعلی ظرفی کا مظاہرہ کیا۔۔۔۔۔۔ اور ایک بار پھر سب کے چہروں پر اطمینان چھا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دادی کے سمجھانے پر زرمین نے سفید حویلی میں جانا شروع کر دیا۔

میری بچی مجھے معاف کر دے تونے میرے وارث کے لیے اپنی زندگی داو پر لگا دی۔۔ دادی نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑے۔۔ نہ دادی ایسے نہ کرے ۔۔۔۔ زرمین نے روتے ہوئے گلے لگایا۔۔۔۔

آپو میری سب سے اچھی آپو زاوی۔۔۔ اس کے گلے لگ گیا۔۔ تم کب آئے زاوی فرزانہ بیگم بولی۔۔

چچی ابھی آیا ہوں داداجی نے فون پر سب بتایا۔۔۔ اتنے میں شنو دوڑی چلی آئی سانس پھولنے لگی۔۔۔۔

۔ کیا اولمپکس کی ریس میں حصہ لے لیا زاوی نے مذاق کیا۔۔۔۔۔۔

۔ نہیں نہ وہ آئیں ہیں۔۔ کون سب ہی نے ایک ساتھ پوچھا۔۔

حسنین سائیں۔۔۔

زاویار کا چہرہ فق ہوا۔۔۔ وہ اندر جانے لگا۔۔ زرمین نے ہاتھ پکڑ کے روک لیا۔ کب تک چھپو گے۔۔ آج سامنا کرو۔۔۔ آنکھوں سے تنبیہ کی۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ حسنین نے مشترکہ سلام کیا۔۔۔۔۔۔ کیسے ہو زاوی۔۔۔ مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔۔۔ اور زاویار حیران ہو گیا۔۔ جج جی ٹھیک ہوں ۔۔ حیرت سے زبان لڑکھڑائی۔۔۔۔۔۔ میں تم سے معافی چاہتا ہوں۔۔ میں نے بالکل اعلی ظرفی نہ دکھائی۔۔ مجھے فیصلے کا اختیار تھا۔۔ اللہ نے آزمائش میں ڈالا کہ میں اسکی پسندیدہ صفات اپناتا ہوں یا نہیں۔۔ مگر میں نہ صرف ظالم بنا بلکے زرمین کے ساتھ بھی ناانصافی کر کے بدترین لوگوں میں شامل ہو گیا۔۔ ندامت ہی ندامت حسنین کے انداز سے لہجے سے اور الفاظ سے نظر آ رہی ہے۔۔۔۔۔

زاوی کو تو لگ رہا ہے آج حیرت کے مارے دم ہی نہ نکل جائے۔۔۔

حسن صاحب نے آگے بڑھ کے نین کے شانے کو تھاما۔۔۔۔ تم شرمندہ ہو۔۔ یہ گناہ کی معافی کی علامت ہے۔۔ ہم سب نے معاف کیا۔۔ یہ سن کر نین نے زرمین کی طرف دیکھا اس نے نگاہیں پھیر لی نین کے دل کو تکلیف ہوئی۔۔۔۔ پر اس نے جو تکلیفیں پہنچائی اس کے آگے تو یہ ذرہ برابر بھی نہ تھی۔۔ تکلیف چھپا کر مسکرایا۔۔

اچھا ہوا بیٹا آپ آئے۔۔۔ میں نے آپ کی من پسند مچھلی پلاؤ پکائی ہے۔۔۔۔ شبانہ بیگم نے خوشدلی جتائی۔۔۔

واو زبردست۔۔ پھر جلدی سے ڈنر لگائیں۔۔۔۔

خوشگوار ماحول میں ڈنر کے بعد نین نے زرمین کو چلنے کا کہا۔۔ لال حویلی آکر شہر جانے کی جب بعد کی تو زرمین نے دادی کے زریعے رکنا چاہا۔۔ نین چاہتا تو لیجاتا مگر اب وہ زرمین پر زور زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔۔۔۔

شہر جانے کے بعد نین روزرات کو سونے سے پہلے فون پر لازمی بات کرتا اور صبح مارننگ وش کا معمول بنالیا۔۔۔

زرمین بھی حویلی آکر خوش تھی گزرے دنوں کی یاد تو آتی تھی لکن اپنوں کے ساتھ نے اچھا اثر کیا۔۔۔۔۔۔ دن گزر رہے تھے۔۔۔۔ ۔۔ آٹھواں مہینہ لگ گیا۔۔ زرمین نین کے خیال رکھنے کو گزرے سلوک کا ازالہ سمجھ رہی تھی۔۔۔ نین نے پھر غلطی کری ایک بار بھی محبت کا لفظ استعمال نہیں کیا۔۔۔۔۔ محبت کا اظہار کرتا تو شاید زرمین دل سے معاف کر دیتی آخر کو نین سے اس نے بھی محبت کری تھی اور یہ محبت زندہ ہی ہے ۔۔۔ نین کے برے رویے نے کئی بار دل توڑا۔۔ مگر دل بے وفائی پر آمادہ نہ ہوا۔۔ وفا نبھاتا رہا۔۔۔

اور نین کو زرمین کی دوری اس کی محبت کی تڑپ میں اضافہ کر رہی تھی۔۔۔ پہلے کی طرح ہر ویک اینڈ نین گاوں میں ہی آجاتا۔۔۔۔۔ اور احمر کی قبر پر ضرور جاتا۔۔۔۔۔۔۔۔

زرمین کا دونوں حویلی میں بہت خیال رکھا جاتا۔۔ وہ گول مٹول چھوٹی سی گڑیا بن گئی۔۔ ابھی سب کے لیے ٹوئنز کا سرپرائز باقی ہے۔۔۔۔۔

بیٹا یہ آملے کا مربہ کھالو۔۔۔ چھوٹی دادی میں ابھی بڑی دادی سے سیب کا مربہ کھا کر آئی ہوں۔۔۔ مجھ سے اب نہیں کھایا جائے گا۔۔۔ اور آملے سے تو سر دھوتے ہیں۔۔۔ اس کا مربہ بھی کھاتے ہیں۔۔۔ زرمین نے ناک چڑھائی۔۔ آج پورے سات ماہ بعد پرانی زرمین کی جھلک نین کو دیکھی اسکا دل تھوڑا مطمئن ہوا۔۔۔۔۔

کھالو زرمین۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کھالوں، منہ میں جھاگ بن جائے گا اور آپ کھائیں نہ آپ بھی تو باپ بننے والے ہیں۔۔۔۔۔ اور کھانے سے بچنے کے لیے باہر حویلی کے پچھلی جانب چلی۔۔ جہاں نوکروں کے بچے کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔۔۔۔ ادھر نین نے دادی سے کہا۔۔ لائیں دادی میں کھالوں۔۔۔ آخر باپ بن رہا ہوں بچوں کی ریں ریں سنو گا تھوڑی طاقت میں بھی بنا ہی لوں۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہاں یہ خوب رہی۔۔۔ جس کو زیادہ ضرورت ہے وہ نہ کھائیں اور تم کھاو۔۔۔۔رہی بچوں کی بات کان کھول کر سن لو۔۔میں اب زرمین کو جانے نہ دونگی ہم سنبھال لیں گے بچے۔۔۔تم کرو اپنا کاروبار۔۔۔۔دادی نے نین کو مصنوئی ڈرایا۔۔۔

کیا کیا آپ یہ ظلم نہں کر سکتی ابھی اتنی مشکلوں سے رہے رہا ہوں۔۔۔۔میں تو بالکل نہ چھوڑوں۔۔۔۔اچھا اچھا بیٹا۔۔میں مزاق کر رہی ہوں

دادی میں شہر جا رہا ہوں...اسفند کسی ضروری کام سے لندن جا رہا ہے اور پراجیکٹ تکمیل پر ہے اس لیے میں اس ہفتے نہیں آپاوں گا زرمین کا چیک اپ ضروری ہے لاسٹ ماہ بھی نہیں ہوا پلیز آپ شہر لے آیے گا۔۔۔

جاو بچے اللہ کی امان میں۔۔۔۔میں ضرور لاوں گی تم فون کر دینا۔۔۔۔۔۔۔

آپ کی بہو سے مل لوں پھر جاوں گا۔۔۔۔

دادی مسکرادی۔۔

بچوں کو کرکٹ کھیلتا دیکھ زرمین ماضی کے جھروکے میں چلی گئ۔۔

لال حویلی کے صحن میں احمر اور زاویار کرکٹ کھیل رہے ہیں ابھی نائن کے پیپر دیے کر فراغت پائ تھی۔۔

مجھے بھی کھلاوں ززرمین شور مچانے لگی۔۔

کیوں تم کو کیوں کھلائیں، سب لڑکے کھیل رہے ہیں تو اندر جاؤ۔۔۔۔

ارے یہ لڑکے ان کو تو میں جانتی ہوں۔۔اگر تم نے مجھے نہ کھلایا تو میں حسنین بھائی کو بتادوں گی کہ تم کل شام میں رمیز کے ساتھ بیٹھ کر چھت پر سگریٹ پی رہے تھے۔۔

تم تم نے کہاں سے دیکھا۔۔۔

کل اپنی چھت سے زرمین اترائ۔۔

میری بہن کو کھلاؤ بہت اچھا کرکٹ کھیلتی ہیں زاویار بولا۔۔زاویار کی بات سن کر احمر دانت پیستے ہوئے بولا ہاں تمہاری بہن نے تو ہی ٹی ٹوئنٹی کپ جتوایا تھا۔۔

مجھے تم اپنی ٹیم کا کیپٹن بنالو میں بالکل عمران خان کی طرح کیپٹن سی کرتی ہوں، شاہد آفریدی کی طرح بیٹنگ کرتی ہوں، سرفراز کی طرح کی کیپنگ کرتی ہوں، عامر کی طرح بالنگ کرتی ہوں بھلے ٹی ٹوئنٹی نہیں جتوایا لیکن تم کو ضرور جتواں گی۔۔

احمر کلس تے ہوئے بولا وڈی آئ ورلڈ دی بیسٹ کرکٹر چلو مرو کھیلوں۔۔۔

زرین نے اعلان کیا کہ پہلے بیٹنگ کروں گی اور پچ پر جا کر کھڑی ہو گئی۔۔بولر نے بال کرائ۔۔زرمین نے شاٹ مارا اور گیند سیدھے پورچ میں کھڑی حسنین کی گاڑی کے شیشے پر لگی۔۔۔۔۔

اور زمین کی سٹی گم ہوئی اور احمر ہنسنے لگا۔۔

اب تو تمہیں بھائی بتائیں گے کتنی اچھی کھلاڑی ہو۔۔

کیا احمر تمہارے بھائ اتنا کنجوس ہے ایک شیشہ نہیں لگوا سکتے۔۔زرمین نے اپنی دماغ کی بتی جلائ اور ایمو شنل کرنے کی کوشش کی۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نہیں می بالکل نہیں کنجوس ہوں، میں آپ کے لیے ہی تو محنت کر کے کما کے گاڑیاں خرید تا ہوں۔۔ کہ آپ اس کے شیشے توڑے بتایئے گا نیکسٹ کونسی گاڑی لوں جس کا شیشہ توڑنے میں مزہ آئے۔۔۔

حسنین نے میٹھے لہجے میں بے عزتی کی۔۔۔

زرمین نے سوری کہہ کے سفید حویلی کی طرف ریس لگائی اور بھاگتے ہوئے گیٹ سے ٹکرا گئی۔۔۔

سب لڑکے بے اختیار ہنسے۔۔۔۔۔۔

کیا ہو رہا دیکھ کے کھیلیں۔۔۔زرمین حسنین کی آواز پر چونک کر ماضی سے باہر آئی۔۔۔

حسنین بچوں کو ڈانٹ کر زرمین سے بولا کیا ہے یار دھیان سے بیٹھو۔ ابھی میں کیچ نہ کرتا تو لگ جاتی۔۔۔زرمین نے سوری کیا۔۔۔

اچھا میں چلتا ہوں۔۔

میں نے فاریہ کی بات یاسر سے پکی کر دی یہ جوڑا اور سامان ہے منگل کو شادی ہے سادگی سے کریں گے میں نے سب دعوت دے دی رات کے کھانے پر چچی نے بم پھوڑا۔۔ فاریہ کے حلق میں نوالہ پھنس گیا زور کا پھندا لگا۔۔ علیزہ نے پانی دیا۔

چچی اتنی جلدی اور اچانک۔۔۔

جلدی کا ہے کی 21 کی ہو گئی ہے تمہاری بھی 20 میں کر دی تھی۔۔۔

عرفان بولے اماں یاسر کچھ کماتا نہیں ہے پہلے جاب تو کر لے۔۔

کمانے کی بھی خوب کہی بیٹا جب تمہاری کی تھی شادی اس کے بعد ہی تم لگے۔۔ یاسر بھی کر لے گا۔

چپ کر کے کھانا کھاوں. چچی نے بات سمیٹی۔۔

فاریہ کھانا چھوڑ کر کمرے میں چلی گئی۔۔۔

آپی میں مر جاوں گی۔۔ ابا اماں کیوں چھوڑ گئے۔۔۔ مجھے بھی ساتھ لے جاتے۔۔۔۔۔۔ فاریہ رونے لگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کماتا بھی نہیں ہے جواری ہے کسی دن مجھے ہی بیچ کھائے گا۔۔

اللہ نہ کرے۔۔۔علیزہ نے دہل کر کہا۔۔ میں کچھ کرتی ہوں

فکر نہ کرو اللہ بہتر کرے گا۔۔ میں سر سے بات کرو۔۔۔علیزہ فکرمندی سے بولی۔۔۔

سر کی بات پر فاریہ کے دل نے اک بیٹ مس کی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا میرے نصیب میں سر کا ساتھ لکھا ہے فاریہ نے سوچا۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ حسنین گاوں سے آ کر بے حد مصروف ہو گیا۔۔۔

علیزہ بار بار آفیس کے چکر لگا رہی تھی۔۔ حسنین کو لگا شاید کوئی بات کرنا چاہ رہی ہے۔۔۔

خیریت علیزہ کوئی کام ہے مجھ سے۔۔۔۔

جی سر علیزہ بے چارگی سے بولی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سر اسفند کا نمبر بند جا رہا ہے ان سے بات کرنی ہے۔۔۔ ہاؔوہ اپنے بھائی کی ہارٹ سرجری کی وجہ سے آسٹریلیا میں ہے۔۔ دوسرا نمبر ہے میں آپ کو دے دیتا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔ ویسے کوئی کام ہو تو بتاو۔۔۔ سر میری بہن کی شادی ہے کل آپ آئے گا۔۔ سر اسفند کو بھی دعوت دینی ہے۔۔

آپ بہت مبارک ہو۔۔

جی سر شکریہ۔۔۔۔۔۔

گھر آ کر حسنین کو بیڈ کا سونا پن بہت کھل رہا ہے۔۔۔ موبائل میں عید کے دن لی ہوئی تصویر دیکھ کر حسنین نے اسے سوری کیا۔۔ میری زندگی جلد آ جاو۔۔۔

ہیلو۔۔۔ کیا حال ہیں۔۔۔

جی میں ٹھیک ہوں۔۔

چھوٹی چھوٹی باتوں میں نین نے وقت کو طویل کیا۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو کل آفیس کا کام بہت ہے اور علیزہ کی طرف چکر لگانا ہے۔۔۔

سونے کے لیے آنکھ بند کی ہی تھی کہ موبائل کی بیل نے پھر جگا دیا اور کال اٹینڈ کی۔۔۔ ااسفند کیسا ہے۔۔ بھائی کی سرجری ہوئی۔۔۔ ہاں میں ٹھیک ہوں اور بھائی کی سرجری کل پے تجھے میرا ایک کام کرنا ہے۔۔ دیکھ یار تجھ پر بھروسہ ہے پلیز۔۔۔

کام بتائے گا تو کچھ کہوں گا۔۔۔ پھر اسفند کے اصرار پر راضی ہو گیا۔

دوسرا دن کئی رنگ لے کے طلوع ہوا۔۔۔

میں یہ شادی نہی کرونگی۔۔۔۔

کیسے نہیں کرے گی سارے مہمان جمع ہو گئے میں تم کو جان سے نہ مار دوں۔۔۔

نہیں کرونگی۔۔۔ مار دے جان سے فاریہ رونے لگی۔۔

یہ تو میرا ظرف ہے کے بغیر جہیز کے شادی کر رہی ہوں آج کے زمانے میں کون کرتا ہے چلو ابھی ان مہمانوں سے پوچھ لیتے ہیں۔ چچی فاریہ کو ہاتھ سے گھسیٹ کر باہر لائی۔ اور بولی۔ کون ہے جو بغیر جہیز کے اس کے ساتھ شادی کرے گا۔۔۔ بے حس لوگ۔۔ کوئی نہ بولا۔۔ چچی نے تمسخرانہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ اور پھر مسکراتی ہوئی بولی کوئی ہے جو بغیر جہیز کے شادی کرے گا۔۔۔

میں کروں گا۔۔ آواز گونجی۔۔۔ علیزہ نے حیران ہو کر دیکھا پھر خوشی سے چیخی سر۔۔۔۔ فاریہ نے نم آنکھوں سے دل تھام لیا۔۔۔ محبت سے ملنے کی آس جاگی۔۔

مولوی صاحب نکاح پڑھایے۔۔۔۔۔۔۔۔

فاریہ آپ کو سکہ رائج الوقت ایک لاکھ حق مہر میں حسنین فرقان شاہ سے نکاح قبول ہے۔۔

جی قبول ہے۔۔۔۔۔

چچی ہاتھ ملتے رہ گئی۔۔۔۔ اب اتنے امیر بندے سے پنگے کیا لے خوشامد ہی بہتر ہے۔۔۔ رخصتی کے وقت چچی نے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا بیٹا آتی جاتی رہنا۔۔۔ فاریہ چاہا کر بھی ہاتھ نہ جھٹک سکی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حسنین فاریہ کو لیکر گھر میں داخل ہوا۔۔ ذہن فاریہ میں اٹکا تھا پورچ میں کھڑی گاڑی کی طرف دھیان ہی نہ گیا۔۔۔

سلام سائیں۔۔۔ یہ کون ہے حیرت سے دلہن بنی فاریہ کو دیکھ کر شائستہ نے پوچھا۔۔۔۔

حسنین نے فاریہ کو ریلکس کرنے کے لیے کہا تمہاری نئی بیبی۔۔۔ اور میری دلہن۔۔۔۔۔۔

ٹرے گرنے کی آواز پر حسنین مڑا اور پل بھر کو سکتہ میں چلا گیا۔۔۔۔۔ شائستہ دوڑ کر زرمین کے پاس پہنچی۔۔ سر کہا۔۔ نین تیزی سے بھاگتا زرمین کے پاس آیا زرمین خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔۔ دادی اور حنا بھی شور سن کر باہر آئی۔۔ زرمین کو دیکھ پریشان ہوئی۔۔۔ نین نے ٹائم ضائع نہ کیا فورا لیکر ہوسپٹل بھاگا۔

ایمرجنسی ٹریٹمنٹ شروع ہوئی۔۔ نین بے چینی سے ایمرجنسی دروازے کے باہر کھڑا ڈاکٹر کا منتظر ہے۔۔۔ دیکھتے دیکھتے زرمین کو ہر طرف سے مشینوں میں جکڑ لیا گیا۔۔ دادی حنا اور علی بھی آ چکے تھے۔۔ سب دعاوں میں مشغول ہو گئے۔۔ حنا پریشان کے ساتھ فکر میں تھی کہ اچانک زرمین کو کیا ہو گیا۔۔ سفر تو اچھے سے گزرا اس نے آرام کے بجائے اپنے ہاتھوں سے چائے بنانے کی ضد کی۔۔۔ آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر نے آپریشن کہا۔۔

کیسی ہے زرمین۔۔۔ پلیز کچھ تو بتائیں۔۔ ڈاکٹر زویا۔۔۔

آپ کو اس سے مطلب۔۔۔ جشن ماننے کی تیاری کریں۔۔۔ اپنی زندگی داو پر لگا کر آپ کا وارث پیدا کر رہی ہے۔۔ آپ سے مانگا ہی کیا تھا کتنا میں نے کہا خیال رکھیں نہیں مگر اذیت دینی ہے اور آج کیا ہوا جو اس کا نروس بریک ڈاون ہوا، کسی قسم کا رسپونس نہیں دے رہی۔۔۔

باقی سب کی سمجھ نہ آیا مگر نین سمجھ گیا ڈاکٹر زویا کیوں باتیں سنا رہی ہیں۔۔۔ ابھی وہ اس قدر ڈیپریس میں تھا کہ شرمندہ بھی نہیں ہو سکا۔ لگتا ہے زرمین نے شادی کا سن لیا۔۔۔۔

آپریشن شروع ہو چکا۔۔ نین وہیں ایمرجنسی کے باہر نڈھال سا بیٹھ گیا۔۔ نین کو ایسا لگ رہا ہے جسم سے روح نکل رہی ہو۔۔۔ علی نے کہا بھائی حوصلہ کریں کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ اللہ سے مانگے۔۔۔۔۔۔۔

اللہ تو سب جانتا ہے میں تیرا گناہگار بندہ ہوں اللہ مجھے معاف کر دے۔۔۔ مجھے سزا نہ دے۔۔ میں توبہ کرتا ہوں اپنے گناہوں کی۔۔ تو نے مجھے بیوی کی صورت میں میری محبت کو محرم بنا دیا تا کہ میں گناہگار نہ ہوں اور میں نے تیری نعمت اور احسان کی قدر نہ کی۔۔۔۔ مجھے معاف کر دے۔۔۔ یارب ستر ماوں سے بھی زیادہ محبت کرنے والے میری فریاد سن لے۔۔ زرمین کو زندگی عطا کر دے۔۔ نین نے اللہ کی بارگاہ میں عاجزانہ دعا کی۔۔ دل کو کچھ حوصلہ ملا۔ اور نماز روم سے واپس ایمرجنسی میں آیا۔۔۔ کچھ دیر بعد قدوسی صاحب کی یاد آئی جو اپنی فیملی کے ساتھ نین کے دیے ہوئے تحفے سے عمرہ کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔ نین نے ان کو بھی فون ملا کے دعا کی درخواست کی۔۔۔۔ دل کو مزید تسلی ہوئی۔۔۔ اللہ کے گھر مانگی دعا قبول ہوتی ہے یہ اطمینان اور یقین ہر مسلمان کو ہوتا ہے نین کو بھی ہے۔۔ کھڑے کتنی ہی منتیں نین نے مانگ لی۔۔۔ ایمرجنسی روم کا دروازہ کھولا۔۔۔ ڈاکٹر نے بچوں کا بتایا چونکہ پری امیچور کیس تھا اس لیے بچوں کو نرسری میں رکھا جائے گا۔۔۔ اور واپس اندر چلے گئے۔۔ ٹوئنز کا سن کر دادی حنا اور علی پل کو خوش ہوئے پھر زرمین اور نین کی حالت کے پیش نظر اداس ہو گئے۔۔۔ علی کو ہی ہوش آیا اس نے سفید اور لال حویلی اطلاع دی۔۔ ایک بار پھر ایمرجنسی روم کا دروازہ کھولا۔۔ ڈاکٹرز کی ٹیم باہر۔۔ ڈاکٹر زویا باہر آئی۔۔۔ تھکے اور اداس لہجے میں بولی۔۔ ہم نے بہت کوشش کی مگر۔۔ سوری۔۔۔۔۔

نین نے بے یقینی سے دیکھا اتنی دعائیں مانگی۔۔ کیا گناہوں کی سزا مل گئی۔۔ محبت کی ناقدری پر عشق نے انصاف کیا محبت کو دور کر کے عشق نے بتایا محبت نبھانا بے حد ضروری ہے ذرا سی بھی کوتاہی محبت کو دور اور عشق کو نا ختم ہونے والے فاصلے پر لیجائے گی۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

نین خالی آنکھوں سے ڈاکٹر زویا کو دیکھ رہا ہے۔۔۔

علی کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔۔سوری

جی زرمین اس وقت کومہ میں چلی گئی۔۔اور جس طرح وہ رسپونس نہیں دے رہی تھی تو مجھے لگ رہا ہے یہ کومہ طویل اور اینڈ شاید موت ہو۔۔ڈاکٹر زویا نہایت بے رحمی سے بولی۔۔

آپ ایک ڈاکٹر ہو کر اتنی بے رحم کیسے ہو سکتی ہیں آپ مریض اور لواحقین کو تسلی دینے کے بجائے ڈرا رہی ہیں۔۔ علی غصہ سے بولا۔۔۔

جس مریضہ کے گھر والے ظالم ہوں ان کو حقیقت ہی بتانی چاہیے۔۔

اور ایک بری خبر یہ بھی ہے وہ آئندہ دوبارہ ماں نہیں بن سکتی۔۔۔ڈاکٹر زویا کہہ کر آگے بڑھ گئی۔۔۔

نین سجدے میں گرا اللہ نے کرم کیا۔۔مایوس نہیں۔۔۔کومے میں ہی صحیح نظر کے سامنے تو ہے۔دعاوں سے مانگ لوں گا۔۔۔

دادی رونے لگی۔۔۔میرے بچوں کو نظر لگ گئی۔۔علی صدقہ دو۔۔نین بیٹا اٹھو۔۔۔سجدے میں گرے نین کو اٹھایا جس کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا

بیٹا اللہ کا حکم۔ہوا تو زرمین ٹھیک ہو جائے گی۔۔۔دادی نے دلاسا دیا۔۔۔اور علی کو بچوں کے کان میں اذان دینے کا کہا۔۔

رات تک سارے ہی ہوسپٹل آ گئے۔۔۔روئے۔۔۔نین کو تسلی دی۔۔۔اور نین اور علی کے سوا سب گھر روانہ ہوئے۔۔۔۔۔۔

شائستہ کو بھی فون کے زریعے زرمین کی حالت پتہ چلی وہ رونے لگی۔۔فاریہ نے ہمت کر کے پوچھا یہ کون تھی۔۔۔۔

شائستہ نے حیرانی سے پوچھا آپ کو سر نے نہیں بتایا۔۔۔سر کی پہلی بیوی ہیں۔۔۔

کیا۔۔اللہ اللہ یہ کیا ظلم ہو گیا۔۔۔مجھے پتہ ہوتا تو میں راضی نہ ہوتی یا اجازت لیتی۔۔۔۔لگتا ہے حسنین نے کچھ نہیں بتایا جب ہی صدمے سے ایسا ہو گیا ۔۔۔فاریہ خود سے باتیں کرنے لگی۔۔۔اسے بھی بے حد افسوس۔۔۔

آیے میں آپ کو سر کا کمرہ بتا دوں۔۔

مجھے حسنین کا نہیں دوسرا روم دیکھا دو۔۔۔

جی بہتر۔۔۔۔شائستہ نے سوچا ابھی سامنے نہ آنا بہتر ہے۔۔۔

زرمین کو چار دن ہو گئے کومے میں آج کمال شاہ کے سمجھانے پر حسنین کچھ دیر کے لیے گھر گیا۔۔۔ جہاں ایک نئی پریشانی اس کی منتظر ہے۔۔۔۔

چچی کو چار دن بعد فاریہ کی یاد ستائی۔۔دیکھیں تو صحیح کیسے رہے رہی ہے مہارانی بن کہ یا نوکرانی بن کے۔۔۔ تجسس کے مارے علیزہ کو بتائے بنا آ گئی۔۔۔

چوکیدار کو بولا فاریہ کو بتاو چچی آئی ہیں

چوکی دار نے انٹر کام کے ذریعے پوچھا فاریہ کی چچی آئی ہیں۔۔

دادی حیران ہوئی کون فاریا اور چوکیدار کو اجازت دی۔۔شائستہ یہ فاریہ کون ہے۔۔

شائستہ کی سمجھ میں نہیں آیا کہ اب کیا جواب دے۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

جی.جی.جی

یہ کیا جی جہ کی رٹ لگائی ہے کیا پوچھ رہی ہوں یہ فاریہ کون ہے۔۔۔

آپ نہیں جانتیں۔۔ چچی نے اندر داخل ہوتے ہوئے جواب دیا

۔۔ حسنین کی بیوی ہے چچی نے دھماکا کیا

کیالاونج میں بیٹھے سارے افراد دم بخود رہ گئے۔۔۔ جلال شاہ کو حسنین سے یہ امید نہ تہی۔۔۔ انکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔۔۔

کیا بکواس کر رہی ہیں آپ دادی دھاڑی۔۔۔

لو میں کیوں کروں گی بکواس یہ تو سچ ہے چچی چہک کر بولی۔۔۔ لوگوں کے بیچ میں بیاہ کر لایا ہے وہ الگ بات ہے گھر والوں کو بتانا ضروری نہ سمجھا۔ چچی شاطرانہ مسکرائی۔۔

شائستہ یہ کیا بول رہی ہیں

اب سچ بتانے کے سوا شائستہ کے پاس کوئی چارہ نہ تھا جی بیگم صاحبہ ٹھیک بول رہی ہیں۔۔۔

دادی یہ خبر سن کر صدمے سے خاموش ہو گئ۔۔۔

فرزانہ بیگم نے پوچھا کہاں ہے فاریہ بلائیے اسے۔۔۔

فاریہ ڈرتے ڈرتے نیچے آئی وہ چار دنوں سے کمرے میں محصور تھی شائستہ اس کو کھانا پینا سب کمرے میں ہی بہیج رہی تہیں

۔۔۔۔۔۔۔ آپ سے شادی حسنین نے کب کی۔۔۔

جی چار دن پہلے۔۔۔۔۔

سب کو اب زرمین کے نروس بریک ڈاون کی وجہ پتہ چلی۔۔۔۔

چچی تو آگ لگا کر چلی گئ اور فاریہ روم میں فکر مند اب کیا ہو گا۔۔۔۔

حسنین کے گھر آتے ہیں جلال شا نمدیدہ آواز سے بولے۔۔ آپ سے یہ امید نہ تھی بیٹا۔۔۔ دوسری شادی کرنی تھی تو چند دن صبر کر لیتے۔۔۔ زرمین بیٹا فارغ ہو جاتی تب تم یہ قہر اس پر ڈھادیتے۔۔۔۔

ٹھیک ہے تم نے کر لی شادی اب میری بیٹی کو طلاق دو۔۔۔ اس کا علاج اب ہم خود کرائیں گے۔۔۔ حسن شاہ غصے سے بولے۔۔۔۔

آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے۔۔۔ طلاق کا سن کر حسنین کو غصہ آگیا بھول گیا سامنے اس کے سسر حسن شاہ کھڑے ہیں کوئی بچہ نہیں۔۔۔۔

آپ آج سب میری بات اچھے سے سن اور سمجھ جائیں۔۔۔ میں کسی بھی حالت میں زرمین کو نہیں چھوڑا گا وہ صرف بیوی نہیں میری محبت بھی ہے ۔۔۔۔ نین نے ٹھوس متوازن مضبوط لہجہ رکھا۔۔۔

واہ بھئ واہ بہت خوب۔۔۔ ارحم نے تالی بجا کے داد دی۔۔۔ محبت کو سوتن کا بہترین تحفہ دیا ہے۔۔۔ کہ وہ خوشی سے کومہ میں چلی گئ ویلڈن۔۔۔ ارحم نے طنز کیا۔۔

تم بیچ میں مت بولو۔۔۔ نین نے ناگواری سے کہا

کیوں نہ بولے۔۔ کزن ہے اسکا۔۔ چچا۔۔ خالہ کا بیٹا۔۔ کیا لاوارث سمجھ لیا تم نے۔۔۔ اب کے فرزانہ بیگم نے تیور دیکھائے۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

پلیز میں یہاں تھوڑی دیر چینج کرنے آیا ہوں مجھے زرمین کے پاس جانا ہے یہ فضول باتیں پھر کبھی کریں گے۔۔۔

فضول باتیں میری لاڈو اس سبب وہاں موت سے لڑ رہی ہے۔۔۔۔۔۔اور تم ہم سے کہہ رہے ہو۔۔۔فضول باتیں۔۔۔ہونہہ جلال شاہ واقع جلال میں آگئے۔۔۔

دادا یہ وقت سب ان باتوں کا نہیں ہے، مجھے جانا نین چینج کیے بنا ہی پلٹا۔۔۔ارحم نے ہاتھ پکڑ کر روک لیا۔۔۔

ارحم ہاتھ چھوڑوں میرا۔۔۔

تمکو کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔۔۔اپنی نویلی بیوی کے پاس جاو۔۔۔زرمین کے پاس میں چلا جاوں گا۔۔۔ارحم نے ہاتھ نہ چھوڑا۔۔۔۔۔۔

نین نے غصے میں ارحم کا گریبان پکڑ کر جھٹکا۔۔۔ہاں تم کیوں جاوں گے۔۔۔بیوی ہے میری۔۔۔

آج کے بعد نہیں رہے گی۔۔۔ارحم نے گریبان چھڑاتے غصے سے کہا۔۔۔۔

نین نے گریبان چھوڑ ارحم کے منہ پر تھپڑ مارا اور لگاتار دو تین مارے۔۔۔۔میری بیوی کو چھوڑنے کی باتیں کرتا ہے نین نے مارتے بولا۔۔۔ارحم نے بھی جوابی کاروائی کی۔۔۔۔۔

دونوں کو ہاتھا پائی کرتے دیکھ ڈرائنگ روم میں کھڑے افراد دنگ رہ گئے کسی کو حسنین کے ایسے شدید ردِ عمل کی امید نہ تھی۔۔۔۔جلال شاہ اور حسن شاہ نے دونوں کو چھڑایا۔۔۔۔یہ منظر اندر آتے کمال شاہ دیکھ کر اپنی جگہ فریز ہو گئے۔۔

کیا ہو رہا ہے یہ۔۔۔کمال شاہ حیرت سے بولے۔۔۔

دادا جی آپ یہاں۔،زرمین کے پاس کون ہے۔۔۔

جلال شاہ سمجھ نہ پائے نین کا حلیہ۔۔چار دن سے ایک ہی لباس۔۔۔جو میلا ہو چکا تھا۔۔۔منہ اترا اترا اور اس پر اس کے الفاظ تو زرمین سے محبت ظاھر کر رہی ہے مگر پھر یہ دوسری شادی۔۔۔۔

علی ہے۔۔۔اور تم جاو فریش ہو۔۔کمال شاہ نے پوتے کو منظر سے ہٹایا۔۔۔

جلال شاہ نے طنزیہ مبارک دی۔۔۔بہت مبارک ہو تمہارے لاڈلے نے پھر چھپ کر دوسرا نکاح کر لیا۔۔۔۔

کمال شاہ نے تحمل سے جواب دیا جانتا ہوں۔۔۔۔

ایک بار پھر سب کے سب دنگ رہے گئے۔۔

میری اجازت سے کی ہے۔۔۔پھر سے بجلی گرائی جس پر سب تڑپ ہی اٹھے۔۔۔۔

جلال شاہ نے تاسف سے کہا تو تم نے بھی بدلہ لیا۔۔اپنے پوتے کا۔۔۔اس سے اچھا تم زاویار کو ایک ہی بار مار دیتے۔۔۔سکون مل جاتا تم سب کو۔۔بار بار تو انتقام نہ لیتے۔۔اذیت نہ دیتے

کمال شاہ اس الزام پر تڑپ اٹھے۔۔۔نہیں بھائی آپ غلط سوچ رہے ہہیں۔۔زاوی کو میں احمر جیسا اپنا ہی پوتا سمجھتا ہوں۔۔زرمین بٹی مجھے بہت پیاری ہے۔۔۔

بیگم جلال نے پوچھا جو پیارے ہوتے ہیں اس پر ایسا ظلم ڈھاتے ہیں۔۔۔میری پوتی عیب دار ہوتی یا وارث نہ دیتی یا مر جاتی تو تب سمجھ بھی آتی شادی کی ۔۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔۔۔ نین دوسرا نکاح بالکل نہیں کرنا چاہتا تھا۔۔ میں نے ضرور دیا تب ہی۔۔۔ کمال شاہ نے نین کی صفائی دی۔۔۔

جلال شاہ کمال کی بات سن کر بیگم سے بولیں اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔

بھائی آپ ناراض ہو کر جا رہے ہیں۔۔۔۔

تو تم نے کون سا راضی کرنے والا کام کیا۔۔۔ جلال شاہ غصے سے بولے۔۔۔

میں وہی تو بتا رہا ہوں کیوں کیا آپ چلنے کی بات کر رہے ہیں۔۔۔

بولو۔۔۔ سن رہے ہیں ہم۔۔۔۔۔۔۔ڈرائنگ روم میں مکمل خاموشی چھا گئی۔۔ سارے ہی کمال شاہ کیطرف متوجہ ہوئے۔۔۔

فاریہ بیٹی کی چچی نے اپنے جواری بیٹے سے فاریہ کی شادی طے کر دی۔۔۔۔۔۔۔ اور۔۔۔۔ تفصیل بتائی۔۔۔ تو سب کو اطمینان ہوا

جلال شاہ جھنجھلا کر بولے پاگل انسان تو یہ بات سب کے علم میں پہلے لے آتے اس میں راز داری کی کیا بات تھی۔۔۔

بڈھے ہو گئے لیکن آج بھی عقل ٹخنے میں ہی ہے۔۔۔

کمال شاہ بیٹوں بیٹیوں اور بہوؤں کے سامنے اس عزت افزائی پر کلس گئے۔۔۔

بھائی غلطی ہو گئی۔۔ اور میں بڈھا نہیں ہوا۔۔ ڈرائنگ روم کا ماحول بہتری کی طرف بڑا۔۔۔۔۔

ہاں ملی تھی نسیمہ وہ بھی بول رہی تھیں۔۔ کمال جوانی جیسا آج بھی ہے۔۔۔

نسیمہ کے ذکر پر کمال شاہ اپنی جگہ پر اچھل ہی گئے۔۔۔۔

کون نسیمہ۔۔ بھائی صاحب۔ بیگم کمال نے پوچھا۔۔۔

کمال شاہ نے التجائیہ نظروں سے دیکھا بھائی جی بتا مت دینا۔۔۔

مگر ان نظروں کو بڑی صفائی سے نظر انداز کر کے بولے آپ کو کبھی کمال نے نہیں بتایا۔۔۔ چلو میں بتا تا ہوں۔۔۔ کمال شاہ نے بے چینی سے پہلو بدلا۔
--

موصوف کی پہلی محبت تھی۔۔۔

کیا۔۔۔ بیگم کمال چیخی ہائے ربا اس عمر میں یہ غم ملا۔۔۔ کہاں رہتی ہے نسیمہ۔۔۔ میں جب ہی سوچوں پچھلے مہینے مہندی کی جگہ کالا کولہ کیوں لگ رہا ہے
--

استغفر اللہ۔۔ توبہ کرو بیگم۔۔ میں پوتوں والا ہوں۔۔ اور وہ بھی بچوں والی ہے۔۔۔ وہ تو زر مین بیٹی نے کہا تھا۔۔

میں توبہ کروں۔۔۔ آپ نہ کرے جس کے۔۔ جس کے دادی کو جملہ سمجھ نہ آیا تو ارحم سے مدد لی۔ ارحم بیٹا تم اپنے دوست کا بتا رہے تھے جو لڑکیوں کو ایک کے بعد ایک دوست بناتے ہیں اس کو کیا کہتے ہیں۔۔۔

ارحم بولا۔۔ افیئر۔۔۔۔

ہاں جی افیر وہ سامنے آئے وہ توبہ نہ کرے۔۔۔

بھائی صاحب آپ بھی آگ لگا کر بیٹھ گئے یہ نہیں بجھائیں بھی۔۔۔۔ کمال شاہ نے دانت پیستے کہا۔۔۔

جلال شاہ مسکرا کر بولے۔۔۔ فکر نہ کرو اور سچ بتا دو۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

کیسا سچ۔۔۔اس بار فرزانہ بیگم مزے سے بول پڑی۔۔۔۔

یہی کے اماں جی کے دو جوتے کھاتے ہی نسیمہ کو بہن بنالیا تھا۔۔۔

اللہ کا شکر ہے اماں جی نے وقت پر کاروائی کر لی۔۔۔بیگم کمال کے انداز پر سب مسکرا دیے۔۔۔جب کے اپنی گلو خاصی پر دادا جان نے سکھ کا سانس لے کر بھائی کا نظروں سے شکر ادا کیا اگر وہ نسیمہ کے ساتھ بھاگنے کی بات بتا دیتے تو اس عمر میں گھر بدر ہونا پڑتا۔۔۔۔

نین کی آمد پر ارحم نے نین سے اپنے بی ہیویر کی معافی مانگی۔۔۔۔رات میں آدھے افراد گاوں روانہ ہو گئے۔۔۔

اسفند آ گیا اس نے اور علی نے آفیس کی ذمہ داری لی۔۔۔20 دن حسنین رات دن زر مین کے پاس رہا۔۔۔دو سے تین دن بس چینج کرنے جاتا ۔۔۔۔نیند بھی کم لیتا۔۔۔ڈاکٹر زویا کو بھی نین کی محبت پر یقین آ گیا۔۔پورے بیس دن بعد حسنین بچوں اور زر مین کو لے کر گھر آ گیا پندرہ دنوں میں زر مین کی کومہ کی کیفیت بہتر ہوئی وہ بنا آکسیجن کے سانس لینے لگی۔۔۔بچوں کے لئے الگ آیا اور زر مین کے لئے دو علیحدہ ٹائم کی نرسیس کا بندوبست کیا ۔۔انکو رہائش دی تاکے وہ بغیر تھکے زر مین کی کیئر کر سکیں۔۔۔۔۔

لیکن رات میں حسنین خود خیال رکھتا۔۔۔بچوں کو بھی اپنا ٹائم دیتا۔۔۔بیٹی کا نام زمر اور بیٹے کا نام سالار زر مین کی پسند پر رکھا۔۔۔نین روزانہ سورہ رحمن کی تلاوت کر کے زر مین پر دم کرتا۔۔۔اس کو لائیٹ ورزش کراتا جیسے کبھی ہاتھ پیر ہلکے ہلکے موو کرنا تو کبھی پیروں کو۔۔کروٹیں دلانا۔۔۔زیتون کے تیل سے مالش کرنا۔۔۔۔روز بالوں کو برش کرنا۔۔۔۔۔۔سر سہلانا۔۔۔یہ روٹین بنالی۔۔۔۔آفیس سے بار بار فون کر کے خیریت معلوم کرنا۔۔۔ان دنوں نین کی زندگی زر مین سے شروع اور ختم ہو رہی ہے۔۔۔گھر والوں نے اتنی فکر و محبت دیکھ کر نین کے گزشتہ تمام عمل کو بھلا دیا۔۔۔۔وہ سب نین کی محبت زر مین کے لیے دیکھ کر سرشار ہیں۔۔۔کیا زر مین بھی سب بھول پائی گی۔۔۔نین کی محبت جسے وہ ابھی تک نین کا ازالہ سمجھ رہی ہے اس پر یقین کر پائے گی یہ تو آنے والا وقت ہی بتا سکے گا۔۔۔۔۔

تین ماہ بعد فاریہ زر مین کے روبرو آئی۔۔۔فاریہ شرمندہ شرمندہ زر مین کے پاس بیٹھی۔۔۔پاس موجود نرس کو تھوڑی دیر کے لیے باہر جانے کو کہا ۔۔۔۔۔اس کے سامنے معافی مانگنے کی جھجک محسوس ہوتی۔۔۔۔

بے حد آہستہ سے زر مین کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔مجھے معاف کر دیں۔۔۔۔مجھے آپ کے بارے میں کچھ نہ پتہ تھا۔۔۔۔۔میں آپ سے اجازت لیتی ۔۔۔سر کو پہلی بار پیزا شوپ پر ملی اور وہیں اپنا دل ہار گئی۔۔۔دوسری ملاقات یونی میں ہوئی وہ اپنے دوست سے ملنے آئے تھے اور مجھ سے ٹکرا گئے۔ ۔۔۔اور وہ بھی مجھ پر فدا ہوئے۔۔۔میں نے ان سے شادی کا کبھی نہ سوچا۔۔۔اپنے اور ان کے بیچ کے فرق کو میں جانتی تھیں، مگر محبت کوئی فرق نہیں مانتی۔۔۔آپ نے بھی محبت کی ہو گی۔۔۔میں اپنے کزن سے شادی کر ہی لیتی لیکن اس کا کردار ٹھیک نہ تھا۔۔۔اور چچی نے کچھ کرنے کی مہلت بھی نہ دی تیزی دکھائی برداری کو والوں بلایا۔۔۔شادی کی صبح۔۔بات کرتے کرتے فاریہ نے سر اٹھایا زر مین کی طرف دیکھا۔۔اور نظر ٹھر گئی۔۔۔زر مین کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے ہیں تین ماہ بعد زر مین نے ریکیشن دیا۔۔۔۔۔فاریہ نے زر مین کا ہاتھ جھٹ چھوڑا۔۔۔پریشانی سے اٹھ گئی۔۔۔اس نے تو سنا تھا زر مین گہری نیند میں ہے مگر آج۔۔۔۔۔پھر سوچا فلموں اور ناولوں میں جب ایموشنل کیا جاتا ہے تو کومے سے باہر آ جاتے ہیں میں بھی کرتی ہوں کیا پتہ آج ہوش آ جائے۔۔۔اور نین کا کچھ احسان اتر جائے۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

بے چاریکو پتہ ہی نہیں فلموں اور ناولوں کے چکر میں زرمین کا دل مزید دکھا رہی ہے۔۔۔ آپ کو پتہ نہیں او ہو میں بدھوں ہوں بتاوں گی تو پتہ چلے گا ۔۔۔ صبح مجھے ہگ کر کے وش کرتے ہیں۔۔۔ مجھے شاپنگ پر لے جاتے ہیں۔۔۔ روز اظہارِ محبت کرتے ہیں۔۔۔۔ ہنی مون ہر جانا تھا مگر آپ کی وجہ سے نہیں گئے۔۔۔۔۔ اور نین کے فرشتوں کو بھی علم نہیں اس کے اوپر الزامات میں اضافہ ہو رہا ہے۔۔۔۔

یہ تو صرف آنسو ہی بہا رہی ہے۔۔۔ میرے خیال سے باقی کل کروں گی دل میں سوچتی جانے لگی مگر جاتے جاتے بھی ایک تیر اور لگا گئی اچھا اب میں چلتی ہوں سر کے آنے کا ٹائم ہو گیا اور انکی فرمائش ہے میں روز تیار ملو۔۔۔۔۔۔۔۔

زرمین سوائے رونے کے کچھ نہ کر سکی آج ہی تو دماغ جاگا۔۔۔۔۔ سماعتیں کھلی مگر اتنی نہیں کے اندازہ ہو تا کون ہے کون نہیں ایک خوبصورت لہجے میں کان کے پاس ہی آواز آرہی تھی کچھ پل سمجھ نہیں آیا کیا ہے پھر آہستہ آہستہ احساس جاگا قرآن پاک کی تلاوت ہے۔۔۔ سورہ رحمن کی گونج سکون دے رہی ہے دل چاہا سنتی رہے۔۔۔ مگر شاید سورت پوری ہو گئی تھی اس لیے آواز آنا بند ہوئی۔۔ پل بھر ہوا کا جھونکا آیا۔۔ محسوسات اور بڑھے بچے کی رونے کی آواز آئی۔۔۔ اس کے بعد ذہن پھر سو گیا۔۔۔ اور ابھی پھر بیداری ہوئی تو کافی دیر تک حواس سوئے پھر جاگے۔۔۔ صبح کی طرح اب پہلے سے اور بہتر ہوئی۔۔۔ ماضی کی تھوڑی جھلک آئی۔۔ مگر کیا فائدہ ہوا۔۔۔ فاریہ نے آکر سب پھر سے دل برباد کیا۔۔۔

آج بڑی امپورٹڈ میٹنگ تھی۔۔۔ مگر صبح ہی تلاوت سے فارغ ہو کر جب زرمین پر دم کیا ہی تھا اسی وقت آیا روتے سالار کو لیکر آگئی۔۔۔ رات سے ہی بابا کو موشن ہو رہے ہیں۔۔۔ نین اسے ہوسپٹل لے گیا۔۔ ٹریٹمنٹ کے بعد آفیس گیا سارا دن مصروف رہا۔۔ رات 9 بجے گھر آکر پہلے سالار سے ملا پھر زرمین کے پاس آیا۔۔ ماتھے پر بوسہ دیا۔۔

سوری جانم آج وقت نہیں دے پایا بس چینج کر کے ابھی آیا۔۔ زرمین، فاری کے جانے کے بعد آنسو بہاتے دوبارہ نیند کی کیفیت میں چلی گئی۔۔۔ نین نے اپنے روٹین کے کام کیے لاسٹ میں سر سہلانے لگا۔ تب زرمین کے حواس پھر کام کرنے لگے۔۔ نین نے سر سہلانے کے بعد زرمین کے کان میں کہا آج میٹنگ نے بہت تھکا دیا زندگی۔۔۔۔ اسلیے آج باتیں کرنے کی ہمت نہیں۔۔ کل کریں گے۔۔۔ گال پر پیار کر کے زرمین کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ لیا

۔ زرمین کو دونوں کام ہی ناگوار لگے۔ اپنی ول پاور کا استعمال کرتے ہوئے نین کے ہاتھ کے نیچے سے ہاتھ نکالنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔۔ ہاتھوں میں اکدم ارتعاش پیدا ہونے سے غنودگی میں جاتے نین کا ذہن بیدار ہوا۔۔۔ وہ حیران ہوتا جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔۔۔۔ مگر ہاتھ نہ اٹھایا۔۔ کچھ دیر زرمین کی کوشش دیکھتا رہا پھر خوشی سے بیڈ پر ہی سجدہِ شکر کیا ہوش میں آنے کے اثرات تو نظر آئے۔۔۔ علی کو کال ملا کر بتایا۔۔۔

علی نے ہوسپٹل لیجانے کا مشورہ دیا۔۔۔

چیک اپ کے بعد ڈاکٹر نے تسلی دی۔۔۔ جلد ہوش میں آنے کی مگر وقت نہ بتا سکے۔۔۔۔ نین نے دونوں حویلی اطلاع کر دی۔۔۔۔ نین نے دوسرے دن صبح میں معمول کے مطابق پھر سورہ رحمن کی تلاوت شروع کی جیسے جیسے وہ پڑھتا جا رہا تھا زرمین میں ہوش میں آنے کا مکمل عمل شروع ہو گیا۔۔۔ سورت ختم ہونے کے بعد نین نے پھونک مارنا چاہا تو دیکھا نم آنکھوں سے زرمین اسے ہی دیکھ رہی ہے۔۔۔۔۔

زرمین کے ہوش میں آنے سے سب ہی خوش ہیں۔۔۔ دادا صدقہ دے رہیں دادیوں نے نفلیں ادا کی۔۔۔ اور نین نے نم آنکھوں سے اپنی طرف دیکھتی زرمین کو گلے لگایا۔۔۔ پھر فوراً ڈاکٹر کو بلایا۔۔ تب تک حویلی سے سارے ہی آ گئے تھے۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

پھر دو دن نین غائب ہی رہا۔ اس نے جو منتیں مرادیں لی تہیں، جو نفلیں مانگی تھیں اب اس کی ادائگی کی جار ہی تہی۔۔۔

دو دن بعد زرمین کو ڈسچارج کر دیا گیا اس نے سفید حویلی جانے کی ضد کی۔۔۔ جو مان لی گئ ڈاکٹر نے کہہ دیا اگر اب کوئ ذہنی جھٹکا ملا تو شاید آپ لوگوں کو ہوسپٹل لانے کی بھی مہلت نہ ملے گی۔۔۔ اسی لیے بچوں سمیت زرمین حویلی جبکے نین ہوسپٹل سے گھر پہنچا۔۔۔

شائستہ سب کہاں ہے روم کو خالی پا کر واپس لاونج میں آیا۔۔۔

سر سب حویلی چلے گئے۔۔۔۔

ہمم، علی مجھے بتائے بغیر کیوں چلے گئے۔۔۔ کال ملا کر علی پر برہم ہوا۔۔۔۔

بھائ میں ظالم سماج نہیں بنا خود آپ کی زوجہ بنی۔۔۔

مطلب۔۔۔۔۔

زرمین نے ضد کی اور ڈاکٹر نے ابھی اسٹریس لینے سے منع کیا اس لیے دادی جان نے مان لیا۔۔۔

اوکے۔۔ہاں زرمین نہیں بھا بھی۔۔۔۔۔

اوکے جناب میں کوشش کرونگا بچپن کی عادت ختم۔ہو جائے۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے میں ابھی تھوڑی دیر بعد نکلتا ہوں ڈنر ساتھ ہی کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائ فاریہ۔۔۔۔۔۔۔۔

ہاں یار دے دی طلاق کب سے۔۔۔کچھ مسئلہ ہے اس لیے ابھی یہی رہے رہی ہے

چلیں ٹھیک ہیں۔۔۔۔ آپ آجائیں۔۔۔۔

رات کے پہنچتے پہنچتے بارہ بج گئے۔۔۔ اتنی رات ہو گئی۔۔۔۔ اف زرمین بھی سو گئ ہو گی صبح ملوگا۔۔۔۔۔۔۔۔ سفید حویلی کے گیٹ کو دیکھتا اداس لال حویلی میں داخل ہو گیا۔۔۔۔ جہاں علی انتظار کرتے صوفہ پر ہی سو گیا۔۔۔۔

حسنین کو بھائ پر پیار آیا بے ساختہ ماتھا چوم لیا۔۔۔۔۔

بھائ تم نے کیا مجھے زرمین سمجھ لیا۔۔۔۔ علی نے شرارت بھری نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

بکواس نہ کر۔۔۔ کیا اس سے پہلے کبھی پیار نہیں کیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ڈنر کرنے کا موڈ ہے یا نہیں۔۔۔

نہیں سرتاج آپ کا انتظار کر ہی تہیں آپ آیں گے پھر ساتھ کھائیں گے۔۔۔ زنانہ اسٹائل میں علی بولا۔۔۔۔

حسنین خوشدلی سے ہنس دیا۔۔۔ چلو پھر کھانا کھاتے ہیں۔۔۔ کافی عرصے بعد علی نے حسنین کو ہنستا دیکھا۔۔۔

دل میں ماشاءاللہ کہا۔۔۔

حسنین کو نیند ہی نہیں آرہی تہی بس نہ چلتا اڑ کر زرمین کے پاس چلا جائے۔۔۔ کاش میرے پاس سیلمانی ٹوپی ہوتی۔۔۔۔۔۔ آہ اب تارے گننے جیسا کام بھی کرنا ہو گا نین مسکراتے ہوِے خود سے بولا۔۔۔ فجر کی نماز کے بعد ہی حسنین سویا۔۔۔ نو بجے اٹھ کر سیدھا سفید حویلی گیا۔۔۔ جہاں لان میں دادی آپا کے ساتھ مل کر سالار اور زمر کی مالش کر رہی ہیں۔۔۔ حسنین نے سلام کیا۔۔۔

دادی کے جواب دینے کے بعد نین نے دونوں بچوں کو خوب پیار کیا۔۔ دادی زرمین کہاں ہے۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اپنے کمرے میں ہے ابھی داداپوتی صبح کی واک پر گئے تھے۔۔۔تو تھک گئ۔۔۔۔۔

تھکن کا سن کر نین جلدی زرمین کے روم گیا۔۔جہاں زرمین اپنے پیر پر شنو سے مالش کروارہی تھی۔۔۔۔

سلام سائیں۔۔۔شنو کمرے میں نین کو آتے دیکھ خوشمزاجی سے سلام کیا۔۔۔

نین نے جواب دے کر شنو کو باہر جانے کا بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔زرمین اس دوران خاموشی سے دیکھتی رہی۔۔۔۔۔۔

کیاحال ہے نین زرمین کے سامنے بیٹھ کر اس کے ہاتھ تھام کر محبت سے پوچھا۔۔۔

زرمین نے ہاتھ چھڑایا۔۔۔۔آپ نے چاہا تھا مرجاو مگر مجھے افسوس ہے آپ کی خواہش پوری نہ کر سکی۔۔۔۔۔۔

نین کو اپنے سفاک الفاظ یاد آئے۔۔۔۔انکی سنگینی کا احساس اس لمحے ہواجی جان سے یہ سوچ کر ہی کانپ گیازرمی۔مرجاتی تو۔۔۔۔۔۔۔۔پلیز مجھے معاف کردومیرے لفظوں کو معاف کردو۔۔۔۔۔

ارے آپ کیوں مانگ رہے ہیں۔۔۔۔آپ کا ہنی مون میری وجہ سے کینسل ہوگیا سوری۔۔۔۔

ہنی مون۔۔۔۔نین کی حیران نظریں۔۔۔۔۔سمجھ نہ آیا کچھ۔۔۔۔۔

زرمین نے وضاحت کی آپ کی دوسری بیوی۔۔۔۔۔۔۔

نین کو اب سمجھ آیا دوسرا نکاح کی وجہ سے ناراض ہے چل نین جلدی سے سچ بتا کرمنا۔۔۔۔بڑبڑایا۔۔۔۔

میں تم کو سچ بتاناچاہتاہوں۔۔۔۔فاریہ۔۔۔بات کاٹی

مجھے باہر جاناہے سب کے سامنے بات کریں گے۔۔۔۔

نین نے سہارادیناچاہا۔۔۔۔۔۔میں خود چل سکتی ہوں۔۔۔۔آرام آرام سے اترتی لاونج میں آئ جہاں سب ہی گھر والے ناشتے سے فارغ ہو کر بیٹھے بات چیت میں مصروف۔۔۔۔۔۔۔نین کے دل میں وسوسے اور ڈر جاگا اور غلط نہ جاگا۔۔۔۔

میں کچھ کہناچاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔داداجی جو کچھ ہوااسے میں بھولناچاہتی ہوں۔۔۔جیناچاہتی ہوں۔۔۔۔

ہاں بیٹی کیوں نہیں۔۔۔اللہ کریم تم کو لمبی عمر دے۔۔نین سمیت سب نے آمین بولا۔۔۔۔۔نین خاموشی سے زرمین کو دیکھ رہاہے۔۔۔۔۔دل کی بیٹ بڑھ رہی ہے۔۔۔کچھ غلط ہوگا ذہن خبر دار کر رہاہے۔۔۔۔۔

داداجی مجھ میں جتنی ہمت تھی وہ ختم۔۔۔۔۔میں اب نین کے ساتھ نہیں رہ سکتی۔۔۔مجھے طلاق چاہیے۔۔۔۔

آخر دل ودماغ کی پیشن گوئ سچ ہوئ۔۔۔۔۔

سب ہی گم صم زرمین کو دیکھنے لگے۔۔۔۔۔۔

لاڈورانی۔۔۔۔کیا کہہ رہی ہو داداجی نے خاموشی توڑی

میں نین کے ساتھ رہی تو مرجاوں گی پلیز۔۔۔۔

نین آہستہ چلتازرمین کے قدموں کے پاس بیٹھا۔۔۔پلز تم سمجھو۔۔۔۔۔میں تم سے محبت کرتا۔۔۔ہوں۔۔۔تمہارے بنانہیں رہ سکتا۔۔۔تم مجھے جدائ کے علاوہ جو سزادوگی۔۔۔۔میں پوراکروں گا۔۔۔۔

ان دونوں کے بیچ کسی نے مداخلت نہ کی۔۔۔بس خاموش دونوں کو دیکھ سن رہے ہیں۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

محبت۔۔۔محبت کا پتہ ہے کچھ۔۔محبوب کی خوشی میں خوش رہنا۔۔۔۔۔

تو میری خوشی یہی ہے مجھے طلاق چاہیے۔۔۔۔نبھا ئے محبت۔۔۔۔

نہیں آپ تو نبھا ہی نہیں سکتے۔۔۔۔زرمین کی سانس پھولنے لگی۔۔۔آپ چاہتے ہیں میں مر جاو تو میں چلتی ہوں آپ کے ساتھ اور زرمین کی سانس رکنے لگی۔۔ارحم جلدی آکسیجن سلینڈر لایا اور زرمین کے لگایا۔۔۔۔۔۔

زرمین کی حالت کو مدِ نظر دادا نے بعد میں کہا بات کریں گے۔۔۔

حسنین لٹے انداز میں لال حویلی آیا۔۔۔علی نے بات کرنی چاہی مگر نین کی نم آنکھوں نے روک دیا۔۔۔بھائی کا بھرم رکھتے۔۔اس نے ماجرا سفید حویلی والوں سے جاننا چاہا۔۔۔یہاں آکر علی کو زرمین کے فیصلے نے دکھ دیا۔۔۔

بھائی۔۔۔۔علی نے روم کی لائیٹ جلائی۔۔۔۔

یار بند کر دو۔۔۔۔۔بیڈ پر لیٹا نین بولا۔۔۔۔۔۔

علی نے تسلی دینے کے لیے نین کا ہاتھ پکڑا اف بھائی آپ کو تیز بخار ہے۔۔بتایا کیوں نہیں۔۔۔علی فرسٹ ایڈ لینے اٹھا تو۔۔

رہنے دے۔۔۔۔۔۔دوائی اثر نہیں کرے گی۔۔۔۔جو اثر کرے گی یار اس نے ساتھ چھوڑنے کا حکم دے دیا۔۔۔مجھ سے محبت کا خراج مانگا ہے ۔۔۔کیسے چھوڑ دو سوچ کر ہی دم گھٹ رہا ہے عمل کروں گا تو مر جاوں گا۔۔۔۔نین بھراتے لہجے میں اپنا حال سنانے لگا۔۔۔۔۔

اللہ بہتر کرے گا۔۔۔کوئی نہ کوئی راہ ضرور نکلے گی۔۔۔۔۔۔

سب ہی کوشش کر رہے تھے زرمین کو سمجھانے کی جیسے ہی بات شروع کرتے اسکی طبیعت خراب ہونے لگتی۔۔۔اور سمجھانا پھر کبھی پر ٹل جاتا۔۔۔

ادھر نین کی طبعت بھی خراب رہنے لگی پورے ایکہفتے بعد بخار ختم ہوا مگر کمزوری باقی ہے۔۔دونوں گھرانے بچوں کو گھلتے دیکھ پریشان ہے۔۔۔

دادی نے پھر سمجھانے کی کوشش کی زرمین کی طبیعت خراب ہو گئی ہارٹ بیٹس سلو ہو گئی، نبض رکنے لگی، سانس مدہم ہونے لگی فوری طور پر ہسپتال لے کر بھاگ گے۔۔بروقت ٹریٹمینٹ سے زرمین کی طبیعت سنبھلی۔۔۔شنو نے مٹھل کو بتایا۔۔۔

مٹھل نے حسنین کو آکر بتایا۔۔۔۔زرمین کی حالت کا سن کر نین نے کہا ٹھیک ہے۔۔۔میں تکلیف سہ لوں گا لیکن اب زرمین کو تکلیف نہیں دینا چاہتا ۔۔۔سب کو منا کر دیں دادی کہ زرمین کو نہ سمجھائیں۔۔۔۔اور کمرہ نشین ہو گیا۔۔۔سجدے میں جا کر مناجات میں مصروف ہوا تو حوصلہ ملا۔۔۔۔۔۔

علی کل شہر چلنا کاغذی کاروائی کروانا ہے اور میں زرمین کے نام کچھ پراپرٹی کرنا چاہتا ہوں۔۔تمہیں تو کوئی اعتراض نہیں۔۔۔۔۔

نہیں بھائی۔۔۔یہ بزنس آپ نے اپنی محنت سے بنایا ہے اور اس کی کمائی سے پراپرٹی۔۔۔اب جس کو بھی دیں آپ کی مرضی اور زرمین بھی حق رکھتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

انہی باتوں کے درمیان نین کے فون کی رنگ بجی۔۔۔۔

اسلام۔وعلیکم جناب۔۔۔آپ پاکستان کب آئے۔۔۔۔مجھے بتایا نہیں ایرپورٹ آتا۔۔۔۔۔

بس جیسے ہی ٹھیک ہوا فورا آیا۔۔۔اسفند سے تمہاری طبیعت خرابی پتہ چلی تو فون کیا گھر آو۔۔۔

جی انشاءاللہ کل ملتے ہیں۔۔۔۔

کون تھا بھائی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

قدوس صاحب تھے عمرے کی سعادت کے لیے گئے تھے لاسٹ ڈے اٹیک پڑا تو تب سے وہیں زیر علاج رہے رمضان وہیں گزارنے کی خواہش بھی پوری ہوئی عید بھی وہیں کی اب آ گئے کل پہلے ان کے پاس جائیں گے۔۔۔۔

یہ وہی ہیں نہ جنھوں نے احمر کی برسی پر مدینہ سے خصوصی دعا کروائی تھی

۔۔ہاں۔۔۔۔۔ٹھیک ہے جس دن زبردستی نکاح کیا اسی دن زبردستی چھوڑنا بھی پڑ رہا ہے۔۔۔حسنین اذیت سے مسکرایا۔۔۔۔۔

دوسرے دن کمال شاہ اور بیگم کمال نے حسنین کے فیصلے سے آگاہ کر دیا۔ سارے ہی سوگوار ہیں۔۔۔زرمین بچوں کو کھلا رہی تھی جب بتایا دادی نے تو ایک پل دھڑکن رک سی گئی۔۔۔آنکھیں بھیگنے لگی۔۔۔زرمین رونا نہیں۔۔۔وہ ہرجائی ہے۔۔۔۔تم سوتن برداشت نہیں کر سکتی۔۔۔یہ فیصلہ ٹھیک ہے۔۔۔زرمین نے خود کو سمجھایا۔۔۔

دادی کو نم آنکھوں سے لگا اب بدل لے فیصلہ۔۔۔لیکن زرمین نے ان کے اندازے کو جھٹلایا۔۔۔

اچھی خبر ہے۔۔۔یہ کہہ کر روم میں چلی گئی۔۔۔دادی سوائے غصے کے کچھ نہ کر سکی۔۔۔

جناب بہت مبارک ہو عمرہ اور صحت یابی۔۔۔۔

نین نے پھولوں کا خوبصورت بوکے پکڑایا۔۔۔اور ساتھ ہی علی کا تعارف کروایا۔۔۔

خیر مبارک زریعہ تو تم بنے۔۔۔۔اور یہ اتنے کمزور۔۔۔نڈھال سے کیوں لگ رہے۔۔۔بخار سے اتنا اثر نہیں ہوتا۔۔۔قدوس صاحب کی تشویش پر نین نے زرمین کا مطالبہ بتایا۔۔۔

بے حد افسوس ہے۔۔۔۔طلاق اللہ کو سخت ناپسند ہے۔۔۔اور معاشرے میں بھی برا سمجھا جاتا ہے چاہے عورت کو ہو یا مرد کو۔۔۔۔دونوں فریقین کو باتیں سننا پڑتی ہیں۔۔کب دے رہے ہو طلاق۔۔۔تاسف سے پوچھا۔۔۔۔

آج ہی۔۔۔۔۔۔۔کیا تینوں ساتھ دو گے۔۔۔۔حیرت سے پوچھا۔۔۔

جی۔۔۔۔۔نین نے کہا

نہیں غلط ہے۔۔۔۔۔۔طلاق کے بارے میں کیا جانتے ہو۔۔۔۔

ایک ساتھ دے دینا اسلام کی رو سے بھی ٹھیک نہیں۔۔۔یہ صحیح ہے ایک ساتھ تین بار دینے سے بھی طلاق واقع ہوتی ہے۔۔۔۔اگر احسن طریقے سے دو رشتہ بچنے کی گنجائش باقی رہتی ہے۔۔۔

میں سمجھا نہیں آپ ٹھیک سے بتائیں۔۔۔

ہمم۔۔۔۔شریعت کے حساب سے طلاق دینے کا جو طریقہ ہمیں رسول کریم نے بتایا ہے وہ بہترین ہیں اس طریقے کے مطابق طلاق دینے کے دو طریقے ہیں۔۔ایک طریقے کو بائن کہتے ہیں اور دوسرے کو رجعی کہا جاتا ہے۔۔۔۔بائن کا یہ طریقہ ہے کہ ایک دم عورت کو تین طلاق دے کر فارغ کر دیا اس طرح کے بعد میاں بیوی کا کوئی تعلق نہ رہتا بلکہ طلاق سے فوری طور پر رشتہ ختم ہو جائے گا۔۔۔یہ طریقہ اچھا تصور نہیں کیا جاتا جبکہ اس کے برعکس دوسرا طریقہ ہے اسے رجعی کہا جاتا ہے اس طرح طلاق دینے کا یہ طریقہ ہے عورت پاک ہو اسے ایک طلاق دی جائے اور اور پھر اگلے مہینے

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

دوسری طلاق دی جائے۔۔ان دو مہینوں کے درمیان صلح ہو سکتی ہے۔۔۔اگر تیسرے مہینے تیسری طلاق دے دی جائے تو پھر مرد کو رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں رہے گا طلاق مکمل طور پر ہو جائے گی۔۔

ہاں اس میں یہ ضروری امر ہے کہ پہلی طلاق کے بعد ایک ماہ کی عدت ختم ہونے سے پہلے رجوع آسانی سے کیا جاسکتا ہے رجعت کرتے وقت کہنا ضروری ہے تو میری بیوی ہے جیسا کہ پہلے تھی اور دو گواہوں کے سامنے کی جائے۔۔۔رجعت کا مطلب ہے نکاح باقی رکھنا یا روکنا۔۔۔ارشاد باری تعالیٰ ہے جب عورتوں کو طلاق دو اور انکی عدت پوری ہونے کے قریب ہو تو خوبی کے ساتھ ان کو روک لو۔۔۔رجعت دوسری طلاق کے بعد بھی ہو سکتی ہے ۔۔۔مگر اگر دوسری عدت بھی ختم ہو جائے تو پھر رجوع کرنے کے لیے دوبارہ نکاح کرنا ہو گا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میرا مشورہ ہے سب گھر والوں کے علم میں لا کر طلاق رجعت دو کیا پتہ اللہ کے حکم سے زرمین کا دل و دماغ بدل جائے۔۔وہ راضی ہو جائے۔۔

اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔ آمین۔۔۔

اور باقی کی رہنمائی ہمارے محلے کی مسجد کے پیش امام سے لے لو۔۔۔حسنین نے سر ہلایا۔۔۔

سارے لال حویلی میں جمع ہیں۔۔۔نین مضمحل سا اور اس کے برعکس زرمی خود کو مضبوط ظاہر کر رہی ہے۔۔۔۔میں تم سے محبت کرتا ہوں ۔۔۔۔۔تمہاری خوشی کے لیے خود کے دل کو داو پر لگا دیا۔۔۔۔۔میں حسنین فرقان شاہ اپنے پورے ہوش و حواس میں زرمین حسن شاہ کو ایک طلاق دیتا ہوں۔۔۔

زرمین کا دل کپکپایا۔۔۔حسنین ایک بار کہہ کر شکستہ قدموں سے باہر چلا گیا۔۔۔۔۔۔۔۔باہر آکر بہتے آنسو صاف کیے۔۔۔دل لرز رہا ہے۔۔۔اللہ رحم زبان سے نکلا۔۔مشکل ہو رہا بچھڑنا۔۔۔۔۔۔مالک زرمین کا دل بدل دے۔۔۔۔۔۔نم آنکھوں سے حویلی سے باہر نکل گیا۔۔۔ مٹھل، بخش اور دیگر وفادار بھی شکستہ دیکھ کر افسوس میں مبتلا ہیں۔۔۔آن بان سے رہنے والے نین کو عشق نے بے حال کر دیا۔۔۔۔۔۔ابھی تک عشق کی سزا ختم ہی نہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔عشق ملن کی خوبصورت سزا بھی تو دے سکتا ہے۔۔۔پر ابھی تک کی لاپرواہی معاف ہی نہیں کر رہا ہے۔۔۔

زرمین نے کچھ دیر بعد کہا نین نے تین بار نہیں کہا۔۔۔یہ کہتے دل پر چھریاں چل رہی ہیں۔۔۔مگر پوچھنا بھی ضروری تھا۔۔۔

داداجی بولے بیٹا احسن طریقے سے دی تین ماہ میں تین طلاقیں ہونگی۔۔۔ان تین ماہ کے اندر تم رشتہ دوبارہ قائم کرنا چاہو تو اسلام اجازت دیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زرمین نے نفی میں سر ہلایا۔۔ایک ایک کر کے سب چلے گئے دادی نے کہا عدت ہو گی بیٹا۔۔۔پردہ کرنا مردوں سے۔۔۔تمہارے داداجی سے کہہ کر مرد ملازموں داخلہ بند کرواں دو گی۔۔۔۔ کہتی دادی اٹھ گئی۔۔۔

سب کے جانے کے بعد زرمین بھی اپنے روم میں آکر رونے لگی۔۔۔۔۔میری پہلی اور آخری محبت۔۔۔۔۔۔۔سب معاف کر سکتی مگر سوتن نہیں۔۔ بے حد تکلیف دی۔۔۔نین۔۔۔۔

15 دن گزر گئے دوائیوں اور مناسب دیکھ بھال سے بظاہر زرمین بہتر ہوئی۔۔۔سب گھر والوں نے پلان کیا اب آہستہ آہستہ پتھر پر چوٹ مارنی ہے ۔۔۔۔۔

16 داداجی جرگے سے واپس آئے۔۔۔سارے ڈرائنگ روم میں بیٹھے پلان ترتیب دیا اور زرمین کو سڑھیاں اترتے دیکھ آغاز شروع کیا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

زاوی بولا۔۔ آپو آدھی سڑھی آ گئ دادا جی۔۔۔پپا جی۔۔۔۔۔
ہممممم۔۔۔۔۔بابا آج جرگے میں جو ہوا اچھا نہیں ہوا الیاقت کی ہمت کیسے ہوئ مجھے طعنہ مارے۔۔۔ارے میرا دل چاہا رہا تھا شوٹ کر دوں اسے ۔۔۔حسن صاحب مصنوعی غصے سے بولے۔۔۔۔۔

چچا نے کہا بتاو تو صحیح کیا کہا لیاقت نے جب سے آئے ہو بس غصہ ہی کیے جا رہے ہو۔۔۔۔آخری سیڑھی پر زرمین رک گئ۔۔۔۔۔۔

دادا جی نے ایک ترچھی نظر زرمین کو دیکھا۔۔۔اور لہجہ کو پست بنایا بولے۔۔۔ایک طرح سے ٹھیک کہا۔۔۔بھری محفل میں زرمین نے ارحم سے نکاح کر کے ہمارے سروں پر خاک ڈالی۔۔۔وہ تو سچ ہمیں پتہ ہے بچی نے قربانی دی۔۔اگر بتائیں گے تو کون یقین کرے گا۔۔۔

یہ بھی تو بتائیں۔۔طلاق کا پتہ چل گیا۔۔۔۔حسن صاحب جلدی سے بولے۔۔۔

ہاں ہاں۔۔۔یہ بھی طعنہ مار رہا تھا کہ اب کون کریگا شادی۔۔میں نے بھی دعوا کر دیا عدت ہوتے ہی شادی کر دوگا۔۔۔۔۔اس پر نصیر سومرو نے اپنے بیٹے کا رشتہ دے دیا۔۔ہے تصویر کل بھیجا گا۔۔زرمین کو سمجھا دینا کہ اب ہمیں شرمندہ نہ کرے پہلے تو میں بے عزتی سہہ گیا اس بار خودکشی کر لوں گا ۔۔۔حرام موت گلے لگالوں گا۔۔۔دادا جوش میں کچھ زیادہ ایموشنل ہو گئے۔۔۔۔

زرمین کو یہ سب سن کر رونا آ گیا وہ تیزی سے واپس کمرے میں آئ۔۔۔۔سانس پھولی۔۔۔دل گھبرایا۔۔۔۔پانی پی کر خود کو ریلکیس کرنے لگی ۔۔۔۔نہیں میں دوسری شادی نہیں کر سکتی۔۔۔اگر میں نے منع کیا تو دادا جی۔۔۔۔اللہ اللہ میں کیا کروں۔۔۔۔۔سسک سسک کے رونے لگی۔۔۔۔

واہ دادا جی آپ نے زبردست ایکٹنگ کی۔۔۔۔زاوی نے داد دی۔۔۔

حسن شاہ جلدی سے بول اٹھے میں نے کیسے کی۔۔۔

بس بس نارمل ہی تھی۔۔۔حسن شاہ نے زاوی کو آنکھیں دیکھائ۔۔۔سب ہنس پڑے۔۔۔۔

میں زرمین کو دیکھو۔۔۔۔فرزانہ بولی۔۔

نہیں بہوا ابھی ہمدردی بھاری پڑے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

دوسرے دن ارحم کے سین کی باری تھی۔۔۔زرمین ناشتے کے وقت کچن میں مجود تھی اور کچن سے قریب ڈائنگ پر ارحم اور فرزانہ بیگم بیٹھے ہیں پلان کے مطابق دونوں اسطرح بیٹھے کے زرمین کی طرف پیٹھ ہو سامنے ششیے کی مدد سے پلان شروع ہوا۔۔۔۔شبانہ نے پراٹھا بنا کر کہا زرمین یہ پراٹھا خالہ کو دے آو جی امی۔۔۔۔

زرمین کو شیشے میں آتا دیکھ جلدی سے بولی ارحم تم ہی زرمین سے شادی کر لو۔۔۔۔

سوری مما۔۔مجھ میں اتنا ظرف نہیں کہ کسی دوسرے کی بیوی کو اپنا لوں۔۔۔۔اور اگر میں کر بھی لوں تو لوگ مذاق بنائیں گے پہلے جس نے ٹھکرایا میں نے اسی سے شادہ کر لی۔۔۔لہجہ کو نخوت والا بنایا اور ایک بعد جب تک زرمین کی شادی نہیں ہو جاتی میں شادی نہیں کرونگا۔۔اس کے ہوتے میری بیوی کو سچ پتہ چلا تو بلاوجہ وہ شک کرتی رہے گی اور ہمارے درمیان ناچاقی ہو گی اس سے بہتر ہے میں ابھی شادی نہ کرو۔۔۔۔

یہ سب سنتی زرمین کے آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ پراٹھا دیے بنا کچن لوٹی۔۔۔۔کیا ہوا زرمین پراٹھا نہیں دیا اور رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔

مماوہ سر میں چکر آنے لگا میں پھر آگے بڑھی نہیں۔۔۔میں روم میں جا رہی ہوں۔۔۔۔۔

شبنانہ بیگم۔ کو زرمین کے رونے نے تکلیف دی مگر اس کے بھلے کے لیے ضروری تھا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

17 دن فرازنہ شبانہ اور شنو کے بیچ پلان طے ہوا۔۔۔ جہاں زرمین کو اس کے ناپسندیدہ کام میتھی کے پتے توڑنے کا تہاز بردستی توڑنے کو بٹھایا۔۔۔ میتھی کو توڑتے شنو بولی۔۔۔ پاس کے گاوں میری سہیلی بیاہ کر گئی وہ بتا رہی تھی کہ اس کے پڑوس میں ایک افسوس ناک واقع ہوا۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔ شبانہ بیگم نے دلچیپسی لی۔۔۔۔

وہاں اسکے پڑوسی نے ایک بیوہ عورت سے شادی کی اسکی دس سالہ بیٹی بھی ساتھ گئی چھ ماہ بعد اس نے بچی سے بدسلوکی کی۔۔۔ وہ بچی مر گئی اور ماں پاگل ہو گئی۔۔۔

ہائے ربا اتنا ظالم شخص تھا رشتہ کے بھی احساس نہیں کیا۔۔۔ فرزانہ نے جھوٹا رونا رویا۔۔

کیا کرے دنیا میں ہوتے ہیں کچھ ایسے رزیل انسان۔۔ ہر سوتیلہ باپ ایسا نہیں ہوتا۔۔۔ پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتی۔۔۔۔ شبانہ بولی۔۔۔۔ہ

ہاں جی۔۔۔ یہ تو سچ ہے۔۔۔ مگر کون کیسا ہوتا ہے پتہ نہیں۔۔۔ اور زمر بیبی کو کیسا سوتیلا باپ ملے۔۔۔۔ شنو نے فکر مندی سے کہا۔۔۔

اللہ نہ کرے میری بیٹی کو سوتیلا باپ ملے۔۔۔۔ زرمین نے دہل کر کہا۔۔۔ میں شادی نہیں کرونگی۔۔۔

زرمین یہ کہہ کر روم میں آکر رو پڑی۔۔۔ ربا میری زمر کی حفاظت کرنا روتے روتے بچی کے لیے دعا کی۔۔۔ سارا دن ہمت کرتی رہی دادا جی سے بات کرے مگر ہمت ہی نہ پڑی۔۔۔۔

18 دن دادی۔ اور ظفر صاحب کے بیچ پلان فکس تھا۔۔۔ جب زرمین بچوں کو مالش کے لیے لائے گی چچا سے تو پردی نہیں ہوتا اس لیے وہ سامنے آجاتی۔۔.

کل کہاں گئے تھے ظفر نظر ہی نہیں آئے۔۔۔۔

حیرآباد گیا تھا۔۔۔ وہاں پرانا دوست مل گیا زبردستی اپنے گھر لے گیا۔۔ وہاں جا کر دل اداس ہی ہو گیا۔۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔۔ سالار کے ہاتھوں کا مساج کرتی دادی بولی۔۔ جبکے زرمین خاموشی سے دیکھتی رہی۔۔۔۔

اس کی بیٹی کی دوسری شادی کی ایک بیٹا تھا۔۔ سسرال والے بڑے ظالم نکلے۔۔۔ بچے کو مار مار کے اس کی شخصیت خراب کر دی ہر وقت ڈر تا رہتا ہے۔۔ سات سال کا ہے۔۔ کوئی خیال نہیں رکھتے۔۔۔ سوکھ کر کانٹا ہو گیا۔۔۔ وہ نانا کے گھر آ گیا مگر یہاں مار نہیں ہے تو خیال بھی نہیں ہے اترن پہن رہا ہے اپنے ماموں کے بچے کی۔۔۔ نوکروں کی طرح رکھ رہے ہیں اماں میں نے اس بچے کی کفالت کا زمہ لے لیا۔۔۔ جب تک زندہ ہوں کروں گا بعد کا نہیں۔۔۔ کل کو ارحم اور زوایار کے بچے ہونگے کہا کر سکیں گے دوسرے بچے کا خیال یہ سوچ کر حویلی نہیں لایا۔۔

ٹھیک کیا پرائی اولاد پرائی ہوتی ہے۔۔۔۔ زرمین گم سم سالار کو لیے روم میں آگئی۔۔۔۔ بار بار اس معصوم بچے کا خیال آتا اور ساتھ ہی یہ سوچ میرے سالار کے ساتھ ایسا ہو تو۔۔ نہیں نہیں۔۔۔ اللہ اللہ میرے بچوں کو امان میں رکھا۔۔۔

2019 کو کوئی پلان نہیں کیا اب تک جو پلان انجام دیے اس کے لیے زرمین کو سوچنے کا وقت دیا۔۔۔۔۔۔

ادہر لال حویلی کے لوگ شام میں بچوں سے مل جاتے ہیں اور نین بھی بزنس کی مصروفیت کے باوجود تین چار دن میں بچوں سے ملنے آجاتا۔۔۔

21 کو پلان کے تحت زارا کو سمجھانے کا کام سونپا۔۔ جس نے ناشتے سے پہلے کال کی

کیسی ہو زرمین اور بچے کیسے ہیں۔۔

زرمین بیزاری سے گویا ہوئی۔۔ ٹھیک ہوں۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

پھر کیاسوچاتم نے عبد اللہ سومر وسے شادی کا۔۔۔

کیاسوچنا۔۔میں نہیں کروں گی۔۔۔

داداجی کو کیاجواب دو گی جو پنچائیت میں دعوا کر آئے۔۔۔ سنجید گی سے سوچوں۔۔۔ کرناتو پڑے گی۔۔ کل زوای اور ارحم کی شادی ہو گی۔۔انکی اپنی ترجیحات ہو نگی۔۔۔بھابھیاں کس نیچر کی آئیں۔۔۔وہ تم سے جھگڑا کریں۔۔۔اگر بھائ تمہاراستھ دیں توان کاگھر خراب ہو گا۔اور بیویوں کا ساتھ دیں تمہارادل دکھے گا۔۔۔۔چندازندگی رکتی نہیں ہے سفر کرتی ہے۔۔۔اور تمہارے بچے جولال حویلی کے وارث ہیں۔۔ان کا کیاہو گا۔۔۔مجھے یقین ہے حسنین تمہاری ضد پر بچے تمہیں دے دگا۔۔مگر سوچاتم نے اگر نئے سسرال میں انکے ساتھ براروبہ رکھا۔۔خواہشات پوری نہ کی تو۔۔۔ان کا حال بگڑ جائے گا۔۔انکی شخصیت کاغرور ختم ہو جائے گا۔۔۔

اگر تم۔مجبور ہو کر بچے دو گی تو سوتیلی ماں نہ جانے کیساسلوک کرو۔۔۔تمہاری اندر کی عورت پسپاہونے سے مجروح ہورہی ہے۔۔۔انا آڑے آرہی ہے تویادر کھوانا توجیت جائے گی مگر ماں بچے مر جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تم بے حثیت بیوی نہیں جھک سکتی مگر ایک ماں ہر حد پار کر سکتی ہے۔۔۔۔۔

غور کرنا۔۔۔اللہ حافظ۔۔۔۔۔۔۔۔

زرمین سوچ میں پڑ گئ۔۔۔۔۔

۔۔۔آج ہی تابوت میں آخری کیل ٹھونکنی تھی۔۔۔

زرمین بیٹا تیار ہو جاناشام تک۔۔۔۔لڑکے والے تم کو دیکھنے آرہے ہیں۔۔۔۔

زرمین یہ سن کر خاموش، شکوہ کناں نظروں سے دیکھنے لگی۔۔۔دادی نے نظریں چرائ۔۔۔اور چلی گئ۔۔۔

زرمین نے آنسو پوچھے اور فیصلہ کر لیا۔۔۔۔

کہاں ہیں آپ۔۔۔۔۔۔جہاں بھی ہیں سن لیں۔۔۔شام تک مجھے لینے آجائیں۔۔۔مجھے طلاق نہیں چاہے۔۔۔۔

نین کاجواب سنے بغیر ہی فون رکھ دیا۔۔۔

ادہر نین پر شادی مرگ طاری ہو گئ۔۔۔دل خوشگوار ہو گیا۔۔۔بے ساختہ سجدے میں گرا۔۔۔آفیس روم آتے اسفند نے یہ منظر دیکھاوہ بچارہ سمجھا نین گر گیا۔۔۔

جذباتی ساآگے بڑھا۔۔۔نین میرے دوست جگر کیاہوافوراًاٹھایا۔۔۔نین نے اسے گلے لگالیا۔۔۔اسفند بولا کیاپاگل ہو گیا۔۔یار زرمین مان گئ۔۔۔ مبارک ہو مبارک ہو۔۔۔

مجھے ابھی جاناہے۔۔۔توسب دیکھ۔۔۔

شام میں زرمین اپنااور بچوں کاسامان پیک کرکے نیچے لے آئ۔۔۔سب ہکابکا دیکھنے لگے۔۔۔کہاں جارہی ہو اس سے پہلے زرمین جواب دیتی۔۔۔ حسنین نے دوڑتے ہوئے اینڑی ماری۔۔۔یار دیر تونہیں ہوئ بہت تیز گاڑی چلائ۔۔۔۔۔کوشش کی جلد آجاوں۔۔۔۔۔زرمین کو تیار دیکھتا بولا ۔۔چلیں گھر۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔داداجی میں نین سے طلاق نہیں لیناچاہتی۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

داداجی میں دل و جان سے زرمین کو اپناتا ہوں زرمین کل بھی میری بیوی تھی آج بھی میری بیوی ہے اور میری سانسوں کی ڈور تھمنے تک میری بیوی رہے گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نین نے محبت سے مستحکم لہجے میں بولا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نوٹ۔۔۔میری ناقص معلومات کے مطابق میں نے اپی 2726 میں تھوڑا طلاق کے موضوع پر لکھا ہے۔۔۔اگر اس میں جو بھی غلطی ہوئی میں اپنے رب سے معافی کی طلب گار ہوں آمین۔۔۔اور میرا مقصد صرف اتنا ہی ہے کہ طلاق کے حوالے سے گنجائش کا عمل بھی سامنے آئے۔۔۔اور جب بھی کسی بھی ناول میں اسلامی ٹاپک} پڑھیں تو آپ نامکمل سمجھ کر مزید تحقیق خود کریں گے۔۔۔تو زیادہ بہتر ہے

زمین کو نین کے ساتھ آتے دیکھ کر حویلی میں خوشی کی لہر پھیل گئ دادی نے صدقہ دیا۔۔جبکہ مٹھل بخش اور علی نے خوب ہوائی فائرنگ کی۔۔۔دادا جی نے مٹھائی بانٹی۔۔حویلی میں لگتا کہ عید جیسا سماں ہو گیا۔۔۔

شہر آکر نین نے پہلی رات زرمین کو ریلیکس ہونے کا موقع دیا۔۔اور پہلی غلطی کر دی۔۔

ضرور سوتن کے پاس ہونگے۔۔کل ملے نہیں نہ۔۔۔زرمین نے کلستے۔۔جلتے پوری رات گزاری۔۔

ادھر جاگا تو نین بھی۔۔مگر زرمین کے لیے ہی۔۔اف اتنے پاس ہو کر بھی دور۔۔۔۔۔۔۔

سب سے پہلے زرمین نے اماں کو فون ملایا۔۔ان کو نین کی شادی اور معافی کا بتایا۔۔

اماں نے شوہر کے حقوق پر لیکچر دیا جو زرمین کو اچھے سے ازبر ہوا۔۔ازبر تو ہونا ہی تھا آتے ہوئے چھوٹی دادی نے بھی سمجھایا تھا۔۔

اماں نے کہا جب زندگی ساتھ گزارنے کا فیصلہ کر لیا تو پھر اپنے شوہر کی اطاعت کرو گی تو۔اس کے دل میں براجمان رہو گی کسی دوسرے کی ہمت نہیں ہو گی تم کو نکالنے کی۔۔۔بیٹا دوسری بیوی کو قبول کرو دنیا کا مشکل ترین کام ہے مگر ناممکن نہیں۔۔۔اپنے بچوں کے لیے۔۔گھر کا ماحول بہتر رکھنا ضروری ہے۔۔۔۔جو ہوا اسے بھول جاو حسنین بیٹے نے تم سے معافی مانگی۔۔اچھی بات ہے بڑی بات ہے۔۔۔اسے غلطی کا احساس ہے۔۔رہے گئ دوسرا نکاح تو یقیناً کوئی وجہ ہو گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی زرمین ان سے بات کر کے تھوڑی مطمئن ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ناشتے کی ٹیبل پر شائستہ نے خوشی کا اظہار کیا۔۔۔۔

فاریہ کہاں ہے۔۔۔

جی سو رہی ہیں دیر سے اٹھتی ہیں روزانہ۔۔۔

ہمم۔۔۔۔جی میں سب سے مل لوں۔۔۔۔اور پھر سب ملازمین سے ملاقات کی۔۔۔

شام زرمین بچوں کو اپنے کمرے میں لے آئی تھی۔۔۔بچوں کی غیر مجودگی کے باوجود حسنین نے آیا کو نوکری سے نہیں نکالا۔۔۔

میرا پیارا بیٹا۔۔۔۔میرا دلارا۔۔۔لاڈ پیار میں مصروف تھی حسنین کی آمد ہوئی۔۔۔۔حسنین زمر کی طرف بڑھا میری پرنسیس۔۔۔کافی دنوں بعد بے فکری سے بچوں سے ملا۔۔۔بچوں سے محبت کا والہانہ انداز دیکھ کر زرمین کو اپنا فیصلہ درست لگا۔۔۔۔

کیا ہوا ہو رہا ہے جانم۔۔۔۔

زرمین نے پہلے حیران ہو کر آس پاس دیکھا کوئی نہیں تھا۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حسنین نے مسکراہٹ دبائی۔۔۔یار تم کو ہی کہہ رہاہوں۔۔۔۔

پھر سنجیدہ ہوتا بولا زرمین میں نے تم کو آج تک جتنی بھی تکلیفیں دی ان سب کو معاف کر دو۔۔اور رہے گئ فاریہ تو۔۔۔۔

میں آپ کے لیے پانی لاتی ہوں۔۔۔۔ حسنین کی بات کاٹی۔۔۔۔۔۔

جاولاو پانی۔۔۔بلکہ جوس لاو۔۔۔دانت پیستے بولا۔۔۔۔۔اپنی بات کاٹنے پر نین کو غصہ آیا۔۔۔فاریہ کا معملہ پر جب بھی بات کرنا چاہتاہوں پوری بات ہی نہیں سنتی۔۔۔۔ حسنین نے غور سے دیکھتے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

رات ہو گئ ڈنر کے بعد واپس روم میں آ گیا۔۔۔۔۔۔۔کل نہیں تھا تب بھی بے چینی تھی اور آج موجود ہے تو بے چینی۔۔۔

آپ جا نہیں رہے۔۔۔ حسنین نے نا سمجھی سے پوچھا کہاں جانا ہے۔۔۔۔۔۔اپنی دوسری بیوی کے پاس۔۔۔۔

چند پل حسنین نے دیکھا۔۔۔۔اور پھر ٹھرے لہجے میں بولا تم بھی میری بیوی ہو۔۔۔۔۔۔۔اور چونکہ دو بیویوں کے حوالے سے مجھے معلومات ہیں ۔۔ان کے حقوق برابر ہوتے ہیں اس لیے ایک دن تمہارااور ایک دن اس کا۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔۔زرمین نے اپنے اور نین کے بیچ میں تکیہ کی بارڈر لائن بنائی۔۔۔ نین نے تکیے کو گھورااور زرمین سے بولا۔۔۔اس بارڈر کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔میں اب کوئی زبردستی نہیں کرونگا۔۔۔تمہاری رضامندی مقدم ہو گی۔۔۔یہ کہہ کر زرمین کو بانہوں میں لے لیا۔۔۔۔۔۔

ابھی تو آپ کہہ رہے تھے کہ میری رضامندی۔۔۔۔پھر یہ کیا ہے۔۔۔زرمین نے بازوں سے خود کو چھڑاتے ہوئے کہا۔۔۔

بس یار ہگ کر رہا تھا یہ کہہ کر ماتھا چوم کر چھوڑ دیا۔۔۔۔۔دوسری رات نین پھر روم میں آ گیا۔۔۔۔جائیں آپ مجھے نیند آ رہی ہے یہ آفیس کا کام دوسری کے پاس جا کر کریں۔۔۔زرمین نے جنجھلا کر کہا۔۔

دوسری کون۔۔۔فائل میں سر دیے بیٹھے نین نے لاعلمی کا مظاہرہ کیا بھول گیا خود ہی تو اپنے پیر میں کہلاڑی ماری تہی۔۔۔

آپ اپنی دوسری بیوی کے روم میں چلے جائیں۔۔۔چبا چبا کر کہا انداز ایسا تہا کہ لفظوں کی جگہ نین کو چبایا جارہاہے۔۔۔

ذہن میں کل رات کلک ہوئی۔۔گہری سانس بھری۔۔۔چل ہو کمرہ بدر ابھی کام بھی اتنا بحث کی ہمت نہیں۔۔۔۔

جاتے جاتے ہگ کرنااور اظہار محبت کرنا نہ بھولا۔۔۔میں تم سے بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔

اور زرمین کی سمجھ میں نہ آیا۔۔۔۔دل تو ایمان لے آیا مگر ذہن گزشتہ رویے میں الجھا۔۔۔رب نے نین کے دل میں محبت ڈال دی۔۔۔پھر وسوسہ آ گیا یہ کسی محبت ہے دوسری لے آئے۔۔۔رونے لگی۔۔۔اماں کی باتیں یاد آئی۔۔۔چپ ہو کر سوچا کل شائستہ سے پوچھو نگی۔۔۔۔

آفیس کا کام ختم کرنے کے بعد نین کو نیند ہی نہیں آئی۔۔۔کل کتنا پرسکون سویا تہا مگر آج۔۔ نین نے آہ بھری۔۔۔رات کے تیسرے پہر نیند آئی پہر فجر کے لیے اٹھ گیا۔۔۔۔

صبح زرمین کے لیٹ اٹھنے کے سبب بغیر دیکھے آفیس گیا۔۔۔آفیس آکر بھی غصہ رہا اور کزپر بھی نکالا۔۔۔دس بجے اسفند آفیس آیا۔۔۔

گڈ مارننگ علیزہ۔۔۔۔

کہاں کی گڈ۔۔۔ایک گھنٹے میں دو مرتبہ ڈانٹ کھا چکی ہوں۔۔۔آج تو اللہ سے سارا دن خیر مانگنی پڑے گی۔۔علیزہ ڈر سے۔۔۔

اچھا۔۔آج تو میں بھی لیٹ ہو گیا چلتا ہوں کہیں بے عزتی نہ ہو جائے۔۔۔۔اسفند نے حسنین کے روم میں جھانکا۔۔۔

جھانک کیوں رہے ہو اندر آو۔۔بلکے نہیں ٹھرو تمہارے استقبال کے لیے ہار پھول مانگواو پھر آنا۔۔۔۔نین نے طنز کیا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

۔۔۔۔۔۔نہیں یار بس تو مسکرا کر دیکھ لے دل تو اسمیں بھی باغ باغ ہو جائے گا۔۔۔اسفند نے ڈھٹائی سے کہا۔۔۔
میں تیری گرل فرینڈ نہیں۔جو تیرا دل باغ کرو۔۔۔۔کام کر۔۔۔
آج کافی غصے میں ہو کیا بھابھی نے مار لگا کر بیھجا ہے۔۔۔
زرمین کے ذکر پر نین کا چہرہ مسکرا اٹھا۔۔۔مار کر ہی بیھج دیتی۔۔۔۔۔مگر کل رات سے نہیں دیکھا۔۔۔
اوہو دیدار یار نہیں ہوا جب ہی موڈ آف ہے۔۔کیا کل لڑائی ہو گئی۔۔۔
نہیں یار حسنین نے اپنی اور زرمین کی بات بتائی۔۔۔۔
تو زرمین کو فاریہ کا بتا کیوں نہیں دیتا۔۔۔
کیسے بتاو اس کا نام سنتے ہی آگے بات ہی نہیں کرنے دیتی۔۔۔ حسنین بے بسی سے بولا۔۔۔
ہو سکتا ہے زرمین جلیسی فیل کرتی ہو۔۔۔کوشش کر پھر بات کرنے کی۔۔۔
کیا جلیسی فیل کرتی ہے جلیسی تو محبت کی نشانی ہوتی ہے۔۔۔نین۔یہ سوچ کر خوش ہوا۔

ناشتہ کے دوران شائستہ سے نین اور فاریہ کی شادی کا پوچھا۔۔۔۔
فاری جی کی چچی انکی شادی اپنے آوارہ جواری بیٹے سے کر ہی تہیں۔۔۔علیزہ جی نے جو سر کی سیکرٹری ہیں انسے۔۔۔۔
ہاں ہاں ٹھیک ہے آپ جایئے سالار کی مالش کرنی ہے آیا سے کہہ دیں۔۔۔زرمین نے بات کاٹی۔۔۔شائستہ کے جانے کے بعد خود سے بولی علیزہ نے ریکویسٹ کی ہو گی اور میرے نین نے مان لی ہو گی۔۔۔۔۔اور وہ چڑیل سوچ رہی ہو گی مجھے جھوٹی باتیں بتا کر مار دے گی پر اللہ جسے رکھے اسے کون چھکے ۔۔۔۔اب میں کوئی لاپرواہی نہیں کرونگی کیا پتہ میرے نین پر قبضہ کرلے۔۔۔۔ مسکرائی۔۔۔اک دم مسکراہٹ سمٹی۔۔میرے نین۔۔۔کیا میری زبان سے میرے نین نکلا۔۔۔کیا میرے دل نے نین کی ہر خطا معاف کر دی۔۔۔۔۔جو میرا کہہ رہا ہے۔۔۔زرمین گم سم ہو گئ دادی کی، اماں کی باتیں ذہن میں گونجی۔۔۔۔۔دل نے اپنی محبت بھی یاد کرائی۔۔۔۔ٹھیک ہے جب میں نے نین کے ساتھ رہنا ہی ہے تو کوشش کرونگی سب بھول کرنئ شروعات کروں۔۔۔۔کب تک بھولوں گی کچھ پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔کوشش ضرور کرونگی۔۔۔
زرمین باہر آئی تاکے فاریہ سے مل سکے۔۔۔لیکن آج ہی فاریہ کو فرینڈ کے ساتھ لنچ کرنا تھا۔۔۔
فاریہ نے روم کا دروازہ کھولا ہی تھا جانے کے لیے کہ سامنے زرمین کھڑی تہی۔۔
آپ۔۔۔کیسی ہیں۔۔۔۔
زرمین نے غور سے دیکھا جو اس سے تین چار سال بڑی لگ رہی ہے۔۔ہمم خوبصورت تو ہے مگر مجھ سے کم ذہن میں سوال وجواب ہو رہے تھے۔۔۔۔
یہ کیسے گھور رہی ہے۔۔۔فاریہ کنفیوز ہوئی۔۔۔مجھے جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔فاریہ نے زرمین کو آواز دی۔۔۔مجھے جانا ہے لیٹ ہو رہی ہوں کوئی کام تھا کیا۔۔۔
نہیں بس۔۔۔۔زرمین کچھ بول نہیں سکی۔۔۔
فاریہ مسکرا کر بولی بعد میں ملیں گے۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

میرا بس چلے تو کبھی نہ ملو دل میں بولی۔۔۔اور گردن ہلائی۔۔

آپا بولی بچی بچوں کی شاپنگ کرنی ہے۔۔۔

اچھا چلو ساتھ چلتے ہیں۔۔۔۔

مال کے کیفے ٹریا میں بر گر کھانے بیٹھے تو دوسری ٹیبل پر فاریہ کسی مرد کے ساتھ بیٹھی ہنس رہی تھی۔۔۔مرد کی پیٹھ زرمین کی طرف تھی اس لیے چہرہ نہ دیکھ سکی۔۔۔جاگیر دارانہ خون جوش مارا۔۔گھر آکر مسلسل اسکرین پر فاریہ کا ہنستا چہرہ نظر آیا۔۔۔۔۔برداشت کرتے ہوئے

رات میں نین سے بولی آپ یہ آفیس کا کام رکھیں میری بات سنیں۔۔۔۔

زہے نصیب آپ نے بات کرنا چاہی۔۔نین نے تشکر سے کہا۔۔۔

نین کے انداز کو اندیکھا کر کے بولی آج میں نے فاریہ کو مال میں کسی نامحرم کے ساتھ دیکھا بڑا ہنس ہنس کر بات کر ہی تھی۔۔۔

ہاں تو کرنے دو۔۔۔۔

کرنے دو۔۔زرمین نے لفظوں کو دہرایا۔۔کہاں گئ آپ کی غیرت۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے میں ڈانٹوں گا۔۔۔۔۔۔

صرف ڈانٹیں گے زرمین نے آہستہ سے پوچھا۔۔۔۔

نین نے حیرت سے کہا کیا مار دوں اسے۔۔۔۔

نہیں ماریں اسے۔۔۔زرمین نے آنسو روک کر کہا۔۔۔سزا تو صرف زرمین کے لیے۔۔پارٹی میں سعدی یوسف سے بات کرنے پر جلا سکتے ہیں۔۔۔مار سکتے ہیں۔۔

نین کا دل شرمندگی میں گھر گیا۔۔۔چہرے پر ندامت کے اثرات آئے تیزی سے پاس آکر زرمین کا بازو تھاما، آستین اوپر کی۔۔اور سگریٹ کے جلے ہوئے نشان پر جو گورے بازو پر چمک رہا تھا بے ساختہ چوم ڈالا۔۔۔۔

زرمین اس لمس پر نین کو دیکھتی رہے گئ جو محبت کے الگ انداز سے روشناس کرا رہا ہے۔۔۔

بہت درد ہوا ہو گا بازو سہلاتے پوچھا۔۔۔

زرمین کچھ نہ بولی نظریں جھکالی۔۔۔۔

نین نے ہاتھ چھوڑ دیا۔۔۔کچھ پل بعد زرمین نے سر اٹھایا۔۔نین سگریٹ جلائے کھڑا تھا۔۔اور اپنی آستین فولڈ کر رہا ہے دیکھتے دیکھتے نین نے بے رحمی سے اپنے بازو میں داغ دی۔۔۔چیخ نکل گئ۔۔نین کی نہیں زرمین کی۔۔۔

کیا کر رہے ہیں۔۔۔زرمین گھبرا کر روتی نین کو روکنے آگے بڑھی۔۔۔۔۔۔جس نے تیسری بار اپنا بازو داغنے کی کوشش کی۔۔۔جبکے دوسری بار میں ہی سگریٹ بجھ گئ۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

کچھ نہیں میں محسوس کرنا چاہتا ہوں کتنی تکلیف تمہیں دی۔۔۔بس۔۔۔تم رو مت پلیز۔۔۔۔میں رویا تھا نہیں نہ۔۔۔حسنین نے روتی زرمین کے آنسو صاف کیے۔۔اسے جلن ہو رہی ہے اس جلن سے اسے زرمین کی تکلیف کا اندازہ ہوا۔۔۔دل شرمندگی کی گہری کھائی میں ڈوب گیا۔۔۔سمجھ ہی نہیں آرہا گزرے وقت کا مداوا کیسے کریں۔۔۔

زرمین مرہم لگانے لگی۔۔۔میں نے نہیں لگایا تھا مرہم۔۔۔غمزدہ بولا۔۔۔۔تم بہت اچھی ہو۔۔۔۔میں تمہیں بہت ڈانٹتا تھا،مارتا بھی تھا۔۔۔مارتا اک دم رکا۔۔۔۔۔۔

سوچ میں دونوں کے گزرا وقت پھر لہرایا۔۔۔حسنین کا تو آج ہی لگ رہا ہے سارا حساب ادا کرنا ہے۔۔شرمندگی۔۔۔اپنی محبت کو اذیت دینے کی سوچ نے لگ رہا ہے سدھ بدھ کھودی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تیزی سے اٹھا۔۔۔۔ساتھ زرمین بھی اٹھی کے نجانے اچانک پھر کیوں اٹھے۔۔۔۔۔سامنے شیشے کی ٹیبل پر اپنا سیدھا ہاتھ پوری قوت سے مارا اور ٹیبل کا ایک حصہ ٹوٹ گیا۔۔۔۔اور نین کے ہاتھ میں ایک بڑا کانچ کا ٹکڑا گھس گیا۔۔۔دہشت سے زرمین چیخ بھی نہ سکی مگر دوسرے ہاتھ کو بچا لیا۔۔۔ایک ہاتھ کے بعد دوسرے سے ٹیبل پر مارنے لگا گویا آج ٹیبل کو چورا کرنے کا اہم کام کرنا لازم ہے۔۔۔توڑنے کے لیے مارا۔۔۔زرمین نے روک۔۔۔لیا ۔۔۔ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔۔۔

نین کو زرمین کے آنسو بیک وقت دو احساس سے روشناس کرا رہے ہیں ایک تکلیف۔۔۔دوسرا خوشی۔۔۔۔خوشی اس لیے کہ وہ نین کے لیے بہہ رہے ہیں اور چیخ چیخ کر کہہ رہے ہیں اسے نین سے محبت ہے۔۔۔اور تکلیف بے پناہ ہو رہی ہے ان آنکھوں کو نین خوش دیکھنا چاہتا ہے اب اسمیں اسکی وجہ سے آنسو۔۔۔یہ بھی برداشت نہیں۔۔۔

خود پر قابو پاتی۔۔احتیاط سے کانچ نکال کر۔۔۔۔چلیں ڈاکٹر کے پاس

دوسرے دن تک زرمین نے نین کا بہت خیال رکھا۔۔۔لیکن رات میں پھر دوسری یاد دلائی۔۔چوں چراں کرے بغیر نین چلا گیا مگر تھوڑی دیر بعد پھر واپس آگیا۔۔۔

زرمین واپس دیکھ کر حیران ہوئی۔۔۔۔

نین افسردہ ہوتے بولا۔۔۔۔وہ پوچھ رہی تھی چوٹ کا تو میں نے بتا دیا۔۔۔کہ کیوں لگی۔۔۔۔

کیا آپ نے اسے سچ بتا دیا کے آپ مجھے مارتے تھے۔۔۔۔روہانسی ہوئی۔۔۔

نہیں یہ تو میں کبھی نہیں کسی کو بتاؤنگا۔۔۔اس میں صرف تمہارا نہیں میرا بھی پردہ ہے۔۔۔نین نے افسردہ کہا۔۔۔میں نے تو اسے یہ بتایا کہ میں باہوں میں لیے تمہیں پیار کر رہا تم مجھ سے ہاتھ چھڑوا کر بھاگی میں تمہارے پیچھے بھاگا بس اس پیار بھری بھاگ دوڑ میں ٹھوکر لگی اور میں ٹیبل پر گرا۔۔۔۔۔

نین نے شرارتی انداز میں بولا۔۔۔نین کی بات سن کر شرم تو آئی،ساتھ غصہ بھی آگیا۔۔۔۔۔

کب کب کر رہے تھے رومانس۔۔۔۔۔۔فضول میں جھوٹ بولا۔۔۔۔۔

کہنا پڑا۔۔۔بہانہ چاہیے تھا خیر وہ بولی جس کی وجہ سے یہ چوٹ لگی خدمتیں بھی اسی سے کراو۔۔۔۔۔۔منہ لٹکایا۔۔۔

ہمم چڑیل رومانس کا سن کر جل گئی ہوگی۔۔۔اچھا کیا نین نے جھوٹ بول کر۔۔۔۔ملے تو صحیح پھر اور جیلس کرونگی۔۔۔زرمین سوچنے لگی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اور نین نے توزر مین کو خوب ستایا۔۔یار شرٹ پہنادو۔۔یار موبائل پکڑلو میں اسفند سے باتیں کرونگا۔۔۔یار بال تو بناو۔۔۔۔۔۔میری پرنسیس کو لاو۔۔میرے شہزادے کو لاو۔۔۔میرا دل کررہا نہاری بنادو۔۔۔یار فروٹ چاٹ بنارو۔۔۔رات کے کھانے پر زرمین کی برداشت جواب دے گئ نین آپ بچوں کی طرح تنگ کررہے ہیں۔۔۔۔۔سیدھے سے کھالیں۔۔

معصومیت سے بولا۔۔سیدھے ہاتھ میں تو لگی ہے۔۔۔۔

افوہ مطلب خود سے کھائیں۔۔۔۔

اچھا یعنی الٹے ہاتھ سے کھاوں۔۔ذرادادی کو فون تو ملا کے دینا۔۔۔۔۔پوچھوں الٹے ہاتھ سے کھانا حرام تو نہیں ہوتا۔۔۔۔پہر دادی وجہ پوچھیں گی تو جو فاریہ کو بتایا وہی دادی کو بتادونگا۔۔۔

شرم۔تو آئے گی نہیں ایک تو جھوٹ اوپر سے بے شرمی زرمین نے ناک چڑھائ۔۔۔۔۔ہونہہ

رات میں گڈنائٹ ہگ کرنے کے بعد زرمین نے سوناچاہا مگر نین کی کراہ کی آواز پر اٹھ بیٹھی۔۔پانی پینے کے چکر میں سائیڈ ٹیبل سے نین کا ہاتھ ٹکرایا اور کراہ نکلی۔۔۔۔ہاتھ میں پھر سے خون نکلا۔۔۔زرمین کو پھر سے پرسوں رات نین کی حالت اور آج پھر خون نکلنے پر رونا آگیا۔۔۔بینڈج کرتی جارہی ہے روتی جارہی ہے اور نین بس اسے ہی دیکھے جارہا ہے۔۔بینڈج کے بعد بھی رونا ختم نہ ہوا۔۔

کیوں پہنچائ خود کو تکلیف۔۔۔نین کیا ملا۔۔۔۔۔۔۔۔

تمہارے درد کا احساس غلطی سے بھی اب چوٹ نہیں پہنچاوں گا۔۔۔کوئ تکلیف نہیں دونگا۔۔۔بے حد محبت کرونگا یار۔۔۔میں میں نہیں تم بن جاوں گا۔۔۔زرمین ششدر سے نین کی بات سن رہی ہے یہ الفاظ دل کے ہر درد کا،زخم کا۔۔مرہم بن رہے ہیں۔۔۔دل کہہ رہا ہے بخش دے محبوب کی ہر خطا۔۔۔۔۔۔مٹادے سب بری یادیں بس یہ پل جی۔۔۔یہ پل بسالے۔۔۔۔۔۔اور زرمین اپنے دل کے فیصلے پر اور شدت سے روپڑی۔۔۔۔دل تو پاگل ہی ہے جو درد دیتا ہے دوا بھی اسی سے مانگتا ہے۔۔۔اور زرمین نے دل کی صداوں پر لبیک کہہ دیا

۔۔۔۔۔

پلیز نہ روزرمین۔۔۔بہت تکلیف ہورہی ہے یہاں۔۔۔۔نین نے زرمین کا ہاتھ اٹھا کر اپنے دل کی جگہ رکھا۔۔۔۔۔

زرمین نے ہاتھ ہٹا کر اپنا سر نین کے دل پر رکھ لیا۔۔۔اور کندھوں کے گرد اپنے ہاتھ کا گھیر اڈال دیا۔۔میں نے جان بوجھ کے احمر کو نہیں مارا۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔

میرا بڑا دل دکھایا۔۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔۔سوری۔۔۔۔۔۔۔

میں آپ سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔۔

اس اعترافِ محبت پر نین سرتاپا پرسکون ہوا۔۔۔اور اپنے بازو کے حصار میں لے کر بولا۔۔۔۔یہ نہیں جانتا تھا۔۔۔اب جان گیا۔۔۔میں بھی بہت محبت کرتا ہوں۔۔۔۔۔۔اور یہ رات انکی زندگی کی محبت کی نئ شروعات کا باعث بنی۔۔۔۔

صبح نین کے اٹھنے سے پہلے ہی زرمین روم سے باہر چلی گئ۔۔اسے بہت شرم آرہی تھی۔۔

نین نے آنکھیں کھلی زرمین نہ دکھی سمجھ گیا۔۔۔شرم کی پوٹلی بنی ہوگی۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ملازمہ کے ہاتھ ناشتہ بھیجنے پر نین نے ناشتہ واپس کیا اور زمین کو بلایا۔۔۔

زرمین ناشتہ واپس دیکھ غصے میں آئی۔۔۔ کیا مسلہ ہے، آپ نے دوائی بھی کھانی ہے۔۔۔ زرمین نے غصے سے گھورنا چاہا لیکن نین کی شرارتی محبت بھری آنکھوں کی تاب نہ لا سکی۔۔۔۔ نظریں جھکالی۔۔۔

زرمین کے انداز پر نین کھل کر مسکرایا۔۔۔۔۔ مسلہ تو ہے یار میں صبح صرف تمہارا چہرا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ کیا ایسا کرنے میں میری مدد کریں گی۔۔۔ زرمین نے شرما کر سر ہلایا۔۔۔

اب اپنے پیارے ہاتھوں سے ناشتہ کراو۔۔ پھر مجھے آفیس جانا ہے۔۔۔ ابھی آپ کا ہاتھ کہاں ٹھیک ہوا۔۔ فکر مندی سے۔۔۔

جانا ضروری ہے آج اسفند کی شادی ہے۔۔۔ سب ایمرجنسی ہوا۔۔۔ اس کے بھائی آئے ہیں لندن سے ان کی خواہش پر تقریب کا انعقاد کیا۔۔۔

بیوٹی فل تیار ہونا جانم۔۔۔۔ میں شام تک ڈریس بیج دونگا۔۔۔ بچے نہیں جائیں گے۔۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔

میں چلتا ہوں۔۔۔۔۔۔ جائیں۔۔۔۔۔ ایسی ہی چلا جاوں۔۔۔۔

نہیں رکیں ابھی اکیس توپوں کی سلامی کے لیے فورس بلواتی ہوں۔۔۔ زرمین طنزیہ بولی۔۔۔

توپیں رہنے دو بس ایک ہگ کرواور ایک کس لو اور دو سمپل۔۔۔۔۔ نین مزے سے بولا۔۔۔۔۔

گندے بچے بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔ لیکن نین نے ایک نہ سنی خود بھی عمل کیا اور زرمین سے بھی کروایا۔۔۔ اور فرمائشی حکم صادر کر دیا روز ایسے ہی آفیس بھیجنا ہے۔۔۔۔۔

شام کے نہ صرف ایک خوبصورت ڈریس آیا بلکے بیوٹیشن بھی آئی۔۔۔ خوبصورت تو زرمین ہے ہی سج دھج نے حسین ترین بنا دیا۔۔۔

نین کتنی دیر مبہوت ہو کر دیکھتا رہا۔۔۔۔۔

زندگی کیا جان لینے کا ارادہ ہے۔۔۔ بس میں نہی جارہا شادی میں۔۔۔۔

کیوں نہیں جارہے آپ کے دوست ہیں۔۔۔۔ میں فضول میں تیار ہوئی۔۔۔ زرمین نے منہ بنایا۔۔۔۔

کیوں میں ہوں نہ۔۔ تمہیں سراہوں گا۔۔۔ تعریف کروں گا۔۔۔ اس حسن کا محبت بھرا اخراج دو گا۔۔۔ سچ بہت دل بے ایمان ہو رہا۔۔ نین نے آنچ دیتے، بے خود لہجے میں بولا۔۔۔۔

کوئی نہیں زرمین نے لاپرواہی کا مظاہرہ رکھا جلدی تیار ہو جائے میں ذرا بچوں کو دیکھوں۔۔۔۔۔۔ جسکے لبوں پر شرمگیں مسکان نے بسیرا کیا۔۔۔ دل کی دھڑکنیں بھی نین کا ساتھ دینے پر آمادہ کر رہی ہیں۔۔۔۔ اس سے پہلے وہ ہتھیار ڈالتی باہر جانا ہی غنیمت ہے۔۔۔ زرمین نے روم سے جانے میں تیزی دکھائی۔۔۔۔۔۔۔۔

مسسز رات میں ایک بہانہ نہیں سنو گا۔۔۔۔ نین نے بھی بہانہ کرتی زرمین کو باور کرایا۔۔۔۔

یہ دلہن ہے۔۔۔۔ دلہن کو دیکھ کر 440 کا جھٹکا لگا۔۔۔۔

ہمم۔۔۔ نین نے سر ہلایا

یہ سب کیا مذاق ہے زرمین کو رونا آیا۔۔۔ دیکھو جانم رونا نہیں۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اسفند دونوں کو دیکھ کر اسٹیج سے نیچے آیا۔۔۔ویلکم بھابھی۔۔۔

آپ کنفیوز ہیں چلیں میں بتاتا ہوں۔۔۔مجھے فاریہ سے دوسری نظر میں محبت ہوئی۔۔تیسری ملاقات کے بعد ایک اچھے لڑکے ہونے کی وجہ سے علیزہ سے رشتہ بھیجنے کی درخواست کی۔۔۔درخواست منظور ہونے سے قبل مجھے بھائی کے ایمرجنسی ہارٹ آپریشن کے سبب لندن جانا پڑا۔۔۔رات علیزہ سے بات کر کے میں نے داداجی کو اپنا حامی بنایا پھر نین سے ریکویسٹ کی کے وہ پیپر میرج کر لے۔۔۔۔جس دن نکاح تھا اسی دن آپریشن تھا۔۔اور جس نے دل دینا تھا اس کے ورثہ نے اینڈ پر منع کر دیا۔۔۔دوسرے دل کی دستیابی کے لیے کوشش کرنی تھی۔۔۔میرے پاس فون پر بھی نکاح کرنے کا وقت نہ تھا۔۔مجھے بچوں اور بھابھی کا خیال رکھنا تھا۔۔۔بھائی کی زندگی کی دعا کرنی تھی۔،کیسے میں اس دن رابطہ کرتا۔۔۔سوری آپ کو اور نین کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی۔۔۔

کوئی بات نہیں۔۔۔برا وقت تھا گزر گیا۔۔۔ہمیں ایک دوسرے کی قدر اور محبت دے گیا۔۔۔زرمین نے متانت کا اظہار کیا۔۔۔

پھر فاریہ کو مبارک باد دی۔۔۔۔فاریہ نے بھی معذرت کی۔۔۔اور زرمین کے پوچھنے پر اپنی نادانی بتائی۔۔۔میں سچ ہی بتا رہی تھیں آپ پر نظر پڑی رو رہی تھیں مجھے لگا میری بات سے اثر پڑا اس لیے میں آپ کو ہوش میں لانے کے لیے بڑھ چڑھ کر اپنے اور نین کے جھوٹے قصے سنائے۔۔۔سوری۔۔۔

اللہ کا شکر۔۔۔

نین اور زرمین نے ایک ساتھ بول پڑے۔۔۔پھر مسکرا دیے۔۔۔۔

ولیمہ ریسپشن سے واپسی پر نین نے فاریہ کو کل گاوں جانے کا بتایا۔۔۔

گھر آکر زرمین چینج کرنے جانے لگی تو نین نے روک لیا۔۔۔زندگی یہ ظلم ہے مجھ پر میں نے ٹھیک سے نہیں دیکھا۔۔۔

اور کتنا دیکھیں گے پوری محفل میں نظروں کا حصار رکھا زرمین تھکن سے بے حال تھی۔۔۔

بالکل بھی سیراب نہیں ہوا۔۔۔بہت پیاس ہے۔۔۔بجھنے تک پاس رہو۔۔۔نین نے زرمین کے گرد گھیرا تنگ کیا۔۔۔اور زرمین کے لیے فرار کی گنجائش نہ چھوڑی۔۔۔

گاوں میں مٹھل اور شنو کی شادی کا سرپرائز ملا۔۔۔

زرمین بہت خوش اور ناراض ہوئی۔۔۔خوش شادی کی وجہ اور ناراضگی جلدی شادی کرنے پر۔۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی سادگی سے نکاح ہوا اور رات میں ہی ولیمہ کر لیا۔۔۔سب ولیمے سے واپسی پر لال حویلی آگئے۔۔۔

پتہ نہیں مجھے ہی اتنی ایمرجنسی شادی دیکھنے کو مل رہی ہے۔پہلے زارا کی۔۔۔پھر کل اسفند اور آج شنو کی۔۔زرمین برہمی سے بولی۔۔۔

چھوٹے دادا آپ ہی مٹھل کو سمجھاتے۔۔۔اور نین آپ کا تو اتنا دوست اور وفادار ہے آپ ہی بولتے۔۔۔

بیٹا ہم نے کوشش کی تھی مگر اس کی خودداری نے مدد لینے سے منع کر دیا۔۔۔آپ کو پتہ ہے اس کی زمین پر قرض تھا جو چکا دیا۔۔۔اب زمین اس کے پاس ہے شنو کی ماں سے وعدہ کیا تھا جسے ہی زمین لے گا دوسرے دن نکاح کر لے گا۔۔۔بیٹا وعدہ پورا کرنا بے حد ضروری ہوتا ہے۔۔۔

جی داداجی یہ تو ہے۔۔بس ابھی تک علی کی شادی اچھی ہوئی۔۔۔زرمین پھر سے پرانے انداز میں لوٹ گئی اور یہ انداز سب کے دل کو سکون دے گیا

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

دادا جی سے بحث میں الجھتی زرمین کو پر شوق نظروں سے تکتے حسنین کے دل میں خیال آیا۔۔ صرف نین کے ہی دل میں نہیں جلال شاہ کے دل میں بھی آیا۔۔ جسے فوراً پیش کیا۔۔۔۔۔

کیا خیال ہے زرمین اور نین کی دھوم دھام سے پھر شادی کریں۔۔۔

یا ہو۔۔ علی نے پر جوش نعرہ لگایا۔۔ بڑے دادا یہ کی نہ اب تک کی زبردست بات۔۔۔ پلیز بڑے بھائی کو لیکر میرے بڑے ہی ارمان تھے ۔۔۔ علی نے مصنوعی آنسو پوچھتے۔۔ مگر جلد بازی میں کچھ نہ کر سکا۔۔۔۔ ویسے بھی ولیمہ باقی ہے۔۔۔

ہاں یہ سپر ڈپر ہے۔۔ مزہ آئےگا۔۔ زرمین نے بھی جس پر، جوش کا مظاھرہ کیا۔۔۔ بیگم جلال نے گھور کر دیکھا پر گھوری کا کوئی اثر نہیں۔۔

بھئی دلہن راضی ہے تو کسی کو اعتراض تو نہیں۔۔ کیوں حسنین بیٹا۔۔ شبانہ بیگم بولی۔۔

نہیں چچی جسمیں زرمین کی خوشی وہی کریں۔۔۔۔۔

بھائی تم میں توزن مریدی کے واضح اثرات نظر آرہے ہیں۔۔۔ علی شرارتی پن سے بولا۔۔۔۔۔۔ چلیں پھر جلدی سے معملات طے کرتے ہیں ۔۔۔ علی نے جلدی کا مطالبہ کیا۔۔

جلال شاہ نے کہا آج بدھ ہے اگلے جمعہ کو بارات اور ہفتے کو ولیمہ کر لیتے ہیں

اور اس جمعہ کو مایوں کر لیتے ہیں۔۔ بیگم جلال جلدی بولی مجھے بڑا شوق ہے زرمی۔ کو سات دن مایوں بیٹھانے کا۔۔۔ ہاں اور نین اور زرمین کا پردہ ہو گا ۔۔ نین کے مسکراتے لب سکڑے۔۔۔۔ کیا مطلب دادی۔۔۔۔۔۔

پردے کا مطلب نہیں پتہ کیا بھائی۔۔ علی نے کہا۔۔

تم چپ رہو۔۔۔ پردہ کیوں ہو گا بیوی ہے۔۔۔ نین نے ایسے کہا جسے کسی کو پتہ نہیں۔۔۔۔

بیٹا جی شادی ہو رہی ہے اس لیے تمام اصولوں پر عمل ہو گا۔۔ زرمین آج ہی ہمارے ساتھ جائے گی۔۔ حسن شاہ بولے اور ہاں اپنے باپ کو بھی بتادو پردیسی بنا ہوا ہے۔۔

جی وہ سب ٹھیک ہے لیکن۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں ہو تا۔۔۔ جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔۔

ظفر چچانے بھی حصہ ڈالا۔۔۔

واو بڑا مزہ آئے گا۔۔۔ مہندی بھی ہو گی اس کے بعد ایک ڈیٹ ہو گی۔ آجکل ناولوں میں تو لازمی ہوتی ہے پھر بارات زبردست۔۔۔ زرمین بچوں کی طرح خوش ہوئی۔۔ اور زرمین کو دیکھ کر نین خوش اور مطمئن۔۔۔

یہ مہندی تو ٹھیک ہے پر موئی ڈیٹ کیا ہے۔۔۔ دادی لاعلمی سے بولی۔۔۔

سب کی باتیں سنتی چپ بیٹھی ماہرہ بولی۔۔ لڑکا اور لڑکی کا اپنے گھر والوں سے چھپ کر ملنا ڈیٹ ہے۔۔۔۔۔۔

ربا میرے، دو بچوں کی ماں ہو گئی یہ لڑکی۔۔ لیکن شرم چھو کر نہیں گزری۔۔۔۔۔۔ دادی تاسف سے بولی۔۔ سب ہی ہنس دیے۔۔ اور زرمین کو لیکر سفید حویلی سے نکلے اور حسنین صاحب اداسی سے دیکھتے رہے۔۔۔

جمرات کے دن ساری ینگ جنریشن شاپنگ پر گئی۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

تمہارے لیے ڈریس میں پسند کرونگا۔۔۔ نین نے زرمین کو برائڈل ڈریس لینے سے منع کیا۔۔۔

جی نہیں میری اکلوتی شادی ہے۔، میں اپنی پسند سے لونگی زرمین نے اختلاف کیا۔۔۔۔

ہاں میری تو دس بارہ شادی ہو چکی ہیں۔۔ نین نے جل کر جواب دیا۔۔

ڈریس پسند کرتی۔۔۔زرمین نے ایک نظر دیکھا۔۔۔ پھر مزید دل جلانے کے لیے بولی۔۔۔ موصوف 2 تو کر چکے ہیں۔۔۔اور کرنے کی حسرتیں ہیں تو جانب ابھی ختم کرلیں۔۔ میں جو کرونگی آپ اور آپ کی چہیتی سہے نہ سکے گی۔۔۔ پھر نہ کہنا میں نے وارن نہیں کیا۔۔۔۔۔

باقی شاپنگ چھوڑ ان دونوں کو انجوئے کرنے لگے۔۔۔۔

اچھا تو اب طعنے دو گی۔۔۔۔ اور اسلام میں چار کی گنجائش ہے۔۔۔۔۔ اور میں اچھا مسلمان بننے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔ نین زیر لب مسکرایا۔

شاید ٹھیک سے سنا نہیں۔۔۔ میں وارن کر چکی ہوں۔۔۔ زرمین نے انگلی اٹھا کر تنبیہ کی۔۔۔

کیا پھولن دیوی کی روح سے مل لی۔۔۔زرمین کی دھمکی کو چٹکی میں اڑایا۔۔۔

پھولن دیوی کیوں میں نئی تاریخ بناوں گی۔۔۔ آہ ہا کتنا اچھا ہو گا تاریخ میں میرا نام بنے گا۔۔۔۔زرمین نے مسکرا کر کہا۔۔۔۔

تو کب کر رہے ہیں تیسری۔۔۔۔۔

نین نے زرمین کے دونوں بازو پکڑ کے اپنے قریب کیا۔۔۔ زندگی دعوا تو نہیں کرونگا کیونکہ انسان کے ہاتھ میں کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ پر پوری کوشش کرونگا جب تک زندہ ہوں تمہارا ہی رہوں گا۔۔۔ تم سے ہی عشق کرونگا۔۔۔۔۔ تمہارا وفادار رہوں گا، اپنی محبت سے مالا مال کرونگا۔۔۔ اور زرمین کی پیشانی چوم کر خود میں محصور کیا۔۔۔

زرمین بھی آسودگی سے گلے لگی۔۔۔۔۔

دونوں ہی ارد گرد کو بھول گئے۔۔۔ چند پل تو علی نے ویٹ کیا کہ رومینس سیشن جلد ختم ہو۔۔۔ مگر نہیں

علی نے نین کا اور حنا نے زرمین کا کندھا تھپتھایا۔۔۔

کیا ہے یار ہاتھ ہے یا ہتھوڑا۔۔۔ نین اس مداخلت پر سخت بے مزہ ہوا۔۔۔جبکے زرمین شرما گئی۔۔۔۔

بھائی ہم شاپنگ پر آئے ہیں۔۔۔۔ اگر رومینس کرنا تھا۔۔۔ مجھے بھی بتاتے میں بھی کچھ تیاری کرتا۔۔۔ علی نے حنا کو آنکھ ماری۔۔۔۔ حنا جھینپ کے ادھر ادھر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ ویسے بھی بھائی پبلک پلیس ہے خیال کریں۔۔۔ لوگوں کو مفت میں فلم نہ دکھائیں۔۔۔۔

نین نے گھورتے کہا باز نہیں آنا فضول باتوں سے۔۔۔ چلو دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔

ابھی جو رومینس ہو رہا تھا اسمیں دیر کا احساس نہ جاگا۔۔۔ بس بھائی کی باتیں دیر کرا رہی ہیں۔۔ علی نے دہائی دی۔۔۔۔

نین مسکرایا۔۔۔ اس وقت پانچ بج رہے ہیں۔ آٹھ بجے تک سب کی شاپنگ ہو جانی چاہیے۔۔۔ ارحم نے سب ہی کو کہا۔۔۔

مایوں کے لیے لڑکوں نے سفید اور لڑکیوں نے اورنج سوٹ لینے کا فیصلہ کیا۔۔۔۔۔۔ زرمین نے پیلا سوٹ لیا اور نین کو بھی پیلا کرتا دلایا۔

۔۔۔۔۔ بچوں کے لیے بھی سیم رکھا۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

بارات کے لیے اسٹائلش غرارہ اور دیدہ زیب شیروانی لی گئی۔۔۔ جبکہ زرمین کے لیے نین نے اناری کلر کا شرارہ اور زرمین کی پسند پر وائٹ شیروانی پر اناری کڑھائی کے کام کی شیروانی لی۔۔۔ اور نین نے اپنی پرنسس کے لیے شرارہ لیا۔۔۔ اور سالار کے لیے سمپل کرتا لیا۔۔ موصوف لائٹ سوٹ پسند کرتا ہے ہیوی پہنا دو تو باجا بجنے لگ جاتا ہے اور ماں باپ اپنی شادی چھوڑ کر کیا اب بچے سنبھالتے۔۔۔۔

ولیمہ میں سب خواتین نے میکسی اور لڑکوں نے اسٹائلش تھری پیس سوٹ لیا۔۔۔۔۔

زرمین کی پسند سے ولیمے کے لیے وائٹ میکسی اور نین نے وائٹ سوٹ لیا۔۔۔

شاپنگ اور ڈنر کرتے دس بج گئے۔۔۔۔ اب اتنی رات ہو گئی ہے گھر چلتے ہیں۔۔۔ صبح گاوں کے لیے نکلتے ہیں۔۔۔۔ نین نے کہا۔۔۔

نہیں بھائی کل کی تیاری کرنی ہے ابھی نکلتے ہیں پہنچ جائیں گے جلدی۔۔۔ اور گارڈ بھی ساتھ ہیں اس لیے خواتین کے ساتھ رات کا سفر مسئلہ نہیں ۔۔۔۔۔ ارحم نے جواب دیا۔۔۔ اور سب نے تائید کی۔۔۔

نین دل مسوس کر رہے گیا۔۔۔ اس نے سوچا تھا آج کی رات زرمین کے ساتھ وقت گزارے گا مگر نہیں سارے ہی کباب بنے بیٹھے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔۔

جمعہ کا دن بڑا ہی ہنگامہ خیز شروع ہوا۔۔۔ جمعہ کی تیاری کے ساتھ مایوں کی بھی تیاری کی گئی۔۔۔ علی کی شادی کی طرح اس بار بھی اریجمنٹ کرنے والوں کو شہر سے بلا لیا گیا۔۔۔۔ دونوں کے ننھیال کو فون کے ذریعے انوائٹ کیا گیا۔۔۔ اور سب ہی اس خوشی میں شرکت کرنے آ گئے۔۔۔ مایوں مشترکہ رکھا گیا۔۔۔ سفید حویلی کے لان کو گیندے کے خوبصورت پھولوں سے سجایا گیا۔۔۔ برقی قمقمے ہر طرف آنکھوں کو خیرا کرنے والی روشنی دے رہے ہیں۔۔۔۔ دلہن کے لیے اسپیشل ڈولی سجوائی گئی اور نین کے لیے بگھی کا انتظام تھا۔۔۔۔۔۔

زارا اور پھوپھو بھی صبح سے آ گئیں۔۔۔ زارا ابھی 4 مہینے کی پریگنسی سے تھی۔۔۔۔

آپی میں نے آپ کے لیے مایوں کا سوٹ لیا لیکن یہ تو آپ کو آئے گا نہیں۔۔۔ زارا کے بھرے سراپے کو دیکھ کر بولی۔۔۔

کوئی نہیں چندا میں خود بھی پیلا سوٹ لائی ہوں۔۔۔۔ مگر میں یہ والا سوٹ رکھ لوں گی۔۔۔ زارا نے محبت سے کہا زرمین کے ہاتھ سے سوٹ لے لیا۔

رات میں شہر سے بلوائی گئی بیوٹیشنز نے اپنی مہارت سے سب لڑکیوں کی خوبصورتی کو چار چاند لگائے۔۔۔۔ اور لڑکوں کی بھی تیاری ختم ہونے کا نام نہیں لے رہی۔۔۔ نین چھ بجے سے تیار جلدی جلدی مچا رہا ہے مگر سارے تیاریوں میں مصروف ایک کان سے سن کر دوسرے سے اڑا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔

کیا مسئلہ ہے تم سب کے ساتھ ایک دم نین کی دھاڑ نے سب کو ساکت کیا۔۔۔ آٹھ بج گئے تیاریوں میں عورتوں کو بھی پیچھے چھوڑ دیا۔۔۔ دس منٹ میں تیار نہ ہوئے تو سب کو چھوڑ کر چلا جاوں گا۔۔۔۔۔۔

آپ کو اکیلے انٹری کرنے دیں گے بڑے دادا۔۔۔۔ علی نے پلٹ کر جواب دیا۔۔۔ اور بس یہی ساری دھاڑ کا بیڑہ غرق ہوا۔۔

اچھا سوری مر و کرو تیاری۔۔۔

پریشان نہ ہو برو بس فائنل ٹچ ہے۔۔۔۔ علی نے ترس کھایا۔۔۔

احسان ہے آپ کا۔۔۔۔ نین نے کلس کر کہا۔۔۔ کل رات سے زرمین سے نہ ملا صبح سے تین بار اریجمنٹ دیکھنے کے بہانے سفید حویلی کا چکر لگا چکا ہے مگر ایک بار بھی دل کا سکون دکھائی نہ دیا۔۔۔ لگتا ہے مایوں سے پہلے ہی مایوں بیٹھ گئی۔۔ تیسری بار تو داداجی نے کہہ دیا اب سب کے ساتھ ہی آنا۔۔۔ آہ

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ہا۔۔لوگ بڑے ظالم ہیں۔۔۔ نین نے سوچا۔۔۔اور پھر لڑکوں کو مصروف دیکھ کر کمال شاہ کی طرف التجائیہ نظروں سے دیکھا۔۔۔ جو اباًدادا جی نہ تسلی دی یار میں خود تیار ہوں پر تمہاری دادی کا انتظار ہے پھر ان کو چھوڑ جائیں گے۔۔۔۔ کیسے چھوڑ جائیں گے۔۔ بگھی کے آگے بھنگڑا کون ڈالے گا ۔۔۔۔ نین کے ماموں کا بیٹا اور سائرہ کا ہسبینڈ فائز بولا۔۔۔ سائرہ کا گریجویٹ کے بعد نکاح ہو چکا تھا۔۔۔ مگر لندن میں جاب کی مصروفیت کے سبب رخصتی نہیں ہو رہی تھی اب پاکستان شفٹ ہوتے ہی، زرمین کے کومے کے سبب سادگی سے رخصتی لے لی تھی۔ مگر ولیمہ دھوم دھام سے کیا تہا۔۔۔۔

۔۔۔

ان وجوہات کی بنا پر ہی میں تم سب گدھوں کا انتظار کر رہا ہوں۔۔۔ نین نے پھر غصہ کیا۔۔۔۔

او بھائی بے عزتی کی نہیں ہو رہی۔۔۔۔ خالہ کا اکلوتا سپوت بابر بھی کیسے پیچھے رہتا۔۔۔۔ نہیں تو ہم سب دھرنا دیں گے۔۔۔ اور سوچ لیں دھرنے کی وجہ سے آپ کی مایوں کینسل بھی ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن فرقان صاحب کی آمد نے نین کو غصے سے کوئی بھی رد عمل دینے سے روک لیا۔۔۔ فرقان صاحب پہلے کمال شاہ سے ملے۔۔۔۔ اس کے بعد نین سے۔۔۔۔ کیسے ہیں بابا نین گلے لگا۔۔۔

فٹ فاٹ ہوں۔۔۔۔ میرے بیٹے کی شادی کی خوشی نے پھر سے جوان کر دیا۔۔۔ میرے وارث کہاں ہیں۔ نین سے گلے مل کر نظر دوڑائی۔۔۔۔۔

فارس اپنی مما کے پاس اور سالار اور زمر بھی مما کے پاس ہے اور میں آپ کے پاس۔۔۔ علی بھی جواب دے کر گلے لگا۔۔۔۔۔۔۔

چلیں سب۔۔۔ پھر سارے کزن نین کی بگھی کے آگے ڈانس کرتے بڑھے۔۔۔۔ ارحم اور زاویار نے بھی خوب رنگ جمایا۔۔۔ دھمال کی نئی نئی قسمیں دریافت ہوئی۔۔۔ مسرور سا نین احمر کی یاد میں اداس ہو گیا۔۔۔۔ وہ بھی ہوتا تو کتنا خوش ہوتا۔۔۔ بھائی کے خوشی سے پھیکے پڑتے چہرے کو دیکھ کر علی نے حوصلہ دیا۔۔۔۔ بھائی وہ جہاں بھی آپ کے لیے خوش ہے اس لیے اداس نہ ہو آپ کو اداس دیکھ اسے اچھا نہیں لگے گا۔۔۔ نین نے سمجھ کر سکون سے مسکرایا۔۔۔۔ وہ دور نہیں دل میں ہے۔۔۔۔ پھر کیسا غم۔۔۔۔۔

زرمین بھی بگھی کا سن کر بالکنی میں آئی سب کے دھمال ڈانس اور بھنگڑے سے لطف اندوز ہوتی خود بھی ہلکا ہلکا ناچنے لگی۔۔۔۔ لان سے دادی نے یہ منظر دیکھا تو فوراً شنو کو بھیجا۔۔۔۔

کیا یار دادی بھی نہ اب بندی اپنی شادی بھی انجوائے نہ کریں۔۔۔ مریضہ بن کر بیٹھ جائے۔۔۔ زرمین نے خفگی کا اظہار کیا۔۔۔۔

اب تم مجھے کیوں گھور رہی ہو شنو کو بولی۔

زرمین بیبی بہت سوہنی لگ رہی ہو قسمے آج۔۔۔۔

اس سے پہلے زرمین اتراتی سب کزن زارا کہ ساتھ آئی۔۔۔ چلو۔۔۔ ہیں میرے لیے تو ڈولی تھی، کیا پیدل جاوں۔۔۔

نہیں میں تم کو گود میں اٹھا کر لے چلتی ہوں۔۔۔ ماہرہ نے طنز کیا۔۔۔۔ ملکہ عالیہ آپ اپنے پیروں پر چل کر لاونج کے دروازے تک جائیں گی وہاں ڈولی میں بیٹھے گی۔۔۔

زرمین مسکرا کر چل پڑی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

حسنین بگھی سے اتر کر اسٹیج پر بیٹھا۔۔اور زرمین کے انتظار کرنے لگا۔۔۔جہاں اب سارے لڑکے ڈولی لیے زرمین کو لیکر آرہے ہیں۔۔۔۔ جیسے ہی زرمین ڈولی سے اتری۔۔۔ نین کے ارمانوں پر پانی پھیرا۔۔۔زرمین لمبا گھونگھٹ ڈالے ہوئے تھی۔۔۔۔باری باری سب نے رسم کی۔۔۔۔نین نے کافی کوشش کی زرمین کا چہرہ دیکھ لے مگر کامیاب نہ ہوا۔۔۔۔۔

اسٹیج پر سارے ہی تھے سرگوشی کرنے کا موقع بھی نہیں ملا۔۔۔اسٹیج سے اترنے کے بعد بھی نظر رکھی۔پھر نین کی پرنسس نے مدد کی۔۔۔۔

رسم کے بعد زرمین نے زمر کو گود میں لیا۔چار ماہ کی بچی اپنی مما کو گھونگھٹ میں دیکھ کر گھبرا گئی فل والیوم سے تان لگائی۔۔۔زرمین نے بوکھلا کر گھونگھٹ اٹھا دیا۔۔۔میری بچی کیا ہوا۔۔۔بچی صاحبہ تو رونے میں مصروف۔۔۔ابھی اردو سمجھ نہیں آتی۔۔۔۔۔۔۔پھر ایک نظر زرمین پر ڈال اپنی پرنسس کو کھڑے ہو کے چپ کرایا۔۔۔باپ کو مسکرا کر دیکھا۔۔۔جیسے کہہ رہی ہو۔۔پپا اب مما کو دیکھ لو۔۔۔اور نین بھی سمجھ گیا۔۔۔۔

آپ کے پاس فوراً چپ ہو گئی۔۔۔میں تو لگتا ہوں اس کی کچھ نہیں لگتی باپ کی چمچی۔۔لائیں دیں۔۔۔زرمین کو باپ کی گود میں چپ ہونا نہ بھایا ۔۔۔۔جھٹ اظہار کر دیا۔۔۔

لو زرمین کو دے کر محبت سے دیکھنے لگا۔۔زرمین کا ہاتھ پکڑ کر بولا بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔۔دل چاہ رہا ہے سب سے دور لے جاؤں۔۔۔۔

زرمین بغیر شرمائے۔۔۔۔آپ بھی بے حد اچھے لگ رہے ہیں۔۔۔کیا ہو رہا ہے، کوئی شرم ہوتی ہے جو لگتا ہے تم دونوں کے پاس نہیں۔۔۔ تھوڑی دیر اسٹیج کیا خالی چھوڑا فوراً باتیں شروع۔۔۔زرمین گھونگھٹ گرا جلدی ورنہ دلہن بن کر روپ نہیں آئے گا۔۔۔دادی نے دونوں کی کلاس لی۔۔۔نین نے کچھ خفاسی نظر دادی پر ڈالی۔۔۔یار دادی مایوں کم کرفیو زیادہ فیل ہو رہا ہے۔۔۔اتنی سختیاں۔۔۔۔

نین کی بات پر سب ہی ہنس دیے۔۔۔۔پرتکلف ڈنر کے بعد بھی ہلا گلا رہا۔۔۔۔

دوسرے دن مہمان گاؤں کی سیر کرنے چلے گئے۔۔۔اور نین کو بھی اپنے ساتھ زبردستی زبردستی لے گئے اسے موقع ہی نہیں ملا سارا دن ایک بار بھی زرمین سے ملنے کا اور رات میں بھی سب کزن رونق لگا کر بیٹھ گئے۔۔۔۔اتوار کے دن سب برابر گاؤں جہاں احمر فاؤنڈیشن کے تحت بچوں کے لیے کھیل کا گراؤنڈ بنایا۔۔۔اس کو دیکھنے چلے گئے اور ساتھ حسنین کو لیجانا نہ بھولے۔۔۔

سفید حویلی کے مہمان بھی ساتھ گئے اور زرمین بیبی دادی کے نرغے میں مختلف ٹپس لے رہی ہیں۔۔۔۔جیسے اس نے گذشتہ ایام سسرال میں گزارا ہی نہیں۔۔۔

اتوار کی رات حسنین کا صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔۔۔اور دل زرمین کے لیے حد سے زیادہ بے چین۔۔۔۔اس نے ڈیٹ پلان وفاداروں کے ذریعے رکھی ۔۔۔۔

بخش مجھے ہر حال میں آج ہی زرمین سے ملنا ہے۔۔۔۔۔نین نے کہا۔۔

مٹھل مجھے یاد آرہا ہے کوئی کہہ رہا تھا اسے چھپ چھپ کر ملنے والے پسند نہیں۔۔۔۔

نین کو اپنی بات یاد آئی۔۔۔آنکھیں دکھائی۔۔۔اور بولا۔۔ہاں تو نامحرموں کا ناپسند ہے اور میں تو اپنی بیوی سے ملنا چاہتا ہوں۔۔۔مسکرایا ۔۔۔۔مٹھل کے بجائے حسنین نے جواب دیا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔تو جائیں۔۔کس نے روکا ہے بیوی کے پاس جانے سے۔۔۔اب کے مٹھل بولا۔۔۔نین کی حالت دونوں کو مزہ دے رہی ہے۔۔۔

نہ کر و یار سب پتہ ہے کیسے سارے میری بیوی پر قبضہ کر کے بیٹھ گئے۔۔۔۔اس کے پاس موبائل بھی نہیں۔۔نین نے بے چارگی دکھائی۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

مٹھل تم شنو کو بولو اسے حویلی کے دائیں باغ میں لے آئے اور بخش تم وہاں موجود چوکیداروں کو سنبھالو۔۔۔۔

مٹھل نے فون لگایا اور باتیں کرنے لگا۔۔۔کچھ دیر تو نین نے برداشت کیا پھر موبائل چھین کر خود ہی شنو کو بولا۔۔بات کر کے موبائل ہاتھ میں دے دیا۔۔اس سارے وقت میں بخش مسکراتا رہا۔۔۔

کتنے عرصے سے بات نہیں کی تھی۔۔۔سوال کیا

میری نئی نئی شادی ہوئی ہے اور آپ کی شادی شروع تو اب شنو کو زیادہ وقت حویلی اور میرا آپ کے ساتھ۔۔۔ستم ہے۔۔مٹھل کو بھی دل کا حال سنانے کا موقع ملا۔۔۔۔

سمجھ سکتا ہوں تمہارا غم۔۔۔گزر رہا ہوں اس دور سے۔۔۔نین نے بھی تائید کی۔۔۔

کافی دیر سے مسکراتا بخش اپنا قہقہہ نہ روک سکا۔۔۔دونوں کے ایک ساتھ گھورنے پر جلدی سے ہنس روکی۔۔۔دس بجے کی ملاقات فکس کی ہے۔۔جلدی کام کرو۔۔۔۔میں چلا تیار ہونے۔۔۔۔

دائیں طرف آیا تو دیکھا دونوں چوکیدار کے ساتھ مل کر چائے نوش کر رہے ہیں۔۔۔دونوں چوکیدار نے سلام کر کے ڈر و جھجک کر چائے پینے کی آفر کی ۔۔۔۔۔۔۔چائے زندگی میں کبھی بری نہ لگی مگر اس وقت زہر لگی۔۔۔

نہیں۔۔کوئی کام دیا تھا۔۔۔یہ چائے پی کے وقت ضائع کیا۔۔مٹھل کو گھور کر برہم بولا۔۔۔۔

جی سائیں آپ ادہر آئے بس 5 منٹ میں کام ہوتا ہے چائے میں بے ہوشی کی دوا ہے۔۔اب صبح ہی ہوش آئےگا۔۔اور ان کی جگہ۔بخش اور قادر لے لیں گے اور میں شنو کے ساتھ گھر چلا جاوں گا۔۔۔۔مٹھل نے پلان بتا دیا۔۔

زرمین سب سے چھپ کر باغ میں آئی۔۔ویسے بھی دوسرے گاوں کی سیر کے سبب مہمان بھی آج جلدی سو گئے۔۔۔۔

نین،زرمین کی طرف بے تابی سے بڑھا۔۔۔۔اور زرمین بھی مگر کچھ قدم رک گئی۔۔۔۔

کیا ہوا ملو گی نہیں زندگی۔۔۔۔نین کی بوجھل آواز نے زرمین کو شرمگیں کر دیا وہ آگے آنے کی بجائے دو قدم اور پیچھے ہوئی۔۔۔

کوئی دیکھ نہ لے۔۔۔زرمین ڈر سے بولی۔۔۔

تو کیا ہوا؟میں تمہارا محرم ہوں۔۔۔۔

زرمین نے ایک نظر نین کو دیکھا جو اس کے انتظار میں تھا آنکھوں میں محبت کا رنجگہ صاف نظر آیا۔۔۔اور ساتھ ہی اپنی محبت کا دیا جو اس کو دیکھ کر روشن ہوا۔۔۔۔اور اس نے ان کی روشنی کو آگے بڑھ کر نین کو گلے لگا کر بڑھا دیا۔۔۔۔کچھ دیر دونوں ایسے ہی کھڑے رہے موبائل کی بپ سن کر زرمین نے حصار سے نکلنا چاہا مگر نین نے گرفت مضبوط کی۔۔۔نین نے اسکرین دیکھی علی کالنگ پر اس نے فون ہی سوئچ آف کر دیا۔اور بڑبڑایا ۔۔۔چین نہیں ایسے،تم سے سے اطمینان سے ملنے ہی نہیں دے رہے۔۔۔۔زرمین ہنس پڑی،سر اٹھا کر محبت سے بولی۔۔۔۔دو دن پہلے تو ملے تھے ۔۔۔دو دن نہیں دو صدیاں لگ رہی ہیں۔۔۔اور اپنی بے چینی کا حال بتایا۔۔۔۔۔

جسے زرمین سن کر مسکراتی رہی اور نین اس کی مسکراہٹ دیکھ کر خوش ہوتا گیا۔۔۔

میں دو دن سے ٹھیک نہیں سویا۔۔۔چلو چپکے سے فارم ہاوس چلتے ہیں۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

جی آپ کی سرخ آئیز سے اندازہ ہو رہا ہے۔۔ ایسا کرتے ہیں میرے روم چلتے ہیں فجر ٹائم آپ چلے جانا۔ اور اس وقت گھر والے تو سو رہے ہیں بس گارڈز ہیں۔۔۔ زرمین نے فارم ہاوس کا آئیڈیا رد کر کے نئی تجویز دی۔۔۔

جسے نین نے فورا قبول کی۔۔۔۔ چلیں۔۔۔

ہاں چلیں، ایک منٹ، چلتے قدم رکے۔۔۔ آپ میرے لیے گفٹ نہیں لائے۔۔۔ ڈیٹ پر آئے ہیں خالی ہاتھ۔۔۔۔۔۔

گفٹ تو نہیں لایا۔۔ کیا گفٹ بھی لاتے ہیں۔۔۔ مجھے پتہ نہیں یار گفٹ بھی ضروری ہے میری پہلی ڈیٹ ہے اس لیے معلومات نہیں کچھ۔۔۔۔۔ نین نے شرمندہ ہو کر کہا۔۔۔۔ اور دل میں افسوس اترا کچھ تو لے ہی آتا۔۔۔۔۔

اور زرمین کو گفٹ نہ لانے کا صدمہ۔۔۔۔۔ کسی سے پوچھ لیتے خیر۔۔ نین آپ نے مجھے ابھی تک کوئی بھی گفٹ نہیں دیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔ آپ کو پتہ سالار نے اپنی بیوی امامہ کو ایک کروڑ کی رنگ دی۔۔۔

کیا۔۔۔ سالار کی اتنی ہمت۔۔۔ میں اتنی محنت سے کمارہا ہوں دن رات میٹنگ اور ڈیلز کرتا ہوں۔۔ اس نے صرف ایک رنگ خریدی۔۔۔ سیٹ ہوتا تو میں درگزر کر دیتا۔۔۔ کہاں ہے وہ۔۔۔۔۔ ایک تو گفٹ نہ لانے کی شرمندگی۔۔۔ اوپر سے کبھی گفٹ نہ دینے کا شکوہ نین کو خود پر غصہ آیا ہی تھا سالار کی شاہ خرچی کی بات نے اس غصے کو عروج پر پہنچا دیا۔۔۔۔ زرمین دونوں ہاتھ کمر پر رکھے۔۔۔ گھورنے لگی۔۔۔۔

گھور کیوں رہی ہو بلاو۔۔ ایسے کان کھینچوں گا آئندہ دس بار سوچے گا۔۔۔ سالار سالار۔۔۔ بھول ہی گیا۔۔ چھپ کر آیا۔۔۔۔ چوکیدار تو بے ہوش ہیں مگر آگے حویلی کے گارڈ جاگ رہے ہیں۔۔۔۔ مگر فاصلہ تھا اس لیے آواز نہ گئی۔۔۔۔۔ آواز دیتے دیتے یاد آیا چھوٹا بچہ خود کیسے آئے گا۔۔۔۔۔ یاد آ ہی گیا۔۔ لیکن اپنا سالار تو ابھی چھوٹا ہے اس کی شادی کب ہوئی۔۔۔۔۔

شکر ہے آپ کو یاد آ گیا۔۔۔۔ اور میں اتنی اچھی ہوں کہ اپنی بہو کو اتنی مہنگی رنگ دینے دونگی۔۔۔ میں بہت بری ساس بنو گی۔۔ اور میں سالار حسنین کی نہیں سالار سکندر کی بات کر رہی ہوں۔۔۔ زرمین نے ناک چڑھائی۔۔۔

یہ کون ہے۔۔۔۔۔ نین بے چارگی سے بولا۔۔۔۔

کیا آپ سالار کو نہیں جانتے۔۔۔۔ میں گفٹ نہ لانا معاف کر دیتی مگر یہ بات نہیں۔۔۔۔۔

اچھا میں معلوم کرلونگا تم ناراض نہ ہو مجھے سخت تھکن ہو رہی ہے دیکھو میری آنکھیں، سرخی بڑھتی جارہی ہے۔۔۔۔

سوری ہم بعد میں یہی سے لڑائی کریں گے ابھی چلیں۔۔۔۔

نین نے زرمین کے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔۔۔ جانم سونا ضروری ہے کیا۔۔۔۔۔

زرمین جو برابر میں لیٹنے ہی والی تھی فوراً جگہ سے اٹھی۔۔۔ جی آپ روم میں سونے ہی آئے ہیں۔۔۔ اس لیے صرف اور صرف سونا ہی ہو گا۔۔۔ اگر آپ نے پھیلنے کی زرا بھی کوشش کی تو میں نے دادی کو آواز لگا دینی ہے۔۔۔ اور میرا روم ساونڈ پروف ہر گز نہیں ہے۔۔۔ زرمین نے دھمکی دی۔۔۔

نین نے جل کر کہا لگ رہی ہو اس وقت دادی کی پوتی۔۔۔۔

خیر گڈ نائٹ وش تو لازمی کروں گا۔۔۔۔ اور زرمین کو

کھینچ کر خود میں بھینچ لیا۔۔۔۔۔

اٹھیے سرتاج زرمین نے فجر میں نین کو اٹھایا۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

گہری نیند میں ڈوبا نین اٹھنے سے انکاری ہوا۔۔۔لیکن

زرمین نے اٹھا کر ہی دم لیا۔۔۔۔جلدی سے جائیں۔۔۔اس سے
پہلے سب اٹھیں اور حویلی میں چہل پہل ہو آپ جائیں۔۔۔یار میں روز آجایا کروں۔۔۔۔نین نے واشروم سے آتے پھر آنے کی اجازت چاہی۔۔۔
جی نہیں کل سارے تھکے تھے اس لیے آپ کو موقع مل گیا۔۔میں باہر دیکھتی ہوں جلدی آئے۔کچھ اٹھ گئے ان سے بچ کر جاتا نین لاونج میں پکڑا گیا
۔۔داداجی جو آج جلدی میں تسبیح بھول گئے۔۔۔۔لینے پلٹے۔۔۔
ہمم برخودار یہاں کیسے۔۔۔۔
وہ میں نے سوچا کہ سب سو رہے ہیں جلدی سے مل کر آجاوں گا اور پھر نماز پڑھ لونگا۔۔۔
کیوں امام صاحب کو کہہ کر آئے تھے میں ذرا مل آوں میری آمد پر جماعت کھڑی کرنا۔۔۔
ن نہ نہیں۔۔۔وہ۔۔۔میں خود پڑھ لیتا۔۔۔۔
یعنی بغیر جماعت۔۔۔۔افسوس ہوا تم تو ایسے نہ تھے۔۔۔۔پتہ ہے جماعت سے پڑھنے کا کتنا فائدہ ہے چلو۔۔۔
پھر پورے رستے وہ جماعت کا فائدہ سنتے اور واپس آتے آیا۔۔۔۔

نماز سے آکر حسنین ڈرتا ہی رہا نہ جانے کب داداجی سب کو بتائیں اور بے عزتی کر دیں مگر خیر ہی رہی ہے۔۔۔۔رات کو پھر زرمین کی یاد ستائی۔۔۔اف یہ محبت بھی ہر وقت محب کو ہی مانگتی ہے۔۔۔چل نین بیٹا باھر ہی چل نہیں تو پہلی پہلی محبت کا میٹھا درد سہانہ جائے گا۔۔۔بس چند دن اور پھر جو میں کبھی رکنے نہ دوں گا۔۔۔مگر باہر نکلتے نین کے قدم رک رہے گئے۔۔پہلی محبت۔۔۔زرمین بھی تو کرتی تھی اور میں نے کیا اسے جدا کر دیا۔۔۔گلٹ کا احساس جاگا۔۔۔اب تو مجھ سے ہی کرتی ہے۔۔۔میں معافی مانگ لونگا۔۔۔۔میں ماہرہ سے پوچھتا ہوں محبت تھی یا پسندیدگی۔۔۔ڈائریکٹ سوال نہیں پوچھوں گا گول مول کرتا ہوں۔۔۔خود سے باتیں کرتا نین ماہرہ کے دروازے تک پہنچ گیا۔۔۔
دستک پر ماہرہ نے دروازہ کھولا کیا ہوا نین بھائی تین بج رہا ہے کوئی کام ہے کیا۔۔۔۔۔۔کیا ہاتھ میں پین ہو رہا ہے۔۔۔۔
نہیں۔۔اب بہتر ہے انجکیشن اور دوائیوں سے بہت فائدہ ہے۔۔۔۔مجھے سعدی یوسف سے ملنا ہے۔۔۔پوچھنا کیا تھا پوچھ کیا لیا۔
۔۔رات کے۔۔۔اچھا آپ کو نیند نہیں آرہی ہو گی۔۔۔
پھر وہ خاموشی سے الماری تک گئی۔۔نین سمجھا چادر لینے گئی ہے۔۔۔مگر وہ تو بک لے کر آگئی۔۔۔یہ لیں۔۔۔
نین حیرت سے بولا۔۔۔میں سعدی یوسف کی بات کر رہا ہوں اور تم۔کیا دے رہی ہو۔۔۔
ہاں نہ بھائی اسمیں ہی تو ہیں سعدی یوسف اور فارس غازی۔۔۔نمرہ احمد کا مشہور ناول۔۔۔آپ پڑھیے گا اور بتایے گا مجھے ابھی تک سمجھ نہیں آیا سعدی ہیرو تھا یا فارس۔۔۔۔۔نین کے دل میں چھبی آخری پھانس گلٹ ختم ہوا۔۔۔اف اتنی بڑی غلط فہمی۔۔۔میں بدھو ہوں۔۔مسکرایا۔۔
ٹھیک ہے جاتے جاتے پھر ذہن میں کلک ہوا سالار سکندر کا بھی پوچھ لے۔۔۔یہ سالار سکندر کون ہے۔۔۔۔
آپ سالار کو بھی۔۔۔۔۔ہاں ابھی بارات میں تین رات اور آئیں گی۔۔۔جلدی سے گئی تین بکس اور اٹھالائی۔۔۔یہ پیر کامل اور یہ آب حیات اسمیں ہے سالار سکندر اور امامہ۔۔۔چلو یہ مسٹری تو حل ہوئی۔۔۔نین نے دوبارہ سکھ کا سانس لیا۔۔۔اور یہ تیسری بکس۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

یہ جنت کے پتے ہیں جہاں سکندر اور حیا کی اسٹوری۔۔یہ سب آپ کی بیگم کے ہی ہیں لے جائیں آرام سے پڑھیں۔۔۔
تھینکس ماہرہ۔۔۔میرا اتنا بڑا مسلہ حل کیا۔۔۔تو انعام بنتا ہے۔۔۔اور انعام میں ارحم کیسا رہے گا۔۔۔نین شرارت سے بولا۔۔۔
ماہرہ نے حیران نظروں سے دیکھا جی بھائی۔۔۔آپ کو کیسا پتہ۔۔میرا مطلب ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔۔
میں اب محبت پہچاننے لگا ہوں۔۔۔۔فکر نہ کرو۔۔۔تمہارا بھائی تم کو من پسند گفٹ ضرور دیگا۔۔۔گڈ نائٹ۔۔۔
ماہرہ شرم سے مسکرا دی۔۔۔۔۔
جیسے تیسے کر کے دن گزر ہی گئے۔۔۔کوئی بہانہ کارگر نہ ہوا۔۔۔۔۔۔۔۔آخر بارات کا دن آ گیا۔۔۔۔۔۔بارات کا انتظام۔حسن شاہ کے فارم ہاوس میں کیا گیا جبکہ ولیمہ لال حویلی میں رکھا گیا۔۔۔
حسنین بھائی مہندی میں آپ بگھی میں چلے گئے آج بارات لیکر کس میں جائیں گے۔۔۔۔کار تو سجوائی نہیں۔فائز فکر مند ہوا تم ٹینشن نہ لو سب انتظام ہو جائے گا ایک بات سارے کان کھول کر سن لو سب ک سب آٹھ بجے برات لیکر نکل جانا۔۔۔۔۔اور کال پر بات کرتا باہر نکل گیا۔۔۔مٹھل سارا انتظام ہو گیا۔۔۔ٹھیک۔۔۔۔۔۔سیڑھیاں اور میرے روم تک رنگ برنگی پھول سجے ہوں۔۔اور میرے روم میں ریڈ روز ہوں صرف۔۔۔۔
پھر مینجر کو کال کی۔۔۔دونوں کام ہو گئے۔۔۔
جی سر بڑا ہی مہنگا بنا ہے۔۔۔۔ہم ایک اور نئی فیکٹری کھول لیتے۔۔۔۔
تم سے مشورہ مانگا حسنین برہمی سے بولا۔۔سات بجے تک میرے فارم ہاوس پہنچا دینا۔۔۔

۔۔۔۔۔

آج تو زرمین کی سج دھج نرالی۔۔۔۔ایک الوہی چمک کا حصار۔۔۔خوشی سے دوچند چہرہ۔۔۔ایک خوبصورت بہار کا کا رنگ محسوس ہوا۔۔۔دادی کو زرمین کی یہ خوبصورتی سات دن کے مایوں کی مرہون منت لگی۔۔۔۔۔۔۔جبکہ زرمین کو اپنے اکڑو سے عزت کے ساتھ ملنے کی خوشی لگی۔۔زارا کو بیوٹیشن کا کمال لگی۔۔۔جو بھی وجہ ہو یہ تو طے ہے حسنین کے تو ہوش اڑیں گے۔۔۔۔۔
تیسری بار نکاح کے لیے دادا نے منع کر دیا۔۔۔دو بار ہی کافی ہے دلہن بنی زرمین اسٹیج پر بیٹھی حسنین کا انتظار کے ساتھ ساتھ زاوی کے موبائل میں سیلفی لینے میں بھی مصروف ہیں۔۔۔۔اور دادی گھورنے میں۔۔۔
آپی مجھے بھی سیلفی لینے دیں۔۔۔۔۔۔زاوی موبائل لیکر اتر گیا۔۔۔۔اور اسٹیج پر زرمین اکیلی رہ گئی۔۔۔۔اچانک زرمین پر پھول گرنے لگے۔۔۔زرمین تو خوشی سے اچھل پڑی واو پھولوں کی بارش۔۔۔۔سر اٹھا کر دیکھنا مشکل ہوا۔۔۔۔۔صرف کھڑ کھڑ کی آواز سنائی دی۔۔۔سارے اس منظر سے حیرت کے ساتھ خوش بھی ہوِئے۔۔۔۔بارش بند ہوئی۔۔۔زرمین نے دیکھا۔۔۔ہیلی کاپٹر لائٹوں سے لشکارے مار رہا ہے۔۔۔اور اب فارم ہاوس پر موجود گارڈن میں اترا جہاں گارڈز کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔۔۔اس میں میں وائٹ شیروانی اور میچنگ کا کلاہ پہنے حسنین باہر آیا۔۔۔۔اس کی آمد پر گارڈز نے فائرنگ کر کے استقبال کیا۔۔۔جیسے جیسے قدم بڑھتے جا رہے ہیں ویسے ویسے ہاں موجود مصنوعی انار روشن ہوتے جا رہے ہیں۔۔۔۔۔
کیا ڈیشنگ اینٹری کی ہے۔۔۔۔فائز نے سراہا۔۔۔
حسن صاحب کو بھی سمجھ آ گیا آج شادی کی تقریب سجانے کی زمہ داری نین نے کیوں لی۔۔۔۔بہت خوب بھائی علی آگے بڑھا۔۔۔۔اور گلے لگا۔۔۔نین بھی مسکرایا۔۔اور کزنز کے گھیرے میں اسٹیج پر پہنچا۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

اور زرمین اپنے اکڑو کی شاندار آمد پر حق دق رہ گئی۔۔۔اسی طرح تو سوچا تھا۔۔۔حسنین کو کیسا پتہ چلا۔۔۔۔۔زرمین بے تحاشہ خوش ہوئی۔۔
اسٹیج پر پہنچ کر نین کی نظر زرمین پر پڑی۔۔۔اور پلٹنے سے انکاری ہوئی۔۔سب فراموش ہو گیا۔۔آس پاس کیا ہو رہا ہے کچھ پتہ نہیں۔۔۔یاد ہے تو ۔۔بس آنکھوں کی، دل کی پیاس بجھ رہی ہے سجنی کے دیدار سے۔۔۔۔۔۔۔۔

اور زرمین حسنین کے مبہوت ہو جانے پر شرم سے چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا گئی۔۔۔لیکن حسنین ٹس سے مس نہیں ہوا۔۔اسے تو محبوب کی اس ادا نے اور پر شوق۔۔۔دیوانہ کیا۔۔علی نے ہی ہوش دلایا۔۔بھائی تمہاری ہی دلہن ہے گھر جا کر مجسمہ بن جانا لیکن خدارا ابھی انسان بن جاو۔۔۔

علی کی بات پر حسنین ہاتھ سر پر پھیر کر رہ گیا۔۔۔اور زرمین کے برابر جا کر بیٹھ گیا۔۔۔۔سلامی کی رسم شروع کی گئی اور دلہا دلہن کے ساتھ فوٹو شوٹ کروایا۔۔پر تکلف ڈنر کے بعد رخصتی ہوئی۔۔۔ہر دلہن کی طرح زرمین بھی سب سے مل کر روئی۔۔۔

بھائی اب رخصتی کس میں ہو گی۔۔۔کار تو سجوائی نہیں۔۔۔بابر نے پوچھا۔۔۔۔

میں جیسے آیا تھا ویسے ہی جاونگا۔۔۔اور علی سب کو بتا دینا۔بابر کے ساتھ ساتھ علی کو کہا۔۔اور آنسو بہاتی زرمین جو زارا سے مل رہی تھی جس کے سر پر قران کا سایہ فگن کیے کھڑا ہے زاوی بھی رونے میں مشغول ہے۔۔۔اس کے پاس آیا۔۔اور جلال شاہ سے پوچھا۔۔دادا جی اجازت۔۔۔جو کہ وہ فون پر پہلے بھی لے چکا تہا۔۔۔

دادا جی نے مسکرا کر سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور پھر حسنین نے زرمین کو گود میں اٹھا کر بڑھا۔۔۔سب نے ہوٹنگ شروع کر دی۔۔مگر بے پرواہ نین آگے بڑھتا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا ۔۔۔ایک بار پھر انار جلے۔۔۔۔گارڈز نے فائرنگ کی۔۔۔نین زرمین کو لیکر ہیلی میں بیٹھا۔۔۔اور سب نے ہاتھ ہلا کر الوداع کیا۔۔زرمین بچاری تو حیران ہی رہ گئی بالکل ویسا ہی ہو رہا ہے مگر نین کو کیسے۔۔۔۔۔پرواز شروع ہوئی اور سیدھا حسنین کے فارم ہاوس لے گئی۔۔۔چھت پر لینڈنگ کے بعد نین نے پھر سے گود میں لینا چاہا مگر زرمین نے منع کیا۔۔۔اور آہستہ آہستہ سیڑھی کی طرف بڑھی اور پھر شاک ہوئی۔۔۔خوش ہوتی اتری۔۔لاونج میں پہنچی۔۔۔اور نین کے روم کا دروازہ کھولا۔۔۔اب حیران نہ ہوئی بلکہ نین کی محبت پر مسکرائی۔۔۔بہت خوب۔۔۔۔بہت پیارا۔۔۔زرمین دروازے پر کھڑے بولی۔۔۔

تم سے زیادہ پیارا نہیں۔۔۔۔زرمین کو بانہوں کے حصار میں لے لیا۔۔۔تم سے زیادہ خوب نہیں۔۔۔۔زندگی آج اتنی دلنشین لگ رہی ہو، لگ رہا ہے بندے کے حواس کسی کام کے نہیں رہے۔۔۔

نین کی بات سے زرمین کو شرم آئی۔۔۔ماحول کے بوجھل پن کو ختم کرنے کی ناکام کوشش کی۔۔اور مجھے لگ رہا ہے۔۔میں شرما شرما کے کہیں مر ہی نہ جاوں۔۔۔

زندگی نین غصے سے چیخا۔۔۔مذاق میں بھی میں یہ نہ سنو۔۔۔پلیز لہجہ التجائیہ کیا۔۔۔دعاوں سے پایا ہے۔۔۔۔دوبارہ مرنے کی بات مت کرنا ۔۔۔۔شدت سے خود میں زرمین کو سمایا۔۔۔اور زرمین نین کی شدت و محبت سے رونے لگی۔۔۔

میں نے بھی دعاوں میں مانگا تھا۔۔۔بے حد محبت کرتی ہوں۔۔ابھی سے نہیں۔۔۔۔

نین نے گرفت ڈھیلی کی بے یقینی سے دیکھا پہلے سے۔۔کب یار مجھے کیوں نہں بتایا۔۔۔

ہم اندر جائیں گے یہاں ہی کھڑے رہیں گے۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

سوری۔۔ تم چلو میں ڈور لاک کر کے آیا۔۔۔

روم لاک کر کے الماری سے ایک بک نکالی۔۔۔۔

یہ منہ دکھائی۔۔۔۔۔ نین نے بک بڑھائی۔۔۔

کیا یہ بک دے رہے ہیں مانا کے مجھے ناولز پسند ہیں مگر میں ایک عدد لڑکی ہوں مجھے بھی زیور بھاتا ہے۔۔۔ زرمین صدمے سے بولی۔۔۔۔

مجھے لگا تم کو اچھا لگے گا۔۔۔۔

ہونہہ۔۔۔ اب لے ہی آئے تو لینا پڑے گا۔۔۔ بک ہاتھ میں لی جس پر آبِ حیات کندا ہوا ہے۔۔۔۔ یہ اتنی ہلکی کیوں ہے۔۔۔ حیرت سے نین کو دیکھا ۔۔۔ یہ ناول بک کی شکل میں جیولری بکس تھا۔۔۔۔ پھر جلدی سے کھولا۔۔۔ اندر ایک خوبصورت بریسلیٹ۔۔ جس کا ڈیزائن ایک طرف اردو اور دوسری طرف انگلش ورڈز میں گولڈ سے حسنین اور زرمین کا نام سے بنایا گیا۔ اور بیچ میں ریڈ ڈائمنڈ لگا بریسلیٹ کو چار چاند لگا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

نین اتنا حسین ہے۔۔۔۔۔ تم سے زیادہ نہیں۔۔۔ بریسلیٹ ہاتھ میں پہناتا بولا۔۔۔۔ بتایا نہیں۔۔۔ پہلے کب سے محبت کرتی ہوں۔۔۔۔

کیا واقعی۔۔۔۔۔ پہلے بتادیتی تو مجھے انارکلی کی طرح دیوار میں خود چن دیتے۔۔۔۔ اتنے تو آپ کھڑوس ہوتے تھے۔۔۔ ہاں اب ٹھیک ہیں۔۔۔

نین نے کھڑوس کہنے پر مصنوعی گھورنا چاہا مگر نہ گھور سکا مسکرا بولا جو دل چاہے بلاؤ مگر پیار سے بلانا۔۔۔ اللہ کا خاص کرم ہے بھٹکتے ہوئے مجھے سیدھی راہ دی اور انعام میں تم کو نواز دیا۔۔۔۔ میں عشق کا بھی شکر گزار ہوں اس نے سزائیں ختم کر کے ہمیں ایک دوسرے کا بنا کر محبت بھری دلکش سزا دی ۔۔۔۔

ہاں سچ کہا۔۔۔ زرمین نے اطمینان بھری سانس لی۔۔۔ ایک بات بتایے۔۔۔ یہ بارات کی اتنی شاندار اینٹری اور یہ حسین پھولوں کی سجاوٹ۔۔۔۔ کا آپ کو کیسے پتہ چلا۔۔۔۔

جنت کے پتے ناول میں سے ایک پرچا نکلا تھا جو تمہاری ہینڈ رائٹنگ میں تھا۔۔۔ جو تمہاری وش لگی میں نے سوچا قابل عمل ہے تو عمل کر لوں اور اگرِ جہاں جیسا غریب ہوتا تو نہیں کرتا۔۔۔۔

اچھا۔۔۔ دل سے شکریہ۔۔۔۔۔ اور جہاں کی تو بات ہی نہ کریں فضول کا غریب بنتا ہے۔۔۔ آپ ناولز پڑھتے ہیں۔۔۔

نہیں۔۔۔ یہ تو تمہارے ہجر میں پڑھے جو چار راتیں گزری تمہارے بنا مشکل گزری۔۔۔۔ اور کوئی شکریہ نہیں حق ہے اور محترمہ اب مجھے بھی گفٹ دیں ۔۔۔

سوری دادی کا سخت پہرہ تھا بازار نہ جا سکی۔۔۔ اس لیے بعد میں لیجیے گا۔۔۔

رئیلی۔۔۔۔ بازار سے لانا تھا مجھے یاد ہے پیپر میں تو کچھ اور ہی گفٹ کا ذکر تھا۔۔۔۔

چھوڑیں پیپر کو۔۔۔۔۔ زرمین نے سٹپٹا کر کہا۔۔۔۔

آج میری اسپیشل نائٹ ہے اس لیے میں کوئی تشنگی نہیں چاہتا۔۔ اس لیے مجھے میرا گفٹ ابھی چاہیے۔۔۔

ٹھیک ہے لیکن آنکھیں بند کریں۔۔۔

نین نے آنکھیں بند کی زرمین نے پہلے دائیں، پھر بائیں گال پر کس کی۔۔۔ اور پیچھے ہٹنے لگی۔۔۔ نین نے گرفت مضبوط کر کے کے حصار تنگ کر دیا ۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com

ولیمہ کی تقریب شاندار ہوئی حسنین کے کافی بزنس ریلٹیو اور احباب نے شرکت کی۔۔۔زرمین پریوں کی طرح چہکتی ادھر سے ادھر پھر رہی ہے۔۔۔ داداجی آپ خوش ہیں۔۔۔ حسنین نے جلال اور کمال شاہ سے پوچھا۔۔۔دونوں نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ حسنین آسودہ محبت سے زرمین کو دیکھ کر رب کی بارگاہ میں پھر شکر گزر ہوا۔۔۔۔اور شکر تو بار بار بنتا ہے اللہ نے اپنے کرم سے تمام آزمائشوں سے نجات دے کر محبتوں سے بھرپور زندگی عطا کر دی

یار کیوں ٹینشن لے رہی ہو۔۔۔یہ جوس پیوں۔۔۔ہوسپٹل میں ادہر ادھر چکراتے، فکرمند حسنین نے زرمین سے کہا۔۔۔
کیسے فکر نہ کروسات سال ہو گئے انتظار کرتے۔۔۔کب امامہ آئے اور میرے بچے کی جوڑی مکمل ہو۔۔۔۔کیوں زاوی آئے گی نہ۔۔۔نین کو جواب دیتی۔۔۔آس سے زاوی سے بولی۔۔۔۔
میں کیا کہہ سکتا ہوں آپو۔۔۔۔یہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔۔۔۔۔زاوی عجزانہ بولا۔۔۔
اور نین بھی پریشان ہے۔۔۔اسے پتہ ہو تا تو دوسرا ہی نام رکھ لیتا۔۔۔۔سالار نہ رکھتا۔۔۔زمر کو خاندان کی اکلوتی اور لاڈلی ہونے کا شرف ابھی تک حاصل ہے۔۔۔
علی کے بھی تین بیٹے ہوئے۔۔۔زارا کے دو اور ارحم کا ایک
اکلوتا منتوں مرادوں سے ہوا۔۔۔علی کے تیسرے بیٹے کی پیدائش پر تو زرمین صدمے سے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔اور زاوی کی جلدی شادی کروائی اور اب فسٹ بیبیز وہ بھی جڑواں۔۔۔۔اللہ ایک بیٹی دے دینا۔۔۔پلیز میری زرمین پر رحم کر مالک۔۔۔۔۔ حسنین زیر لب دعا میں مصروف ۔۔۔۔۔آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلا۔۔۔ڈاکٹر آئی۔۔۔۔
مبارک ہو بیٹی ہوئی۔۔۔اللہ کا لاکھ لاکھ شکر۔۔۔میرے رب۔۔۔۔زرمین اور حسنین نے بے ساختہ سجدہ کیا۔۔۔
زندگی خوشیوں سمیت آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔

تمت بالخیر۔۔۔۔

For more visit: https://exponovels.com/ mailto:exponovels@gmail.com